

حضرت بہاؤ الدین زکریاؑ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرتِ طیبہ

# حضرت بہاؤ الدین زکریاؑ

رحمۃ اللہ علیہ



اکبر پبلشرز لاہور

تالیف،  
محمد حسیب قادری



حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرتِ طیبہؑ

حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:

محرم حبیب القادری

اکبر پبلشرز

فونیٹنٹر ۳۰ اردو بازار لاہور  
Ph: 042 - 7352022  
Mob: 0300-4477371

Whatsapp: 03139319528

Madni Library

Talib-e-Dua: M Awais Sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: بہاؤ الدین زکریا ملتانی  
مصنف: محمد حبیب القادری  
پبلشرز: اکبر بک سیلرز  
تعداد: 600  
قیمت: 100 روپے

انشاء اللہ عزوجل

مدنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

**M. Shahid Raza Attari**

0306-0313-7919528

اسلامی بکس، قرآن  
مدنی  
عطر ہاؤس

امپورٹڈ عطریات، قرآن پاک، اسلامی بکس، تسبیحات، ٹوپی، عمامے  
موزے، مسواک، گلوز، میلاد پرچم، بینرز، گاہول سیل پوائنٹ

Shop # 2-3 Ground Floor, Waqas Plaza, Amin Pur Bazar, Faisalabad.  
Ph: 041-2621568 E-mail: muhammadshahidattari@yahoo.com

Whatsapp: 03139319528

Madni Library

Talib-e-Dua: M Awais Sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528



## فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
5	حرف آغاز
7	مختصر تعارف
9	نام و نسب
11	حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ
13	ایک غلط روایت
14	ولادت باسعادت
16	ابتدائی تعلیم و تربیت
19	سیر و سیاحت
21	تزکیہ نفس
24	موزی اثر دہا
26	شیخ الشیوخ کی خدمت میں
32	حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
35	سعادت بیعت
36	پہلی آزمائش
40	دوسری آزمائش
43	دین اور دنیا
46	ملتان واپسی
52	درویشوں اور علماء کے اعتراضات
55	ناصر الدین قباچہ کی عداوت
67	ایک عجیب و غریب سوال
71	زندہ کی زیارت
72	حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر الزام

81	شیخ الاسلام کا منصب
83	بلیغی سرگرمیاں
88	متلاشیانِ حق کی خدمت
89	حق گوئی اور بے باکی
93	سُح آب پر چلنا
94	نو مسلم کہنار
95	حق تعالیٰ کا احسانِ عظیم
98	خواجہ کمال الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی پکار
100	نگاہِ کیمیا کی حقیقت
102	نگاہِ کرم
108	اولیاء اللہ کی قدرت
111	سات سو قرآن مجید ختم کرنا
112	شعبہ باز کا منصب ولایت پر فائز ہونا
114	استجاب الدعوات
117	اللہ تعالیٰ کی قدرت لازوال کے مظاہر
119	جذام جیسے خوفناک مرض کا رفع ہونا
121	وارداتِ عشق
123	درویشی کا مرتبہ
124	عشق اور شیخ الاسلام
130	احوالِ عالم کے علم و اطلاق کی کیفیت
133	استغناء اور بے نیازی
135	وصال
139	فرزندگان
141	فرمودات
160	کتابیات

## حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اللہ عزوجل نے اس زمین پر انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا۔ انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ انسانوں کو اللہ رب العزت کی وحدانیت کی تعلیم دیں۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے جنہوں نے اللہ عزوجل کی تعلیمات کو انسانوں میں پھیلایا۔ ان پیغمبروں میں اللہ عزوجل نے رسول بھی بھیجے جن پر اللہ عزوجل نے اپنی کتابیں نازل فرمائیں جو ہر دور میں انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارے پیغمبر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو تمام انسانوں میں اکمل اور اعلیٰ ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ پر قرآن مجید نازل فرمایا جو رہتی دنیا تک ہر انسان کے لئے ایک مکمل اور جامع تعلیمات پر مبنی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہر انسان کو راہ ہدایت کا پتہ دیتی ہیں۔ چونکہ ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت ختم ہو گئی لیکن ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو اس دنیا میں بھیجا جو ہمارے لئے ایک گائیڈ لائن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے یہ ولی ہر دور میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہونے کی حیثیت سے انسانوں کو راہ راست پر لانے میں مشغول رہے۔ ان اولیاء اللہ نے اپنی زندگیوں کو لوگوں کے لئے وقف کر دیا۔ ان لوگوں کو دنیاوی ممال و دولت کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ یہ ان اولیاء اللہ کا ہی فیض ہے جس کی بدولت آج دین اسلام دنیا کے کونے کونے پر جگمگا رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنی عبادت و ریاضت کی وجہ



سے مقبول ہوئے اور ان کے فیض سے کروڑوں لوگ مسلمان ہوئے۔

برصغیر پاک و ہند یوں تو کئی نامور اولیاء اللہ کا مسکن رہا ہے جن میں سرتاج الاولیاء حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف محبوب الہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان جیسے ہزاروں نابغہ روزگار اولیاء اللہ شامل ہیں جن کا فیض آج بھی جاری ہے اور ان کے مزارات آج بھی مرجع گاہ خلافت خاص و عام ہیں۔

زیر نظر کتاب ”سیرت پاک شیخ غوث حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ ان بزرگوں کی سیرت پاک کے مطالعہ سے لوگوں میں ان حضرات کے دینی تصرف کے بارے میں آگاہی حاصل ہو۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان کے نابغہ روزگار ولی ہیں جن کے فیض سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ کتاب میں حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پاک کے مختلف گوشوں کو زیر بحث لایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے دور میں ہندوستان کے حالات و واقعات کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ عام قاری کو اس دور کی مشکلات اور حالات کا بخوبی اندازہ ہو سکے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ میری اس عاجزانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال و ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

از خاکپائے اولیاء

محمد حبیب قادری

## مختصر تعارف

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔

حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۶۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قریشی النسل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی ولی تھے اور بچپن میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کئی کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا۔ ابتدائی تعلیم و تربیت سے فارغ ہونے کے بعد حصول علم کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف ملکوں کا سفر کیا۔

قریہ قریہ ٹکری ٹکری پھرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف لے گئے جہاں پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سہروردیہ سلسلہ میں شیخ المشائخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست کی سعادت حاصل کی اور ان سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بعد از خلافت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد پاک کے حکم سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان واپس تشریف لائے اور رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ ملتان واپسی کے دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غزنی میں کچھ عرصہ قیام کیا جہاں پر ہزاروں لوگوں نے آپ رحمۃ



اللہ تعالیٰ علیہ سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں فیوض و برکات کے موتی لٹائے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر ہزاروں لوگوں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان شمس الدین التمش کی طرف سے ”شیخ الاسلام“ کا منصب عطا کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشہور چشتی بزرگ قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش پر اس عہدے کو قبول کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معاصرین میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس وجہ سے امتیازی مقام حاصل تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ہمہ وقت دولت کی ریل پیل رہتی تھی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے تحاشا دولت رکھنے کے باوجود بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہ تھے۔

حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور پوتے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح والفتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برصغیر پاک و ہند میں سہروردیہ سلسلہ کے بانی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کاوشوں کی بدولت برصغیر پاک و ہند میں سہروردیہ سلسلہ کو فروغ حاصل ہوا۔

حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھیا نوے (۹۶) برس کی عمر میں ۶۶۱ھ میں وصال پایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت فضا میں ندا گونجی کہ ”دوست بہ دوست رسید“ یعنی دوست دوست کے پاس پہنچ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان میں واقع ہے اور یہ مزار پاک گذشتہ آٹھ صدیاں گزرنے کے باوجود مرجع گاہ خلاق خاص و عام ہے۔





## نام و نسب

### نام و نسب:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار کا نام مولانا شیخ وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ابو محمد اور ابوالبرکات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام کے منصب پر فائز تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ نسب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔

عارف باللہ حضرت صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ والد محترم شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب بایس واسطوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چھٹی پشت پر باہم جاملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت شیخ مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ



تعالیٰ علیہ..... بن حضرت شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت شیخ علی قاضی رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت شمس الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت الحسین رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت الحسین رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت المطرف رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت محمد بن حازم رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت تاج الدین المطرف رحمۃ اللہ علیہ..... بن حضرت عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... بن حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... بن حضرت ہبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... بن اسود..... بن مطلب..... بن اسد..... بن عبدالعزیز..... بن قصی

سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فخریہ اظہار:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شجرہ نسب پر فخریہ اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”میرے پیر و مرشد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد کا شمار عرب کے ممتاز قبیلے قریش سے ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب قصی پر جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جا کر ملتا ہے۔ قصی کے دو فرزند تھے جن میں ایک فرزند عبد مناف ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد ہیں اور دوسرے فرزند عبدالعزیز ہیں جو میرے پیر و مرشد کے جد امجد ہیں۔“





## حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور ان کی خدمت میں ہی رہ کر سلوک کی منازل طے فرمائیں۔ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور غوثیت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ طریقت یوں بیان فرمایا ہے!

”شیخ وجیہ الدین محمد رو صحبت داشت با ابوبکر واد صحبت داشت با علی واد صحبت با محمد واد صحبت داشت با حسین واد صحبت داشت یا شیخ شبلی واد صحبت داشت با حسن بھری واد صحبت داشت یا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم واد صحبت داشت یا حضرت رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وایں سجادہ پیوستہ ہر دو جانبین خاندان شہنا سلاسل شہنی داشت“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ



اجداد اپنے علم و فضل میں یکتائے زمانہ مانے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان میں کوٹ کبروڑ کی قضاء کا منصب بطور وراثت چلا آ رہا تھا۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد امجد حضرت کمال الدین علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان تشریف لائے۔ حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح کوٹ کبروڑ کے قاضی مقرر ہوئے۔

حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وقت وصال قریب آیا تو انہوں نے اپنے بھائی حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوٹ کبروڑ کا قاضی مقرر کیا اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذمہ داری اُن کے سپرد کی۔ حضرت حسن دینپالوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار حضرت جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے تھے اور انہی سے خرقہ خلافت پایا تھا۔

حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی مولانا حسام الدین ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیک سیرت صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوئی۔ حضرت سیدہ فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی عبادت اور تقویٰ کی بدولت مشہور تھیں۔



## ایک غلط روایت

کتب سیر کی کچھ کتب میں مذکور ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں جبکہ یہ بات قطعی غلط ہے اور اس کی تصدیق مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی تصنیف ”خزینۃ الاصفیاء“ میں یوں فرمائی ہے!

مفتی غلام سرور لاہوری حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی کی بابت تحریر فرماتے ہیں کہ

”مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کہ کمالات ظاہری و باطنی آراستہ بود بدختر مولانا حسام الدین ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کروڑ قلعہ کوٹ کھروڑ سکونت داشت کد خدا شد۔“

اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت شیخ جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

”حضرت جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ با دختر ملا وجیہ الدین خندی کہ قرسم خاتون نام ورشت مقابل شد و از بطن عفت وے سے سیر والا گوہر بوجود آمد نہ۔ یکے از اعز الدین محمود دوم فرید الدین مسعود و سیوم نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔“





## ولادت باسعادت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصبہ کوٹ کبروڑ میں ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۵ھ کو پیدا ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش کا دور مسلمانوں کے لئے اذیتوں کا دور تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش جس زمانہ میں ہوئی اس زمانہ میں مسلمان اور دین اسلام تاتاریوں کے قہر میں مبتلا تھے۔ تاتاری حاکم چنگیز خان اور اس کے سپاہیوں نے مذہب اسلام کی اقداروں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان ظالموں سے ہر اسلامی سلطنت خوفزدہ تھی۔ تاتاریوں نے مسلمانوں کے عظیم دینی و علمی مراکز بغداد کو جلا کر راکھ کر دیا۔ چنگیز خان کے مقابلے میں صرف ایک ہی مسلمان حاکم ایسا تھا جس نے اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس حاکم کا نام خوارزم شاہ تھا۔ خوارزم شاہ کی شہادت کے بعد ان کے صاحبزادے جلال الدین نے بھی ڈٹ کر ان تاتاریوں کا مقابلہ کیا لیکن اسے کسی دوسری اسلامی ریاست سے کسی بھی قسم کا تعاون حاصل نہ ہوا۔ تاتاریوں سے مقابلہ کرتے ہوئے جلال الدین ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اور جب شکست یقینی نظر آنے لگی تو انہوں نے اپنا گھوڑا دریائے سندھ کی طوفانی لہروں میں اتار دیا اور دریا پار کر گئے۔ چنگیز خان جلال الدین کی اس بہادری پر حیران رہ گیا۔ الغرض یہ دور مسلمانوں کے لئے نہایت پر فتن دور تھا اور مسلمان انتہائی بے بسی کی زندگی گزار رہے تھے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جب پیدائش ہوئی تو ماہِ رمضان کے آخری چند دن باقی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شوال کا چاند نظر آنے تک اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دودھ نہ پینے سے تصدیق ہوتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مادرِ زاد ولی تھے۔

د بعد از دنہ یکید شیر

از پستانِ مادر تا روزِ عید شد

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب پیر و مرشد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیتے اور قرآن مجید کو غور سے سننے لگتے تھے۔

جب کہ قرآن پڑھتے تھے والد تیرے

کان تھے تیرے بھی بس اُس میں لگے

ذوق تھا تجھ کو بہت قرآن کا

شوق تھا تجھ کو بہت رحمان کا





## ابتدائی تعلیم و تربیت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی کم سن ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ابتدائی تعلیم کے لئے مولانا نصیر الدین بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتب میں داخل کروادیا جہاں سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن پاک صرف سات برس کی عمر میں حفظ کیا جن میں قرآن پاک کی سات قرأت بھی شامل تھیں۔ یہ زندہ کرامت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حافظے کی ایک اعلیٰ مثال تھی۔

کلام پاک حفظ کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی توجہ دیگر دینی کتب کے مطالعے کی طرف متوجہ کی اور جلد ہی ابتدائی علوم میں کامل ہوئے۔

### حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک ابھی صرف بارہ برس ہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔ حضرت مولانا وجیہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۷۵۷ھ میں ہوا۔ یہ ایسے جانگداز لمحات تھے جن کا سامنا شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کرنا پڑا۔ ایک ایسے مرحلے میں جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے والد محترم کے سایہ کی ضرورت تھی ایک ناقابل برداشت لمحہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد ماجد کے وصال کے صدمہ کو صابرین کی طرح برداشت کیا جس سے پتہ چلتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کو ابھی زندگی میں مزید بوجھ اٹھانا ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا مزار آج بھی کوٹ کبر و ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذمہ داری:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان کی کفالت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مہربان چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد ہوئی جنہوں نے تادم مرگ اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر مبارک پر دستار باندھی اور آباؤ اجداد کی مسند پر بٹھایا اور جائیداد اور زمینوں کی دیکھ بھال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کر دی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ وہ اس بارگراں کو اٹھانے کی ابھی اہلیت نہیں رکھتے اس لئے براہ مہربانی وہ خود ہی جائیداد اور زمینوں کا انتظام سنبھالیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ابھی مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں اس لئے براہ مہربانی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس معاملے میں میری راہنمائی فرمائیں۔

حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اپنے ہر دلعزیز بھتیجے کی بات سنی تو فرط جوش سے گلے لگالیا اور فرمایا کہ بیٹے! تمہارے باپ کی طرح میری بھی یہی خواہش ہے کہ تم مزید تعلیم حاصل کرو اور اپنی روح کی تشنگی مٹاؤ۔ یہ چند سکے تمہاری پہچان نہیں ہیں تمہاری پہچان تو دستارِ فضیلت ہے۔

حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہر دلعزیز بھتیجے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم کے لئے اُس دور کے تمام بڑے علماء کو کوٹ کبر و ملتان میں اکٹھا کیا جن میں مولانا عبدالرشید کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



جیسے نابغہ روزگار عالم دین بھی شامل تھے۔ حضرت مولانا عبدالرشید کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار محلہ کوٹ کبروڑ کی ایک مسجد میں آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تمام جید علماء کی زیر نگرانی رہ کر علی اکتساب حاصل کیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حد تک ذہین تھے کہ اگر کوئی نکتہ ایک مرتبہ سن لیتے تو اُس کے سارے معانی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شعور میں جذب ہو جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ خاص وصف تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اساتذہ کی کہی ہوئی بات کو اُسی وقت سمجھ جاتے اور بات کو سمجھنے کے لئے اپنے اساتذہ کے ذہن تک رسائی حاصل کرتے کہ وہ یہ بات کس پیرائے میں بیان فرما رہے ہیں اور اُن کی بیان کردہ بات کے معانی و مطالب کیا ہیں۔



## سیر و سیاحت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب کوٹ کبروڑ کے مقامی علماء سے اکتساب فیض حاصل کر لیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے چچا سے مزید علم کے حصول کے لئے اجازت طلب فرمائی۔ مہربان چچا نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے اجازت مرحمت فرمادی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چچا سے اجازت لینے کے بعد اپنی تعلیمی پیاس بجھانے کے لئے خراسان روانہ ہوئے جو کہ اُس زمانے میں اسلامی علوم و فنون کا ایک بہت بڑا مرکز تھا اور دنیا کے کونے کونے سے لوگ اپنی تشنگی مٹانے کے لئے خراسان آتے تھے اور اس علمی سمندر سے اپنی پیاس بجھاتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خراسان میں قریباً سات سال تک قیام فرمایا اور قریباً چار سو چوالیس (۴۴۴) باکمال علماء سے کسب فیض حاصل کیا۔ خراسان میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر روز ایک استاد کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اُس استاد کے سینے میں جتنا بھی علم ہوتا اُسے مکاشفہ کے ذریعے حاصل کر لیتے اور اگلے روز دوسرے استاد کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ یہ بات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

بخارا روانگی:

خراسان میں موجود علماء سے کسب فیض حاصل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ



علیہ بخارا روانہ ہوئے جو کہ اُس دور میں خراسان سے بھی بڑا علمی مرکز شمار ہوتا تھا۔ بخارا پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں موجود علمائے دین سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ بخارا میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس دو ہزار کے قریب علمی کتب جمع ہو چکی تھیں اور اُس زمانے میں جب کتب کی اشاعت کا کوئی انتظام نہ تھا دو ہزار کتب کا جمع کرنا بلاشبہ ایک بہت بڑا علمی خزانہ تھا۔ کتب سیر میں مذکور ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بخارا میں قریباً آٹھ برس قیام فرمایا اور علمی میدان میں کمال مرتبہ حاصل کیا۔

### ”بہاؤ الدین فرشتہ“ کا لقب:

تذکرۃ الاولیاء کے مصنف سید صباح الدین عبدالرحمن کے بقول! شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت اور اُن کے اوصاف حمیدہ کی بدولت بخارا کے لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ”بہاؤ الدین فرشتہ“ کے لقب سے پکارنے لگے۔

”بہاؤ الدین فرشتہ“ کا لقب ایک ایسا لقب تھا جو کہ ایک نوجوان طالب علم کے لئے فضیلت کی سند تھا کیونکہ بخارا کے لوگ اپنے علم و فضل کی بدولت یکتائے روزگار شمار ہوتے تھے اور جہاں اُن میں ایک سے ایک بڑھ کر عالم دین اور اولیاء اللہ موجود تھے وہاں ایک غیر معروف شخص کو ایسے لقب سے پکارنا ایک حیران کن فعل تھا۔



## تزکیہ نفس

خراسان اور بخارا کی درسگاہوں سے ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تزکیہ نفس اور باطن کی اصلاح کی طرف توجہ دی اور بیس سال تک مجاہدات و ریاضات میں مصروف رہے۔ اس ضمن میں کتب سیر میں ذیل کا واقعہ مذکور ہے!

ایک مرتبہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت ہمیں اپنے کسی مجاہدے کا ذکر سنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ فقیر کے لئے اپنے مجاہدے اور ریاضت کی کیفیت بیان کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے لیکن تمہارے لئے اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ فقیر بیس سال تک ایک پانی کے پیالے اور ایک چھٹانک غذا پر گزارا کرتا رہا ہے اور یہ مجاہدہ تو صرف ابتدائی مجاہدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو ستر ستر برس تک بھوکا پیاسا رکھا اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محو رہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ تمام تر شفقت اور ریاضت رب کعبہ کی رضا جوئی کے لئے کی یہاں تک کہ ارض مقدس میں عرفات کی پہاڑی پر حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا اور بفضل الہی اس دوران میں نے ان سے بے حد فیض حاصل کیا اس کے بعد میں نے نیا احرام



باندھا اور سوئے مدینہ کی جانب چلا اور وہاں حضور نبی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوا پانچ سال تک میں مدینہ منورہ میں مقیم رہا اور سرکارِ دو عالم رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی خاک کے صدقے میں انوارِ الٰہی کا ظاہری اور باطنی مشاہدہ کرتا رہا۔

### حدیث رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو وہاں حضرت مولانا کمال الدین محمد یمینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار تابغہ روزگارِ محدثین میں ہوتا تھا۔ میں نے حرمِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت مولانا کمال الدین محمد یمینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حدیث کا درس لیا۔ جب میں نے اُن سے حدیث کا سبق مکمل کر لیا تو اُنہوں نے مجھے سند عطا کی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کے سبق کے دوران جب بھی حج مبارک کے ایام آتے تو میں حضرت مولانا یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حج پر تشریف لے جاتا اور حج سے فراغت کے بعد دوبارہ درس میں شامل ہو جاتا۔

مدینہ منورہ میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قیام حجرہ وقبہ مبارک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب ایک خاص مقام میں رہا وہ جگہ بعد میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے ہی منسوب ہو گئی بعد ازاں جب عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدینہ منورہ کا سفر کیا اور دورانِ قیام مدینہ اسی جگہ ٹھہرے اور بقول عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! ”مجھے اس جگہ بیٹھ کر عجب روحانی لذت کا احساس ہوا اور میں نے یہاں پر بہت زیادہ فیض حاصل کیا۔“

111491

Whatsapp: 03139319528

## بیت المقدس آمد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ میں درس حدیث مکمل کرنے کے بعد بیت المقدس تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ عرصہ قیام کیا اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے مزارات مقدسہ کی زیارت باسعادت حاصل کی۔ بعد ازاں وہاں سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دمشق تشریف لے گئے۔

## طبیعت میں بے چینی:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دمشق پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت میں بے چینی پیدا ہو گئی اور ہمہ وقت اضطرابی کیفیت طاری رہنے لگی۔ اس کیفیت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دعا فرماتے!

”اے مالک کون و مکان! اے پناہ دینے والے! تو نے اپنے بندے بہاؤ الدین کو اتنا دیا کہ اس کا دامن تنگ ہو گیا عقل کی پیاس بجھ گئی مگر قلب اور روح کی پیاس انی شدت سے بھڑک رہی ہے اب اپنی بارش کرم سے اس پیاس کو بھی بجھا دے کہ تیری ذات بے نیاز بخشش و عطا کے ہر زاویے پر قادر ہے۔“





## موذی اثر دھا

دمشق شہر کے باہر کسی غار میں ایک خوفناک اثر دھا رہتا تھا جو وہاں سے گزرنے والی مخلوق خدا کو ہلاک کر دیتا تھا مقامی باشندوں نے اسے مارنے کی بے حد کوشش کی تھیں مگر وہ ہر مرتبہ ناکام رہے تھے جس سے مجبور ہو کر لوگوں نے اس راہ سے گزرنے سے چھوڑ دیا تھا اگر کبھی اجنبی مسافر اس راہ سے گزرتا تو وہ اس خون آشام اثر دھا کا نوالہ بن جاتا اثر دھا اپنے غار میں خاموش پڑا ہوا لیکن جیسے ہی کسی شخص کے قدموں کی آہٹ اس تک پہنچتی وہ انتہائی تیزی سے غار سے باہر آتا اور دیکھتے ہی دیکھتے آدم زاد کو اپنی پیٹ میں لے کر اسے ہلاک کر دیتا تھا مقامی لوگوں نے کئی مرتبہ اس غار کو بند کرنے کی کوشش کی تھی مگر اثر دھا سدا راہ بن جاتا اور ان کی یہ کوشش ناکامی سے دو چار ہو جاتی۔

اثنا عشر جہ سفر جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دمشق میں اس راستے کی جانب سے داخل ہونے کے لئے آگے بڑھے تو اثر دھا حسب معمول اپنے شکار کا منتظر تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں کی آہٹ سنتے ہی غار سے باہر نکلا اور انتہائی تیزی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حملہ آور ہوا حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نظر اس موذی کی جانب دیکھا اور انتہائی اطمینان کے ساتھ اپنی چادر اثر دھے کے اوپر ڈال دی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آگے کی جانب بڑھ گئے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا کہ اس اثر دھے کا کیا حال ہوا قدرے دیر بعد جب دور سے گزرنے والوں نے غار کی جانب دیکھا تو وہاں ایک چادر موجود تھی اور اثر دھا مرا پڑا

تھا۔

لوگ ڈرتے ڈرتے اس اژدھے کے قریب پہنچے اور جب اس کے جسم میں بالکل حرکت نہ پائی اور وہ بدستور مردہ پڑا رہا تو اس واقعہ کا پورے نواح شہر دمشق میں چرچا چاہو گیا مقامی لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور اس غار کے باہر لوگوں کا ہجوم ہو گیا اب اس ہجوم کو اس بات کا تجسس ہوا کہ یہ چادر کس بزرگ کی ہے کہ جس کے اثر سے اژدھا موت کے منہ میں چلا گیا ہے آخر کئی روز کی جستجو اور تحقیق کے بعد یہ راز کھلا کہ یہ چادر حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت ہر طرف پھیل گئی اور ہزاروں لوگ جوق در جوق دیدار کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان کے گرد جمع ہو گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کافی عرصہ تک سکونت پذیر رہے۔





## شیخ الشیوخ کی خدمت میں

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سارے سفر کے دوران اپنی روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے مرشد کامل کی تلاش بھی جاری رکھی لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گوہر مقصود کہیں بھی نہ ملا۔ دمشق میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قیام قریباً پانچ برس تک رہا لیکن اس دوران بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیاس نہ بجھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دمشق میں موجود تمام نابغہ روزگار سے کسب فیض حاصل کیا لیکن وہ گوہر مقصود جس کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تلاش تھی وہ نہ مل سکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی کسی درویش کی خانقاہ میں جاتے تو دل سے آواز نکلتی کہ ابھی تمہاری منزل دور ہے۔

چونکہ کاتب تقدیر نے عام انسانوں کی مانند روحانیت کے طالبین اور بزرگان دین کی قسمت کے فیصلے بھی اپنی حکمت کے تحت روز اول سے کر رکھے ہیں اور اس کے تحت ایک مقررہ وقت پر ایک مقررہ جگہ سے ہی گوہر مقصود ایسے انسان کو ملتا ہے مگر اس کے حصول کے لئے شرط تلاش حقیقت اور مرد کامل کی ہوتی ہے اسی کلیے کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ہر مرد کامل کی خانقاہ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ ابھی وہ وقت اور مقام نہیں آیا جہاں سے گوہر مقصود ملتا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اس میں ناکام چلے آ رہے تھے اور طلب تلاش و جستجو آفتاب کی تیز کرنوں کی مانند قلب کو خاکستر کرتی ہوئی دمبدم تیز سے تیز ہوتی چلی جاتی تھی۔

## سمرقند روانگی:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی استغراقی کیفیت میں دمشق سے سمرقند تشریف لے گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمرقند پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معلوم ہوا کہ اس وقت سمرقند میں ایک صاحب کمال بزرگ موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن بزرگ کی زیارت کے لئے اُن کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ وہ بزرگ کیفیت جذب و سکر میں گم تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کئی روز تک ان کے پاس جاتے رہے اور سلام عرض کرتے رہے لیکن ادھر سے جواب سلام بھی نہ ملتا تھا وہ بدستور اپنی استغراقی حالت پر قائم تھے اسی بناء پر انہوں نے تو یہ دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا کہ کون آیا ہے اور کیوں آیا ہے؟ گو صورت حال مایوس کن تھی لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس سے بد دل نہ ہوئے اور بدستور ان کے ہاں تشریف لے جاتے رہے اور دامن صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اس طرح دو سال کا عرصہ گزر گیا دو برس کے بعد وہ بزرگ ہوش میں آئے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی ساعت کے منتظر تھے والہانہ انداز میں آگے بڑھے اور دست بوسی کی سعادت حاصل کی ان بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک والہانہ نظر ڈالی اور متہنم ہو کر فرمایا!

”بہاؤ الدین! تمہارا آنا مبارک ہو اور تم نے بہت انتظار کیا اور اس راستے میں بڑی تکالیف اٹھائیں مگر یاد رکھو کہ بزرگوں کی خدمت سے دونوں جہانوں کی مرادیں ملتی ہیں اے بہاؤ الدین عرصہ تیس سال سے یہ فقیر بحر تجلیات میں مستغرق ہے اور آنے جانے والوں سے بے خبر ہے آج دوست کا حکم ہوا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہم کلام ہو کر اپنی حالت سے آگاہ کروں اے عزیز! درویش کے لئے مخلوق کی صحبت سے بڑھ کر کوئی اور شے مضرب نہیں کیونکہ وہ جس قدر خلقت سے



نزدیک ہوتا ہے اسی قدر خالق سے دور ہو جاتا ہے“  
شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات میں میری عمر بھی گزر جاتی تو مجھے افسوس نہ ہوتا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں بزرگ پر جذب کی وہی کیفیت طاری نہ ہو جائے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرد کامل کی گفتگو سننے سے محروم نہ رہ جائیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اضطراب دم بدم بڑھ رہا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے احترام کے پیش نظر خاموش تھے۔ قدرے دیر بعد ان بزرگ نے سکوت توڑا اور اپنا مصلیٰ اور مٹھی بھرا شرفیاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عنایت فرمائیں اور کہا!  
”یہ تمہارا زادِ راہ ہے اس لئے کہ ابھی تمہیں بہت دور جانا ہے بس اب تم جاؤ۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تبرک بڑے ذوق و شوق سے لیا اور مزید اس بات کا پوچھنے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ میری منزل مقصود کہاں ہے؟ وہ بزرگ مزید کوئی بات کئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیران رہ گئے اور اسی کیفیت میں کبھی مصلے اور اشرفیوں کو دیکھتے اور کبھی اس خالی جگہ کو جہاں چند لمحے پہلے ایک جان سوختہ عاشق الہی موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سرد کھینچی اور بولے!

روئے گل سیرندیدم و بہار آخر شد

”ہم نے جی بھر کے ابھی پھول کے چہرے کو دیکھا بھی نہیں کہ بہار ختم ہو گئی۔“

اس بہار کی آمد اور پھول کے پوری آب و تاب دکھلانے کے انتظار میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی عمر عزیز کا دو سال کا عرصہ گزارا تھا لیکن یہ پھول اپنی صرف ہلکی سی

آب و تاب دکھلا کر ہی نظروں سے اس طرح گزر گیا تھا جسے باد نسیم کا جھونکا اپنی سرسراہٹ میں صرف تلاش حق کا مژدہ جانفرا سنا کر اور کہیں دور جانے کی تلقین کرتا ہوا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شدید صدمہ اور مزید اضطراب کامل میں مبتلا کر گیا۔

### بغداد شریف آمد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس عاشق الہی کے حکم کے بعد مرشد کامل کی تلاش مزید لگن سے شروع کر دی۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں شہر بہ شہر پھرتے ہوئے ایک عرصہ گزرنے کے بعد بغداد شریف داخل ہوئے۔ بغداد ایک ایسا شہر ہے جہاں ہر وقت کسی نہ کسی کامل ولی کا وجود رہا ہے۔ متلاشیان حق اپنی پیاس بجھانے کے لئے دور دور سے سفر کر کے بغداد شریف لاتے اور واصل بالحق ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب بغداد شریف میں قدم رکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرشد حق کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ اتنے عرصہ سے مرشد کامل کی جستجو میں تھے خوشبو محسوس کرتے ہی درافنگی بڑھ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والہانہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کی جانب بڑھ گئے۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سہروردیہ سلسلہ کے بانی اور نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں سے تھے۔ ہزاروں لوگ اپنی قلبی پیاس بجھانے کے لئے اُن کی خانقاہ میں حاضر ہوتے اور اپنا گوہر مقصود پاتے۔

### شیخ الشیوخ سے ملاقات:

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک قریباً اڑتالیس برس تھی۔ بہر حال جیسے ہی شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو بے



اختیار پکاراٹھے!

”بہاؤ الدین! یہی تیری منزل ہے اور یہی تیرا گویا مقصود۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر چہرہ مبارک پر پڑھتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت جذب شدت اختیار کر گئی اور کچھ دیر تک حیرانی و خوشی میں ڈوبے رہے پھر اچانک مدہوشی سے ہوش میں آئے اور بڑے والہانہ انداز میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب بڑھے اور اس مردِ جلیل کے سامنے اپنا سر زانوئے تہمند پر رکھا دست بوسی کی سعادت حاصل کی اور گلوگیر لہجہ میں بصد مشکل یہ شعر کہا!

ماہِ عشق تو نہ امروز گرفتار شدیم

کہ گرفتاری میا تو ز روز ازل است

”میں آج تیرے عشق میں گرفتار نہیں ہوا ہوں بلکہ یہ اسیری تو روز

اول سے ہی میرا مقدر ہے۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ شعر سنا تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر گلے لگا لیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روتے ہوئے فرمایا!

”شیخ! اب میں بہت تھک گیا ہوں“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے رورہے تھے جیسے کہ کوئی بچھڑا ہوا بچہ باپ کے سینے سے لگ کر گریہ و زاری کرتا ہے۔ اس پر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی یوں گویا ہوئے!

”فرزند! ہم بھی تمہارے فراق میں تڑپ رہے تھے۔“

پھر تسلی دیتے ہوئے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ

## حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الشیوخ، بحر شریعت و طریقت، حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واقف شریعت و طریقت اور فقید المثال بزرگ ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شہاب الدین عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الشیوخ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابو نجیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سہروردیہ سلسلے کے بانی ہیں۔ اس سلسلے کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ترک دنیا نہیں ہوتا اور سہروردی فقیر دنیا میں رہ کر اپنے عشق کا مظاہرہ کرتا ہے۔ سہروردیہ سلسلے کا اصول ہے کہ اچھا کھاؤ، اچھا پہنو اور دولت کماؤ۔ سب کچھ کرو لیکن اللہ کو مت بھولو اور گناہوں سے اپنے دامن کو بچا کر رکھو۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لے کر اب تک جتنے بھی سہروردی بزرگ ہیں سوائے چند ایک کے سب مال دار تھے اور اپنے اخلاق و اطوار کی بدولت عوام الناس میں عقیدت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔



## حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایت:

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دورانِ چلہ دیکھا کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بلند پہاڑی پر جلوہ افروز ہیں اور عوام الناس کا ایک ہجوم لگا ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عوام الناس میں مٹھیاں بھر بھر کے جواہرات تقسیم کر رہے ہیں۔ مانگنے والے ختم ہو گئے لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خزانہ ختم نہ ہوا۔ چنانچہ میں نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

”یہ سب حضور غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایت ہے۔“

## سخاوت:

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو کچھ بھی آتا وہ سب لٹا دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند حضرت شیخ علاؤ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خادم کو خزانہ کی چابیاں دیتے ہوئے فرمایا کہ کچھ رقم لے آؤ تاکہ تجھیز و تکفین عمل میں لائی جاسکے۔ جب اُس خادم نے جا کر دیکھا تو خزانہ میں صرف چھ دینار موجود تھے اور باقی سب صدقہ خیرات ہو چکے تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں صبح سے شام تک کھانا پکتا تھا اور فقراء و مساکین میں تقسیم ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو بھی فتوحات آتی تھیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کو اسی وقت صدقہ کر دیتے

اور اپنے پاس ایک پائی بھی بچا کر نہ رکھتے تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام نعمتیں عطا فرمائیں لیکن سماع کا ذوق عطا نہیں فرمایا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نوے برس کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باجود ضعیف ہونے کے ہر سال حج کو تشریف لے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بغداد شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

### فرمودات:

❁ صوفیاء کے اخلاق میں ایک نمایاں خصوصیت سادگی ہے۔

❁ جو خادم خالص محبت رکھتا ہے وہ اپنے نفس کی پیروی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے کام میں لومۃ لائم سے نہیں ڈرتا۔

❁ جو قناعت اختیار کرتا ہے وہ اپنے زمانہ والوں سے آرام پاتا ہے۔

❁ جو یہ چاہتا ہے کہ اُس کا دل تواضع کرے وہ نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور اُن کی عزت کرے۔

❁ جس کا رزق جہاں اور جیسے لکھا ہے اُسی طرح ملے گا۔





## سعادتِ بیعت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی خانقاہ میں داخل ہوئے اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے قراری دیکھی تو اپنے حلقہ ارادت میں شامل فرمایا اور خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف سترہ روز مرشد پاک شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گزارے اور وہ تمام فیوض و برکات حاصل کئے جن کو حاصل کرنے کے لئے ایک مرید کو سالہا سال عبادت و ریاضت اور نفس کشی کرنی پڑتی ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

”اس وقت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو خرقہ زیب تن فرمائے ہوئے تھے وہ انہوں نے اپنے جسم مبارک سے اتار کر مجھے عطا فرمایا۔ پھر اپنا مصلیٰ جس پر عمر بھر مصروف عبادت رہے تھے اور وہ خرقہ جو کہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے مشائخ کے توکل سے پہنچا تھا میرے سپرد کر دیا۔

## پہلی آزمائش

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے خرقہ خلافت ملا تو یہ کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔

چنانچہ وہ مرید جو کہ عرصہ دراز سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تھے اور ان کی خواہش تھی کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ خاص اور دیگر تبرکات ان کو ملیں اور وہ دوسروں سے ممتاز ہو سکیں وہ حسد میں مبتلا ہو گئے۔ چونکہ وہ پیرو مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے توب کثائی نہیں کر سکتے تھے لیکن آپس میں ایک دوسرے سے گلے شکوے کر کے غیبت جیسے موذی گناہ میں مبتلا ہو رہے تھے۔ ان مریدوں کا کہنا تھا کہ ہم کئی برسوں سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ہیں اور یہ درویش جسے آئے ابھی صرف سترہ روز ہی ہوئے ہیں سارے معرفت کے خزانے خرقہ خلافت اور دیگر تبرکات کا مالک بن گیا۔ نہ ہی اس شخص نے کسی قسم کی کوئی ریاضت کی اور نہ ہی اسے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی آزمائش میں مبتلا کیا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو مریدوں کی یہ بات کشف کے ذریعے واضح ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مریدوں کو اپنی خانقاہ میں



طلب فرمایا اور اُن پر ایک جلالی نگاہ ڈالی لیکن بجائے اُن کا سب کچھ سلب کرنے کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی اصلاح کرنے کے بارے میں سوچا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خادم سے کہا کہ وہ کچھ کبوتر لے کر آئے۔ جب وہ خادم کبوتر لے کر آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام مریدوں بشمول شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سب کو ایک ایک کبوتر عنایت فرمایا اور کہا کہ جاؤ اور ان کبوتروں کو ایسی جگہ پر ذبح کرو جہاں تمہیں دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم سن کر تمام مرید کبوتر لے کر حجرہ مبارک سے باہر چلے گئے ان میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل تھے۔

ہر مرید نے اپنی بساط کے مطابق گوشہ تنہائی تلاش کیا اور پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق کبوتروں کو ذبح کر ڈالا۔ انہیں اس بات کا کامل یقین تھا کہ انہیں کوئی دیکھ نہیں رہا۔ کبوتر ذبح کرنے کے بعد ہر مرید شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں باری باری حاضر ہو گیا۔

ایسے میں خدام شیخ شہید حیرت کے عالم میں ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے لیکن ہر ایک کی نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نئے خلیفہ اور مرید کی نظریں حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں تھیں جو ابھی تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ بالآخر کافی دیر گزرنے کے بعد حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھ میں زندہ کبوتر لئے حاضر خدمت ہو گئے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ اس نو وارد شیخ سے تو مرشد پاک شدید ناراض ہوں گے کہ اس نے حکم عدولی کرتے ہوئے کبوتر بغیر ذبح کئے واپس آ گیا۔ انہیں یقین تھا کہ

مرشد پاک اُن سے خلافت اکبر واپس لے لیں گے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خانقاہ میں داخل ہوتے ہی سلام کر کے ادب سے بیٹھ گئے۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا!

”تم لوگوں نے میری ہدایت کے مطابق ان کبوتروں کو ذبح کیا ہے؟“

تمام مریدین بیک زبان ہو کر بولے!

”اس میں کوئی شک نہیں یا شیخ! ہم اپنے پیرومرشد کی نافرمانی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا!

”بہاؤ الدین! تم بہت دیر کے بعد آئے ہو اور کبوتر بھی ذبح نہیں کیا؟“

اس کی کیا وجہ ہے؟“

حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا!

”پیرومرشد! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد تھا کہ کبوتر اُس مقام پر ذبح کیا جائے جہاں کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو اس لئے سیدی اس حقیر و عاجز کو کوئی گوشہ تنہائی نہ مل سکا پھر یہ غلام کس طرح پیرومرشد کے حکم پر عمل پیرا ہوتا؟“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا!

”تم پھر بھی بہت دیر لگا کر آئے ہو؟“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کرتے ہوئے کہا!



”یہ خادم! گوشہ تنہائی کی تلاش میں تھا اگر یہ غلام ساری زندگی جستجو میں گزار کے آتا تب بھی اس عاجز کا یہی جواب ہوتا پوری کائنات میں کہیں کوئی گوشہ تنہائی موجود نہیں ہے یہ حقیر جہاں بھی گیا حق تعالیٰ کو خاطر و ناظر پایا۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہر دلعزیز مرید کی بات سن کر دیگر مریدوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی پرجوش لہجے میں بولے!

”اور تم سب کو بوتر ذبح کرنے کے لئے کتنی جلدی گوشہ تنہائی میسر آ گیا“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر تمام مریدوں کی گردنیں ندامت سے جھک گئیں۔



## دوسری آزمائش

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا کہ اب تم سب لوگ جنگل میں چلے جاؤ اور اپنے اپنے حصے کی گھاس کاٹ کر لاؤ۔ یہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری آزمائش تھی اپنے مریدوں کے لئے تاکہ ان پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کھفیت واضح کر سکیں جس کی بدولت وہ خلیفہ اکبر اور خرقہ خلافت کے حق دار ہوئے۔

تمام مرید شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس راز کو پا چکے تھے کہ کبوتر کا ذبح کرنے کا مقصد ان کی آزمائش تھی اس لئے اب گھاس لانا بھی ایک آزمائش ہی ہوگی مگر وہ اس آزمائش میں چھپے راز سے بے خبر تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کے تحت تمام مریدان خاص اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد جب تمام مریدان خاص بمعہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل سے واپس آئے تو ماسوائے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہر ایک کے ہاتھ میں سرسبز گھاس کا گٹھا تھا جبکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں خشک گھاس موجود تھی۔



شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مریدانِ خاص کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا کہ

”تم یہ ہری بھری گھاس کیوں لائے“

تمام مرید یک زبان ہو کر بولے کہ سرسبز گھاس آنکھوں کو اچھی لگتی ہے اس لئے ہم سرسبز گھاس کاٹ کر لائے ہیں۔ مریدوں کا جواب سن کر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف نظریں کرتے ہوئے دریافت کیا!

”بہاؤ الدین! تم یہ خشک گھاس کس لئے اٹھالائے؟“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مودبانہ لہجے میں عرض کیا کہ

”سیدی جنگل میں ہری گھاس کی کمی تو نہ تھی مگر میں جہاں کہیں بھی گیا

اسے یاد الہی میں مصروف پایا اور مجھے اچھا نہیں لگا کہ اسے یاد الہی

سے محروم کر دوں چونکہ خشک گھاس ذکر الہی سے خالی تھی اس لئے

اسے کاٹ کر پیرومرشد کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خلیفہ

اکبر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر

باقی تمام مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے گویا ہوئے!

”اب تم لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آگئی ہوگی کہ بہاؤ الدین کو خلافت

کبریٰ کیوں دی گئی ہے؟“

تمام مریدانِ خاص سخت شرمندہ اور حیران و پریشان ہوئے اور وہ اس نکتہ کو بخوبی

جان گئے کہ خلافت کبریٰ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کو کیوں دی گئی ہے؟ تاہم شرمندگی کے باعث ان کی زبانیں گنگ تھیں۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدان خاص کے سامنے اس راز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا!

”ہر مرید پر لازم ہے کہ وہ مرشد کے فیصلے سے اختلاف نہ کرے اور اپنے دل و دماغ کو اندیشوں کے غبار سے آلودہ نہ ہونے دے۔ تم سب گیلی لکڑی کی مانند ہو جس پر آگ جلدی اثر نہیں کرتی اسے جلانے کے لئے سخت محنت کی ضرورت درکار ہے مگر بہاؤ الدین سوکھی لکڑی کی مانند تھا کہ ایک ہی پھونک میں بھڑک اٹھا اور عشق الہی کی آگ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یاد رکھو! حق بہ حق دار رسید! دنیا میں کوئی کام توفیق الہی کے بغیر نہیں ہوتا اور مشیت الہی یہ ہے کہ بہاؤ الدین میرا خلیفہ اکبر ہے جو اس کی طرف سے اپنا دل صاف رکھے گا اسے دونوں جہان کی سعادتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی اور جو اپنے دل و دماغ کو شک و رسد کے غبار سے آلود کرے گا وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑے گا صرف اپنی دنیا اور آخرت سے ایک خطرناک کھیل کھیلے گا۔“

یہی وہ بات تھی جو مریدان کے لئے خاص تنبیہ اور ہدایت مرشد تھی۔ بہر حال مریدان خاص نے اس تنبیہ پر سخت ترین شرمندگی کے عالم میں بارگاہ الہی میں توبہ کی اور اپنے دلوں اور نفسوں پر چھائی ہوئی کدورت کو صاف کر کے دل سے یہ اعتراف کر لیا کہ مرشد کی نظر ہی نظر پرکھ ہوتی ہے اور اس نظر کی پرکھ اور گہرائی و وسعت تک عام مرید نہیں پہنچ سکتا۔





## دین اور دنیا

اس آزمائش کے بعد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلوت میں طلب فرمایا اور ایک کٹا ہوا انار دیتے ہوئے فرمایا!

”بہاؤ الدین اسے کھاؤ یہ تمہارے لئے ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی عقیدت کے عالم میں پیر و مرشد کا عنایت کردہ تبرک لیا۔ اتفاقاً انار کا ایک دانہ زمین پر گر گیا اور خاک آلودہ ہو گیا لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے فوری طور پر زمین سے اٹھایا اور منہ میں رکھ لیا جس پر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے غور سے اپنے مرید کی جانب نگاہ دوڑائی اور جب بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ دانہ کھا چکے تو انہوں نے فرمایا!

”بہاؤ الدین! تم نے زمین پر پڑی ہوئی شے کیوں کھالی؟“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا!

”پیر و مرشد! یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عطیہ تھا اور میں اسے کس

طرح رائیگاں جانے دیتا۔“

یہ بات سننے کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لہجے میں انتہائی عقیدت اور والہانہ

انداز کی واضح جھلک موجود تھی۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خلیفہ اکبر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر فرمایا!

”وہ انار کا دانہ دراصل دنیا تھی میں نے چاہا تھا کہ تم دنیا کے جھمیلوں میں نہ پڑو اس لئے میں نے وہ دانہ قصداً زمین پر گرا دیا تھا مگر تم نے اسے عطیہ شیخ جان کر کھا لیا۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان سن کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر پریشانی کی کیفیت ظاہر ہو گئی۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ اکبر کی کیفیت کا بھانپتے ہوئے مسکرا کر فرمایا!

”بہاؤ الدین! پریشان نہ ہوا انشاء اللہ یہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی اب دین اور دنیا دونوں ہی تمہارے قبضہ میں ہے۔“

اس پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں عرض کی!

”یہ سب پیرومرشد کی دعاؤں کا ثمر ہے ورنہ غلام اپنی حیثیت کو جانتا ہے۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”میں نے ملتان کی ولایت تمہارے سپرد کی ہے تم ملتان چلے جاؤ وہاں لوگوں کو تمہاری ضرورت ہے۔ تم ملتان جا کر لوگوں کو راہ ہدایت پر گامزن کرو۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سنتے ہی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر ملال کے آثار نمایاں ہو گئے۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ



تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا!

”بہاؤ الدین! کیا بات ہے تمہارے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم

ملتان جانا نہیں چاہتے؟“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی!

”سیدی! ملتان میرے بزرگوں کا وطن ہے میں خود بھی وہیں پیدا ہوا

ہوں دنیا میں کون ایسا شخص ہوگا جسے اپنے وطن کی یاد نہ آتی ہو مگر میں

دیار مرشد چھوڑ کر کیسے چلا جاؤں؟ میں پیرو مرشد کی محبت پر مٹی کے

تمام رشتے قربان کر سکتا ہوں میرے نزدیک پیرو مرشد کے قدم

مبارک سے اٹھنے والا غبارِ خاک میرے وطن سے بہتر ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان

سے یہ الفاظ سن کر اور ان الفاظ میں موجود جذبات کی شدت اور گہرائی دیکھ کر شیخ الشیوخ

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا!

”بہاؤ الدین! تم منزلِ عشق کے مسافر ہو اور عشق میں نزدیکی و دوری

کی کوئی حیثیت نہیں۔ تم موجود تو ملتان میں ہو گے مگر بغداد تم سے

زیادہ دور نہیں ہوگا۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

اٹھائیس برس قبل شروع کیا ہوا سفر آج اپنی منزل کو پہنچ چکا تھا۔ وہ گوہر مقصود جس کی

تلاش میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قریہ قریہ بستی بستی گھومے آج وہ گوہر مقصود آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کو حاصل ہو چکا تھا۔ وہ نو جوان جو کہ بیس برس کی عمر میں اپنے وطن سے بے

نام و نشان نکلا تھا آج اپنے وطن میں ایک ولی کامل کی حیثیت سے واپس جا رہا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت دیدنی تھی لیکن مرشد سے جدائی کا غم بھی شدید تھا۔



## ملتان واپسی

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب مرشد پاک سے اجازت لے کر ملتان کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ ملتان کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتان جانے کی اجازت طلب کی تو شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا!

”آخر تم بہاؤ الدین کے ساتھ ہندوستان کیوں جانا چاہتے ہو۔“

شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی!

”سیدی! میں اپنے دل میں بہاؤ الدین کے لئے بہت زیادہ محبت

پاتا ہوں۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”جلال الدین! تم جانا چاہتے ہو تو شوق سے جاؤ مگر تمہاری منزل تو

کہیں اور ہے۔“

بعد از اجازت مرشد پاک دونوں بزرگ بغداد سے ملتان کی جانب روانہ ہوئے

اور راستے میں نیشاپور، خراسان، سمرقند، بخارا سے ہوتے ہوئے ملتان وارد ہوئے۔ پھر

حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تھوڑا عرصہ ملتان میں قیام کیا اور عازم دہلی ہوئے اور دہلی میں قیام فرمایا۔

اس ضمن میں کتب سیر میں ایک روایت یہ بھی موجود ہے کہ جب یہ دونوں حضرات قریہ بہ قریہ سفر کرتے ہوئے نیشاپور پہنچے تو شام کا وقت تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نیشاپور سے باہر واقع ایک سرائے میں قیام کیا اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیشاپور تشریف لے گئے تاکہ مشائخ سے ملاقات کر سکیں۔ نیشاپور میں اُس وقت حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موجود تھے جن کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے ملاقات کی۔

حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کر کے واپس شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس سرائے میں تشریف لائے تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے دریافت کیا کہ اُن کو نیشاپور میں کن کن بزرگوں سے شرفِ نیاز حاصل ہوا اور انہوں نے کس کو بہتر پایا؟ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ انہوں نے مختلف مشائخ سے ملاقات کی لیکن سب سے بہتر حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پایا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تمہاری کیا باتیں ہوئی ہیں تو حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ تو میں نے انہیں بتایا کہ میں بغداد سے آرہا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ بغداد میں اس وقت کون سے بزرگ ایسے ہیں جو سب سے زیادہ عبادت گزار ہیں؟ میں اُن کے احترام کی وجہ



سے خاموش ہو گیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کیوں نہ کیا؟ تو حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میرے دل میں حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت اس قدر بیٹھ چکی تھی کہ میں کچھ کہہ نہ سکا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا ذہن اپنے مرشد کے بارے میں سہو کا شکار ہو اُس سے ہم کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سامان اٹھایا اور اکیلے ہی ملتان کی جانب چل پڑے اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہلی روانہ ہو گئے۔

کتب سیر میں مذکور یہ روایت دلیل کے اعتبار سے نہایت کمزور ہے کیونکہ اس روایت کو بیان کرتے ہوئے واقعات کو ایسے پیش کیا گیا ہے جس میں ایک درویش کی دوسرے درویش پر عظمت ثابت کی گئی ہے جبکہ دونوں درویش اپنے اپنے مرتبہ کے لحاظ سے منفرد اور یکتائے روزگار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی مرتبے کو بھی پیش نظر نہیں رکھا گیا حالانکہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبریز کی بادشاہت چھوڑ کر درویشی اختیار کی تھی اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت کی۔ چنانچہ وہ شخص جس نے درویشی کے لئے بادشاہت چھوڑ دی اُس سے کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مرشد کے روحانی مرتبے سے دوسروں کو آگاہ نہ کرے۔

ملتان آمد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد اُن کے فرزند حضرت مخدوم

عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر اور جائیداد کی دیکھ بھال پر مامور تھے۔  
حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم و فضل کا ملتان اور اُس کے گرد و نواح میں بے حد چمچا تھا۔ لوگ دور دراز سے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنے مسائل کا حل پاتے تھے۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیدہ حضرت بی بی کمال خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوئی تھی۔

ایک دن حضرت مخدوم عبدالرشید کی خدمت میں کچھ علماء حاضر ہوئے اور چند مسائل کا حل طلب کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کو اُن کے سوالوں کے جواب دیا۔ جب وہ علماء واپس چلے گئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خانقاہ میں واپس تشریف لائے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند کا غلبہ طاری ہو گیا۔ خواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے والد محترم حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”فرزند! تمہارے بھائی بہاؤ الدین دین کی سعادتوں سے مالا مال ہو کر ملتان آرہے ہیں اس لئے تمہیں لازم ہے کہ اپنی ہمشرہ کو اُن کے نکاح میں دے دو اور تمام معاملات اُن کے سپرد کر کے خود حرمین شریفین کی زیارت کے لئے روانہ ہو جاؤ۔“

حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب سے بیدار ہوئے اور اپنے بھائی کی آمد کا سن کر بے حد خوش ہوئے اور انتہائی بے چینی کے عالم میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتظار کرنے لگے۔ کتب سیر میں مذکور ہے کہ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استقبال کے لئے ملتان شہر سے باہر تشریف لے آئے تاکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاندار استقبال کیا جاسکے۔

## والدہ ماجدہ کے مزار پر حاضری:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں دیول دروازے سے داخل ہوئے۔ دیول دروازے کے باہر حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت گرم خوشی سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا استقبال کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سب سے پہلے اپنی والدہ ماجدہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ ایک شفیق اور مہربان ہستی کے جدا ہونے کے دکھ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے فرمایا!

”اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو نور سے بھر دے اور آپ پر اپنی بے شمار نعمتوں کا نزول فرمائے کہ آپ ہی کی دعاؤں کے صدقے میں بہاؤ الدین اس مقام تک پہنچا ہے۔“

ایک روایت کے مطابق جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں تشریف لائے اور طالبان حق فوج در فوج حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو اکابر ملتان کو آپ کی عالم گیر شہرت پر حسد ہوا اور دودھ سے بھرا ہوا پیالہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں روانہ کیا جس کا مطلب تھا کہ ملتان اس پیالہ کی مانند مشائخ اور علماء سے بھرا پڑا ہے یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے گلاب کے پھول رکھے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک پھول اٹھایا اور اُس پیالے میں ڈال دیا اور وہ پیالہ واپس بھجوا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کا مطلب یہ تھا کہ ہم اس پھول کی مانند یہاں سما سکتے ہیں بلکہ ہماری شہرت اور نیک نامی یہاں کے جملہ باخدا اور ویشوں پر غالب رہے گی۔

حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرائض سے سبکدوشی:

ملتان آمد کے چند یوم کے بعد حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے



اپنے والد محترم حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت کے مطابق اپنی بہن رشیدہ خاتون کی شادی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کر دی اور اس کے ساتھ ہی خزانوں کی چابیاں اور جاگیر کے تمام حسابات بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے کر دیے اور تمام فرائض سے سلب و ش ہو گئے۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اہل و عیال کی ذمہ داری شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کی اور اپنے سات ارادت مندوں کے ہمراہ حرمین شریفین تشریف لے گئے۔

### درویشوں اور فقیروں کا مسکن:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان کے قدیم قلعہ کے نزدیک اپنی آبائی زمینوں میں ایک محل نما مکان تعمیر کرایا جیسا کسی حاکم یا نواب کا محل ہوتا ہے اور اسی محل نما مکان کو اپنا مستقل مسکن بنایا۔ سلسلہ سہروردیہ کے درویشوں کے مطابق یہ عالیشان محل نما مکان دراصل درویشوں اور فقیروں کے ٹھہرنے کے لئے بنایا گیا تھا جبکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اہل خانہ کے لئے حجرے تعمیر کروائے تھے۔



## درویشوں اور علماء کے اعتراضات

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امیرانہ شان و شوکت دیکھ کرنا سمجھ دنیاوی فقیر اور طمع و لالچ سے بھرپور علماء نے اعتراضات کرنے شروع کر دیئے اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ایک درویش کو اس محل نما مکان اور رئیسانہ زندگی کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ اُن کے نزدیک ایک درویش یا فقیر کا تصور یہ تھا کہ وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہو اور معمولی سی جھونپڑی میں رہتا ہے۔ کھانے میں سوکھی روٹی کھاتا ہے۔ جبکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حقیقت اس سب کے برعکس تھی اور وہ امیرانہ شان و شوکت رکھتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں بھی لاکھوں اشرفیاں پڑنی رہتی تھیں مگر سنگ ریزوں کی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دنیا کی تمام آسائشیں حاصل تھی مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دل کے بھی درویش تھے اور دماغ بھی فقیرانہ رکھتے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر حرص و ہوس کی طمع کا ذرا بھی خیال نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ عز و جل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے بہادیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے بندوں پر بے دریغ خرچ بھی کیا اور اولیائے اللہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انداز ہی نرالا تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امیرانہ شان و شوکت دیکھ کر بعض درویش بھی حسد اور جذبات کے ہاتھوں مغلوب ہو کر اس بات کا علی اعلان اظہار کرتے تھے کہ ایک فقیر کے لئے یہ ٹھاٹھ بانٹھ کسی

طور پر درست نہ ہے۔

ایک مرتبہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجلس عرفان سے خطاب کرنے کے بعد فارغ ہوئے تو ایک درویش نے با آواز بلند سوال کیا کہ حضرت! کیا وجہ ہے کہ جہاں خزانہ ہوتا ہے وہاں سانپ بھی موجود رہتا ہے اور یہ محاورہ تو بے حد مشہور ہے کہ سانپ کے ساتھ خزانہ اور پھول کے ساتھ کانٹا، جبکہ سانپ اور دولت میں نہ تو صوری نسبت ہے اور نہ ہی معنوی! کیا حضرت اس بات کی وضاحت کریں گے؟

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سوال کا جواب معمول کے مطابق دیتے ہوئے فرمایا!

”بے شک! سانپ اور دولت میں صوری شکل و صورت کے اعتبار سے کوئی نسبت نہیں ہے لیکن معنوی اعتبار سے دونوں میں گہری نسبت موجود ہے۔“

اُس درویش نے کہا کہ میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سوال کی گہرائی کو جانے بغیر کسی تامل کے فرمایا کہ ”سانپ اور دولت میں معنوی نسبت تو یہ ہے کہ سانپ اپنے زہر کے باعث مہلک ہے اور مال بھی اپنی فطری خرابیوں کے باعث انسان کو ہلاکتوں میں ڈالتا ہے۔“

وہ درویش پُر جوش لہجے میں بولا کہ گویا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ مال بھی سانپ کی سی خاصیت رکھتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جس شخص نے مال و دولت جمع کر رکھا ہے وہ کسی زہریلے سانپ کی پرورش کر رہا ہے۔

اُس درویش کا یہ لہجہ تمام حاضرین مجلس کو بہت برا لگا کیونکہ اس بات کا اشارہ براہ راست شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات گرامی کی جانب تھا۔ اب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ



علیہ کو سمجھ آئی کہ اُس درویش نے یہ سوال کیوں کیا ہے؟ اگرچہ اس بات سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قدرے ملال ہوا لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت لہجہ اختیار کرنے کی بجائے انتہائی خوشگوارانہ انداز میں فرمایا!

”برادر عزیز! بات دراصل یہ ہے کہ جس شخص کو سانپ کا افسوں آتا

ہو اسے سانپ کے زہر سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔“

اُس درویش نے سوچے سمجھے منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے کہا کہ شیخ ایسے غلیظ اور زہریلے کیڑے کو پالنے کی ضرورت کیا ہے کہ انسان اس کے زہر کو اتارنے کے لئے جھاڑ پھونک کا محتاج رہے۔ گو یہ انداز منطق تھا اور علم کلام کا سارا زور اس نکتے پر صرف ہو رہا تھا مگر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدرے سکوت اختیار کیا اور اس وقت اپنے پیرومرشد کی جانب بے جوع کیا تا کہ کوئی معقول جواب سے اس درویش کو جنہوں نے اپنے احساس میں انہیں بے بس کر دیا تھا مطمئن کر سکیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پیرومرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پر فتوح کی جانب سے ملنے والا یہ جواب عرض کیا!

”تمہاری درویشی اس قدر حسن و جمال نہیں رکھتی کہ اسے نظر بد کا

اندیشہ ہو لیکن ہماری درویشی کو وہ جمال و کمال حاصل ہے کہ اگر اس

کے چہرے پر سیاہی کا تل نہ لگائیں تو نظر لگ جانا لازمی ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جواب سے حاضرین مجلس تو مطمئن ہو گئے مگر وہ درویش غیر مطمئن انداز میں بولے کہ شیخ کوئی بھی دلیل پیش کریں مگر سچ تو یہ ہے کہ درویشی اور دولت میں کوئی نسبت نہیں ہے فقیر کے لئے اس زہریلے سانپ کو پرورش نہ کرنا ہی بہتر ہے اور یوں معاملہ قدرے دب سا گیا۔

ان درویش کا نام شیخ حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا۔

## ناصر الدین قباچہ کی عداوت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات کا ایک بے بہا سمندر ملتان میں شروع ہو چکا تھا۔ لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آتے اور فیض یاب ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ہمہ وقت لوگوں کا ایک ہجوم رہتا تھا۔ اُس زمانے میں سلطان شمس الدین التمش ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ سلطان شمس الدین التمش قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا۔ سلطان شمس الدین التمش نے ناصر الدین قباچہ کو سندھ اور ملتان کا حاکم مقرر کر رکھا تھا۔ ناصر الدین قباچہ کو جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت کے بارے میں پتہ لگا تو اُس نے اپنے ایک خدمت گار کے ذریعے پیغام بھیجا کہ اگر شیخ کسی دن دربار سلطانی میں جلوہ افروز ہوں تو یہ میرے لئے بڑی سعادت کی بات ہوگی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ناصر الدین قباچہ کا پیغام سنا تو بے نیازانہ انداز میں جواب دیا کہ ”فقیر اپنی مصروفیت کے باعث دربار سلطانی میں حاضر ہونے سے قاصر ہے۔“

ناصر الدین قباچہ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ پیغام ناگوار گزرا لیکن وقت کے تقاضوں کے تحت اس نے بہت جلد اپنے جذبات پر قابو پا لیا اور باوصف اپنے خوشامدی مصاحبین کی اکساہٹ کے وہ اشتعال میں نہیں آیا۔ چند روز بعد وہ اپنے مصاحب کے ہمراہ

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسم میزبانی انجام دیتے ہوئے اُس کا پر جوش انداز میں استقبال کیا۔ ناصر الدین قباچہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آزمائش کی خاطر بے شمار پیچیدہ سوالات کئے لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے سوالوں کے جوابات اس انداز میں دیے کہ وہ لا جواب ہو کر خود ہی پریشان نظر آنے لگا۔

### ولی کی شناخت:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے دوران ناصر الدین قباچہ کے جسم پر ایک مکھی بار بار آ کر بیٹھ جاتی۔ وہ اس مکھی کو جتنا بھی اڑاتا وہ مکھی اتنا ہی اُس کے جسم پر آ کر بیٹھ جاتی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل ناصر الدین قباچہ کی یہ حرکت دیکھ رہے تھے لیکن خاموش رہے۔ اس دوران ناصر الدین قباچہ نے سوال کیا کہ ولی کی پہچان کیا ہے؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ

”ولی کی شناخت یہ ہے کہ اس کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی۔“

ناصر الدین قباچہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ جواب سن کر سخت شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا۔

سلطان المشائخ محبوب الہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک اور لباس پر کسی بھی شخص نے عمر بھر مکھی کو بیٹھتے نہیں دیکھا۔

### ناصر الدین قباچہ کی رنجش:

ناصر الدین قباچہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ



اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھا اور موقع کے انتظار میں رہنے لگا کہ کب وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بدلہ لے سکے۔ ابھی وہ موقع کے انتظار میں تھا کہ ملتان میں ہولناک قحط آن پڑا۔ اُس زمانے میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لنگر خانے میں گندم کی بہت بڑی مقدار موجود تھی ناصر الدین قباچہ نے موقعہ غنیمت جانا اور ان سے درخواست کی کہ

”حکومت کو کچھ اناج بطور قرض دے دیا جائے آئندہ سال فصل بہتر ہونے پر یہ قرض اتار دیا جائے گا۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان حکومتی کارندوں سے فرمایا کہ

”فلاں جگہ جا کر ذخیرے کا تمام گندم اٹھالیں اور ضرورت مندوں میں بانٹ دیں اور اس اناج کو لوٹانے کی حکومت کو ضرورت نہیں مصیبت کی گھڑی میں یہ ایک مسلمان کی طرف سے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے ایک حقیر سا تحفہ ہے۔“

جب سرکاری کارندے گندم اٹھا رہے تھے تو انہیں وہاں مٹی کے سات گھڑے چاندی کے سکوں سے بھرے ہوئے نظر آئے جس پر ناصر الدین قباچہ نے یہ ساتوں گھڑے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے کرنے کا حکم دیا کیونکہ یہ انہیں کی گندم سے برآمد ہوئے تھے لیکن جب حکومتی کارندے یہ کوزے لے کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”ہمیں ان کوزوں کا پہلے سے علم تھا گندم کے ساتھ یہ رقم بھی حاجت مندوں میں تقسیم کر دی جائے۔“

خوشامدیوں نے اس فیاضی اور نیک نیتی کو غلط انداز میں ناصر الدین قباچہ کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ اس سے اُن کی مراد ناصر الدین قباچہ کا مقابلہ کرنا ہے اور آپ

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رعایا ہونے کے باوصف وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی برابری کر رہے ہیں جس پر ناصر الدین قباچہ کے دل میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف رغبت و بخش کی گرہ انتہائی گہری اور سخت ہو گئی۔

### ملتان کا محاصرہ:

اسی زمانہ میں منگول سپہ سالار طرطائی نے ملتان کا محاصرہ کر لیا ایسے میں ملتان کے گرد و نواح میں تمام راستے مسدود ہو گئے جب کسی بھی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی خیر و عافیت موصول نہ ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از حد پریشان ہوئے کئی خطوط اپنے پیر و مرشد کے نام بھیجے لیکن جواب موصول نہیں ہوا آخر اسی پریشانی میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان سے نکل کھڑے ہوئے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی منزل طے کی ہوگی کہ راستے میں ان کی ملاقات مشہور چشتی بزرگ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہو گئی۔ یہ دونوں بزرگ بغداد سے ملتان کی لہان ب تشریف لا رہے تھے۔ ان دونوں بزرگوں کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی بے تابی سے آگے بڑھے اور انتہائی مضطرب لہجے میں پوچھا کہ میرے شیخ کیسے ہیں؟

ان دونوں بزرگوں نے جواب دیا کہ شیخ الشیوخ بخیریت ہیں مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں جا رہے ہیں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی بے تابی سے کہا۔

”بہت دنوں سے پیر و مرشد کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں تھی اس لئے سوئے بغداد جا رہا ہوں۔“

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے



”زمانہ بہت پر آشوب ہے اور ہر قدم پر آفات و مصائب انسان کے منتظر ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیخ الشیوخ کا حکم ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واپس چلے جائیں اور جب تک فضا سازگار نہ ہو جائے اس وقت تک ملتان سے باہر قدم نہ نکالیں۔“

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پیرومرشد کی عافیت کی خبر ملی تو ان کی صحت و سلامتی کا جان کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے از حد خوشی کا اظہار کیا اور ان دونوں بزرگوں کو نہایت احترام کے ساتھ اپنی خانقاہ میں لے آئے۔

### علامہ قطب الدین کاشانی:

منگولوں نے جب ملتان کا محاصرہ ختم کے اور واپس چلے گئے تو ناصر الدین قباچہ کے خوشامدیوں نے ایک مرتبہ پھر اُسے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے بھڑکایا۔ ناصر الدین قباچہ نے اُس دور میں کاشان کے سب سے مشہور عالم علامہ قطب الدین کاشانی کو ملتان آنے کی دعوت دی تاکہ وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت کو ختم کر سکے۔

علامہ قطب الدین کاشانی ایک معتبر عالم دین تھے اور بحث و مباحثہ میں مہارت رکھتے تھے۔ ناصر الدین قباچہ نے ملتان آمد پر اُن کا شاندار استقبال کیا اور مختصر سے عرصہ میں اُن کے لئے جامع مسجد سے ملحق ایک بہت بڑا مدرسہ تعمیر کرایا اور علامہ قطب الدین کاشانی کو شیخ المدرس مقرر کرتے ہوئے ذیل کا سرکاری حکم نامہ جاری کیا!

”ہر امیر کا یہ فرض ہے کہ علامہ قطب الدین کا زیارہ سے زیادہ احترام کرے اور فارغ وقت میں علامہ قطب الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض روحانی حاصل کرے۔“

اس حکم کی تعمیل کے لئے ہر امیر اور سرکاری ملازم دست بستہ علامہ قطب الدین کاشانی کی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ ناصر الدین قباچہ بھی بڑے اہتمام کے ساتھ ہفتے میں



ایک یا دو مرتبہ علامہ قطب الدین کاشانی کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اہل شہر بڑی حیرت سے عقیدت کے ان مناظر کو دیکھتے اور اس طرح حاکم ملتان کی عزت و آبرو کو اپنے دلوں میں بسا لیا اور علامہ قطب الدین کاشانی بھی مقبولیت پاتے گئے اپنے منصوبے کی کامیابی پر ناصر الدین قباچہ بہت خوش تھا اُس کے درباری اُسے یہ باور کرواتے رہتے کہ حضور کا اقبال بلند ہو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طلسم جلد ہی ٹوٹنے والا ہے۔ اس صورتحال کے بارے میں جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادمان خاص نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توجہ اس طرف دلائی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”کہاں تک دوسروں کے اعمال پر نظر رکھو گے وقت بہت تیزی سے

گزر جائے گا اور تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا بہتر یہی ہے کہ اپنے

اعمال کا محاسبہ کرو کہ اسی میں انسان کی نجات کا راز پوشیدہ ہے اغیار

جو کچھ کرتے ہیں انہیں کرنے کا حجاب پر لازم ہے کہ وہ اپنا عمل

جاری رکھیں۔“

ناصر الدین قباچہ کے منصوبہ ساز جو ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے تھے اور اس

بارے میں اپنی سطحی سوچ کے ہاتھوں پریشان تھے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ

الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علامہ قطب الدین کاشانی کے مرتبہ علم سے واقف تھے

اور ان کی اس فضیلت کی گواہی میں خود بھی جامع مسجد ملتان تشریف لے جاتے تھے اور

باوصف اپنی ہمسائیگی والی مسجد کو چھوڑ کر نماز فجر علامہ کاشانی کی امامت میں ادا کیا کرتے

تھے۔

ایک دن نماز فجر کے بعد علامہ قطب الدین کاشانی یوں گویا ہوئے۔ شیخ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ زحمت کیوں اٹھاتے ہو؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا

ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کیسی زحمت؟ علامہ قطب الدین کاشانی نے کہا کہ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنی مسجد موجود ہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ طویل فاصلہ طے کر کے

جامع مسجد تک آنے کی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟  
شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
فرمایا!

”میں اس حدیث پر عمل کرتا ہوں جس نے کسی باعمل عالم کے پیچھے  
نماز پڑھ لی گویا اس نے نبی مرسل کے پیچھے نماز ادا کی۔“

علامہ قطب الدین کاشانی نے اس جواب کو سنا تو خاموش ہو گئے۔ ایک دن شیخ  
الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قدرے تاخیر کے ساتھ  
مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت علامہ قطب الدین کاشانی ایک رکعت نماز پڑھ چکے تھے  
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری رکعت میں شریک ہوئے۔ پھر جیسے ہی حضرت کاشانی نے  
پہلا سلام پھیرا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے ایسے  
میں مخالفانہ روش نے اپنا کام دکھایا اور کاشانی کے ایک خدمتگار نے سرگوشی میں کچھ کہا۔  
علامہ قطب الدین کاشانی نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ کی نماز کے ختم ہونے کا انتظار کیا اور جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ  
ہوئے تو علامہ قطب الدین یوں گویا ہوئے!

”شیخ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے دوسرے سلام کا انتظار  
کیوں نہیں کیا اگر مجھ سے سہو ہو جاتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا  
کرتے؟“

علامہ قطب الدین کاشانی کی مراد یہ تھی کہ امام سے نماز میں سہو ہونے پر انہیں  
ایک اور رکعت ادا کرنا پڑتی جس سے اس نماز کی اور امام کی نماز میں فرق آ جاتا جو پہلے سلام  
کے بعد ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ کتب سیر میں مذکور ہے کہ علامہ قطب الدین کاشانی درویش اور  
صوفیوں کے قائل نہ تھے اسی وجہ سے انہوں نے آپ کو تمام نمازیوں کے سامنے ٹوکنا اپنا  
فریضہ جانا تھا۔ علامہ قطب الدین کاشانی شاید اس راز سے ناواقف تھے کہ آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ علم ظاہری پر کس قدر دسترس رکھنے والے عالم ہیں بہر حال علامہ قطب الدین کاشانی پر یہ واجب نہ تھا کہ وہ اس بات کو سب کے سامنے اٹھاتا بلکہ تقاضہ علم تو یہ تھا کہ اس بات کو نہایت رازداری سے کیا جاتا تا کہ کسی کی ذلت نہ ہو اور دوسروں کے سامنے اس کی بے عزتی نہ ہو۔ لیکن اصل میں یہاں حاسدانہ اور مخالفانہ روش کے تحت اور ایک منصوبے کو پورا کرنے کے لئے وہ ملتان تشریف لائے تھے جس کا بنیادی مقصد ہی لوگوں کے دلوں پر راج کرنے والے اس درویش کو عوام کی نظروں سے گزانا اور ذلیل کرنا تھا تا کہ ناصر الدین قباچہ کی نفس پرستی کی تسکین ہو سکے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت پرسکون لہجے میں جواب دیتے ہوئے فرمایا!

”اگر کسی شخص کو نور باطن سے معلوم ہو جائے کہ امام کو سہو نہیں ہوا ہے تو وہ پہلے ہی سلام پر کھڑا ہو سکتا ہے۔“

علامہ قطب الدین کاشانی کو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات ناگوار گزری۔ اس نے کہا کہ

”نور باطن سے کیا مراد ہے؟ ہر وہ نور جو احکام شریعت کے موافق نہیں ہے وہ ظلمت ہے۔“

چونکہ علامہ قطب الدین کاشانی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نور باطن سے واقف نہ تھے اسی لئے وہ اسے ظلمت سے تعبیر کر رہے تھے۔ بظاہر علامہ قطب الدین کاشانی کا جواب درست ہو سکتا ہے مگر نور باطن کی اپنی ہی ایک منفرد حیثیت ہے اور یہ دولت ہر کس و ناکس کو حاصل نہیں ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو علامہ قطب الدین کاشانی کا یہ جواب برا محسوس ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید کسی بحث میں الجھے وہاں سے اٹھ کر خاموشی کے ساتھ واپس چلے گئے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مسجد میں کبھی بھی نہیں آئے۔

علامہ قطب الدین کاشانی کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر ناخوشگوار لہجے میں کہنے لگے!



”میں نے اپنی ساری زندگی میں صرف ایک ہی درویش دیکھا ہے  
اور اس کے بعد اس جیسا کوئی نظر نہیں آیا یہ موجودہ درویش تو مجھے  
دوکاندار دکھائی دیتا ہے بڑے بڑے سجادوں پر بڑی شان سے بیٹھتے  
ہیں مگر صحیح معنوں میں کوئی رنگ، کوئی کیفیت نہیں ہے۔“

لوگوں کے دریافت کرنے پر علامہ قطب الدین کاشانی نے اپنی زندگی کا وہ واقعہ  
سنایا جس سے وہ اس درویش سے واقف ہوئے تھے۔ جب علامہ قطب الدین کاشانی اپنا پورا  
واقعہ سنا چکے تو اُن کے جس دوست نے ان سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا تھا اس نے  
پوچھا کہ کیا آپ اس بزرگ کے نام سے واقف ہیں؟ علامہ قطب الدین کاشانی نے نفی میں  
جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ بزرگ عام لوگوں سے ملنا نہیں چاہتے تھے اس لئے میں ان کی  
خدمت میں دوبارہ حاضر نہیں ہو سکا۔

وہ دوست مسکراتے ہوئے بولے کہ میں جانتا ہوں ان بزرگ کو اور وہ بزرگ  
حضرت نجم الدین سیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین  
زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں سے ہیں۔ یہ بات سن کر علامہ قطب الدین  
کاشانی پر سکتہ طاری ہو گیا اور وہ بہت دیر تک اسی حالت میں رہے۔ اُن کے چہرے پر شدید  
افیت و کرب کے آثار نمایاں رہے اور اس کیفیت میں جب بہت زیادہ اضافہ ہوا تو وہی  
دوست بولے کہ آپ جانتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ  
اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ  
اکبر ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ کو خلافت کبریٰ کس طرح حاصل ہوئی جس پر علامہ قطب الدین کاشانی نے وہ واقعہ  
پوچھا تو اس دوست نے ذیل کے راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے بیان کیا کہ

”جس دن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ  
اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں مقیم تھے اور اس انتظار میں تھے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ کب حاصل ہوتا ہے کہ ایک رات عبادت کرتے کرتے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں ایک مکان دیکھا جس کے بام و در بے حد روشن تھے کہ آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں اس مکان میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دربانوں کی طرح حاضر تھے اس مکان میں ایک جانب ایک ڈوری میں چند خرقے لٹک رہے تھے قدرے وقفہ کے بعد حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر! بہاؤ الدین کو بلاؤ۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنتے ہی شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لے کر حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کی۔ پھر حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ڈوری میں لٹکے ہوئے خرقوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر! یہ خرقہ بہاؤ الدین کو پہنا دو۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے وہ خرقہ اتارا اور حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہنا دیا پھر اپنے مرید کا ہاتھ پکڑ کر حضور



رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پائے اقدس پر جھکا دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھلی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک سرشاری کی سی عجیب کیفیت طاری تھی اور اس خواب کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یقین ہو گیا کہ خرقہ خلافت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ضرور حاصل ہوگا۔ دوسرے روز نماز چاشت کے بعد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے حجرہ میں طلب فرمایا جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دولت کدے پر حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کل رات یہی مکان آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں نظر آیا اسی طرح ایک گوشے میں ایک ڈوری بندھی ہوئی تھی اور اس میں خرقے لٹک رہے تھے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیر و مرشد کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی اور دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کھڑے ہوئے اور اس خرقے کو ڈوری سے اتارا جس کی طرف حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا پھر حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ پہنایا اور نہایت پراثر لہجے میں فرمایا کہ بہاؤ الدین حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خرقوں کے درمیان میں ایک واسطے سے زیادہ نہیں ہوں کسی کو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر



خرقہ نہیں دے سکتا جیسا کہ تم خود بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔“

اس راز پر سے پردہ اٹھانے کے بعد علامہ قطب الدین کاشانی کے اُن دوست نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ آپ نجم الدین یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو اتنے متاثر ہو کہ ان کے سوا کسی کو درویش نہیں سمجھتے ہو اور جو نجم الدین سیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرو مرشد ہیں ان کی طرف سے اپنے ذہن میں اس قدر غبار رکھتے ہو؟ علامہ قطب الدین کاشانی اپنے دوست کے کسی بھی سوال کا جواب نہ دے سکے اور شرم و ندامت کے باعث اپنا مدرسہ چھوڑ دہلی چلے گئے اور اس وقت تک ملتان تشریف نہیں لائے جب تک شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے رخصت نہیں ہو گئے۔



## ایک عجیب و غریب سوال

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ایک دن ایک شخص آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت مشہور ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دروازے سے کسی سائل کو واپس نہیں لوٹاتے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کے نام پر سب کچھ خیرات کر دیتے ہیں۔ لہذا میری درخواست ہے کہ اس دنیا میں جتنے بھی انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ہیں مجھے اس قدر اشرافیاں عنایت کی جائیں؟

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور خود آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سوالی کے اس عجیب و غریب سوال کو سن کر پریشان ہو گئے۔ ہر شخص اس بات سے واقف تھا کہ دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے ہیں اور اس سوالی کے سوال کے مطابق شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سارا خزانہ دے کر بھی اس کا سوال پورا کرنا مشکل نظر آ رہا تھا اس حیرانگی کے عالم میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش رہے کہ سائل نے پھر کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”تم اتنے ہی ضرورت مند ہو کہ اتنی بڑی رقم ہی تمہاری کفالت کر سکتی ہے؟“

سوالی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سنتے ہوئے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ میری ضرورت کو چھوڑیں اور میرے سوال کو پورا کریں تاکہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جو دوسخا کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر سکوں۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بات سے ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گئے یہ بھی حقیقت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ سے آج تک کوئی بھی سوالی خالی نہ لوٹا تھا لیکن صورت حال یہ تھی کہ اگر اتنی بڑی رقم اس شخص کو دے دی جائے تو پھر دوسرے مستحقین مالی امداد سے محروم رہ جائیں گے اور یہی وہ فکر تھی جس کو سلجھانے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصروف تھے اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں صوفیاء اور مشائخ کی بھی مخصوص تعداد موجود تھی ہر شخص اس خیال میں مستغرق تھا کہ اس سہالی کا سوال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کس طرح پورا کرتے ہیں یا اپنی روایت کے برعکس اس کا دامن خالی لوٹاتے ہیں۔ خانقاہ پر عجیب سا گہرا سکوت طاری تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی اس الجھن کے حل میں سرگرداں تھے کہ اچانک خانقاہ کے ایک گوشے سے آواز ابھری!

”پیر و مرشد! اس شخص کو میرے حوالے کر دیں اس کا سوال میں پورا کروں گا۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے حاضرین مجلس نے اُس گوشے کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حاجی جمال کنبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید خاص تھے اپنی نشست پر انتہائی ادب کے ساتھ کھڑے تھے۔ حاجی جمال کنبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ملتان کے امیر کبیر لوگوں میں ہوتا تھا اور وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے انتہا محبت و عقیدت رکھتے تھے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتہائی قریبی رفقاء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ حاجی جمال کنبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مشہور تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ذہین شخص ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاجی جمال کنبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!



”تم نے سوال سمجھ لیا ہے؟“

حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے سوال بھی سمجھ لیا ہے اور سائل کو بھی سمجھ لیا ہے۔ اُن کے اس جواب سے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تمام پریشانی دور ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”تو پھر اس غریب کا مسئلہ بھی حل کر دو۔“

حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! یہ مسئلہ یہاں حل نہیں ہوگا۔ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مہمان کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ اس پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجازت دی کہ وہ سائل کو اپنے ساتھ لے کر گھر چلے جائیں دوسری طرف تمام حاضرین اس سوچ میں غلطاں تھے کہ حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گے۔

حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سائل کو لے کر گھر پہنچے اور اسے بڑی عزت کے ساتھ مسند پر بٹھایا اور خود فرش پر بیٹھ کر بولے کہ تم میرے شیخ کے مہمان ہو اس لئے تمہاری عزت و تکریم مجھ پر فرض ہے۔ وہ سائل حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس طرزِ عمل سے بے حد خوش ہوا اور اسے امید ہو گئی تھی کہ اُس کا مقصد کامیابی سے پورا ہو جائے گا۔ کچھ دیر بعد حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ملازم شربت کا کورہ لایا۔ جسے سائل نے اطمینان بھرے انداز میں پیا۔ پھر دوسرا ملازم ایک طشت میں رکھا ہوا ایک قیمتی لباس لایا جسے دیکھ کر حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سائل کو اسے پہننے کی درخواست کی جس پر سائل بولا کہ یہ سب فروعات ہیں پہلے مجھے میرے سوال کا جواب چاہئے۔

حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلے مجھے رسم میزبانی ادا کرنے دو میں تمہارے سوال کا جواب دینے کے لئے ہی تمہیں یہاں لایا ہوں۔ جب اس سائل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیش کردہ قیمتی لباس پہن لیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خدمت گار کو

آواز دی اور کہا کہ خزانے کا منہ کھول دو اور ساری اشرفیاں لے کر یہاں آؤ۔ خدمت گار نے حکم کی تعمیل کی اور تمام اشرفیاں لا کر حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آگے ڈھیر کر دیں۔ وہ سائل اشرفیاں دیکھ کر دل ہی دل میں از حد خوش ہوا کہ وہ پلک جھپک میں ایک مالدار شخص بن جائے گا۔ جب ساری اشرفیاں حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ڈھیر ہو گئیں تو حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سوالی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اب تم اپنا سوال پیش کرو؟

سوالی نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج تک جس قدر انبیاء علیہم السلام اس زمین پر بھیجے ہیں ان سب کے نام پر ایک ایک اشرفی عنایت کیجئے؟ حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مہمان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

”بسم اللہ کیجئے آپ ایک ایک پیغمبر کا نام لیتے رہیں میں ایک اشرفی آپ کی خدمت میں پیش کرتا رہوں گا۔“

وہ سائل حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر گھبرا گیا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہم یہ اس قدر ذہین ہوگا اور میرے سوال کو مجھ پر ہی لوٹا دے گا وہ قدرے دیر کے لئے سر جھکا کر سوچ میں گم ہو گیا اور پھر کوئی حل نہ پا کر مجبوراً ایک ایک نبی پاک کا نام زبان پر لانے لگا۔ سب سے پہلے اس نے حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر کا نام لیا جس کے جواب میں حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ایک اشرفی عنایت کی اس طریق سے سائل بمشکل پندرہ بیس انبیاء کرام علیہم السلام کے نام لے سکا۔ جتنے انبیاء کرام علیہم السلام کے نام اُس نے لئے حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس قدر اشرفیاں اُسے عطا کر دیں۔ اس طرح وہ اپنے مقصد میں ناکام لوٹ گیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب سارا واقعہ معلوم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاجی جمال کنبوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کی اولاد کے حق میں دُعائے خیر فرمائی۔



## زندہ کی زیارت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستر خوان بے حد شاندار ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک حاسد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتفاق سے اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کھانے کی کوئی شے موجود نہ تھی۔ اُس حاسد نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ اس حدیث کی کیا معنی ہیں کہ جس نے کسی زندہ کی زیارت کی اور کوئی شے نہ چکھی تو گویا اُس نے کسی مردے کی زیارت کی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی بات سنتے ہوئے فرمایا!

”ہاں! یہ حدیث معتبر ہے مگر عوام اس کے معانی نہیں جانتے مخلوق کی دو قسمیں ہیں عوام اور خواص عوام سے مجھے غرض نہیں ہاں خواص جب آتے ہیں تو اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق فیض پاتے ہیں اور ذوق حاصل کرتے ہیں۔ اس حدیث شریف کے یہی معانی ہیں۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جواب سن کر وہ حاسد شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔





## حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر الزام

حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے دہلی میں موجود تھے۔ اُن دنوں ہندوستان کا بادشاہ سلطان شمس الدین التمش تھا جو کہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا۔ اُن دنوں شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام کے منصب پر فائز تھا اور وہ اس بات پر حسد کا شکار تھا کہ سلطان شمس الدین التمش قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس قدر عقیدت کا اظہار کیوں کرتا ہے؟ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی تشریف لائے تھے تو سلطان شمس الدین التمش نے نجم الدین صغریٰ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رہنے کا انتظام کرے۔ چنانچہ نجم الدین صغریٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیت الجن میں ٹھہرایا جو کہ دہلی میں جنوں کے مکان کے نام سے مشہور تھا۔

حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اُس مکان میں تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدم پڑتے ہی جن وہاں سے بھاگ گئے اور وہ گھر جنوں سے ہمیشہ کے لئے خالی ہو گیا۔ نجم الدین صغریٰ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر لاحق ہو گئی کہ ہمیں سلطان شمس الدین التمش آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الاسلام کا

منصب عنایت نہ فرمادے۔ چنانچہ اُس نے ایک منصوبہ سوچا اور ایک ترکی غلام ڈیڑھ ہزار روپے میں خریدا جو کہ نہایت خوبصورت تھا اور اُس کے حسن کے چرچے چند ہی دنوں میں پورے دہلی میں مشہور ہو چکے تھے۔ نجم الدین صغریٰ نے اُس غلام کو حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیجا۔ اُس وقت فجر کا وقت تھا اور وہ غلام حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کے پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ نجم الدین صغریٰ نے سلطان شمس الدین التمش کو بلوایا اور کہا کہ دیکھئے جس شخص سے آپ بہت عقیدت رکھتے ہیں وہ ایک خوبصورت غلام سے اپنے پاؤں دبو رہا ہے۔ اگر لوگ یہ دیکھیں گے تو اُن کے عقائد میں خرابی پیدا ہوگی اس لئے بہتر یہی ہے کہ انہیں دہلی سے نکال دیا جائے۔

سلطان شمس الدین التمش نے جب یہ منظر دیکھا تو اُسے شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ ابھی وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی چادر اُتار پھینکی اور نجم الدین صغریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم مجھے کچھ دیر پہلے دیکھ لیتے تو اس لڑکے کو میرے پاس نہ پاتے یہ تو تمہاری ہی آزمائش کے لئے یہاں آیا ہے۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سن کر سلطان شمس الدین التمش سخت شرمندہ ہوا اور اظہارِ افسوس کے ساتھ نجم الدین صغریٰ سے مخاطب ہوا کہ شیخ! آپ کو یہ باتیں زیب نہیں دیتیں خاصانِ خدا سے بدگمانی رکھتے ہو اور مجھے بھی ورغلا تے ہو آپ کے حق میں بہتر ہے کہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے درویشوں کی جانب سے اپنا دل صاف کر لو۔

نجم الدین صغریٰ نے اس واقعہ سے سبق حاصل کرنے کی بجائے ایک اور سازش تیار کی تاکہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ دوسرے درویشوں بالخصوص شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی ذلیل و خوار کر سکے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا



ملتان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ان سے گہرا ربط ضبط ہے اپنے منصوبہ کے تحت وہ دونوں بزرگان کے درمیان جنگ کروا کر دونوں کو ہی ذلیل و خوار کرنے کا منصوبہ تیزی سے تیار کرنے لگا۔ اس مقصد کے لئے اُس نے دہلی کی مشہور رقاصہ گوہربائی کو کسی رازدار دوست کے ذریعے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر آبرو ریزی کا الزام لگائے اور اپنا مقدمہ دربار سلطانی میں پیش کرے اور اس مقصد کے لئے اس نے بہت بڑی رقم بھی اس رقاصہ کو ادا کی جس میں آدمی پیشگی ادا کی گئی اور آدمی مشرف دوکاندار بننے کے پاس بطور امانت رکھوائی گئی۔ آخر ایک دن اس رقاصہ نے سلطان شمس الدین التمش کے دربار میں حاضر ہو کر رو کر عرض کیا اور جھوٹا ماجرا بیان کیا کہ حضور! میں سید جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نورانی چہرہ سے دھوکا کھا گئی شیخ نے میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ سلطان شمس الدین التمش حیرت زدہ رہ گیا ان کا احترام خود اس کے پیرو مرشد کرتے ہوں ایسا شخص اتنے بڑے گناہ میں کیسے ملوث ہو سکتا ہے اس نے گوہربائی سے باز پرس کی تو اس رقاصہ نے کہا کہ میں رقاصہ ضرور ہوں مگر جسم فروشی میرا پیشہ نہیں شیخ نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔

سلطان شمس الدین التمش آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کو تیار نہ تھا مگر نجم الدین صغریٰ کے ایماء پر علمائے دربار نے اسے مجبور کیا کہ وہ ان کے خلاف مقدمہ چلائے اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی بے گناہی ثابت کرنے پر مجبور کرے۔ سلطان شمس الدین التمش نے کہا کہ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بے قصور ہیں مگر میں عدالت عالیہ پر اپنا فیصلہ مسلط کرنے سے گریزاں ہوں کہ لوگ مجھ پر جانبداری کا الزام عائد کریں گے اور کہا جائے گا کہ میں نے اس شخص کی حمایت کی جو میرے پیرو مرشد کا دوست ہے اس لئے آپ حضرات عدالت تیار کریں تاکہ اہل دنیا خود دیکھ لے کہ کون گناہ گار ہے اور کون معصوم؟

اس کے بعد ہندوستان کے تمام بڑے علماء اور مشائخ کے نام دعوت نامے جاری



کئے گئے اور انہیں اس مقدمہ کے لئے دہلی طلب کیا گیا جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان التمش کا دعوت نامہ ملا تو اسے دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ مبارک اذیت و کرب کی شدت سے متغیر ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاصد سے فرمایا کہ کیا علمائے دہلی کو اس بات کا علم نہیں کہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کون ہیں اور کس خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں یہ بات کیسے ممکن ہے؟ بہر حال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلا کسی توقف کے فوراً دہلی کا رخ کیا اور انتہائی تیز رفتاری سے چند دنوں میں ہی دہلی پہنچ گئے۔

نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں تمام علماء اور مشائخ کے سامنے وہ محضر پیش کیا گیا اس وقت صحن مسجد تمام علمائے کرام اور تقریباً اڑھائی سو سے زائد مشائخ و اولیائے کرام سے بھرا ہوا تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سلطان شمس الدین التمش کے دائیں جانب تشریف فرما تھے۔ اس وقت سلطان شمس الدین التمش نے نجم الدین صغریٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان تمام علماء اور مشائخ میں سے وہ ایک ثالث کو منتخب کریں تاکہ اس ثالث کا فیصلہ عدالت کا فیصلہ قرار پائے۔

چونکہ نجم الدین صغریٰ یہ جانتا تھا کہ اس سے بہتر بات کیا ہوگی کہ ایک تیرے دو شکار کئے جائیں اور کسی زمانے کی معمولی سی رنجش مابین شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فائدہ اٹھایا جائے اس لئے اس نے ثالثی کے لئے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام پیش کر دیا جسے سب نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

اس وقت صورتحال یہ تھی کہ نجم الدین صغریٰ اور اس کے ہم نوا علماء خوش تھے کہ آج درویشی کا پردہ چاک ہو جائے گا دوسری طرف درویشوں اور صوفیوں کی جماعت آزرده تھی کہ ان کا ایک ساتھی مکرو فریب اور سازش کی خوف ناک آندھیوں کی زد پر تھا۔ آخر اسی

اذیت ناک فضاء میں سرکاری کارندے حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عدالت میں پیش کرنے کے لئے لائے جیسے ہی انہوں نے مسجد میں قدم رکھا ان کو دیکھتے ہی تمام صوفی اور درویش والہانہ انداز میں استقبال کے لئے اپنی اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیزی سے آگے بڑھے اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جوتے رومال میں لپیٹ کر اپنی نشست پر واپس آگئے۔ سلطان شمس الدین التمش حیرت سے اس واقعہ کو دیکھ رہا تھا۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ والہانہ استقبال دیکھ کر نجم الدین صغریٰ کا چہرہ زرد ہو گیا کیونکہ جس شخص کو اپنی دانست میں اس نے ثالث بنایا تھا جب اسی نے ملزم کے جوتے اٹھائے تو پھر کیا باقی رہ جاتا ہے۔ چند لمحوں کے لئے نجم الدین صغریٰ بدحواس ہوا مگر اسے اس بات کا یقین تھا کہ اس کا منصوبہ خامی سے پاک ہے اس لئے وہ فوراً ہی سنبھل گیا۔

جب حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عدالت عالیہ میں حاضر ہو گئے تو سلطان شمس الدین التمش نے اٹھ کر عدالت سے اس طرح خطاب کیا!

”امام الاولیاء شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے جلیل القدر ثالث نے حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس قدر توقیر کی ہے تو پھر ان کی بزرگی میں کلام کرنا دانش مندی سے بعید ہے۔ پس وہ الزام جو رقا صہ نے حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر عائد کیا ہے میری نظر میں باطل ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی نشست سے اٹھتے ہوئے با آواز بلند عدالت عالیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!



”یہ میرے لئے فخر کی بات ہے کہ میں حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بناؤں کیونکہ وہ میرے پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کئی سال تک سفر و حضر میں رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ نجم الدین صغریٰ یہ خیال کریں کہ اس نسبت خاص کی وجہ سے میں اپنے بھائی کے عیب پر پردہ ڈال رہا ہوں اس لئے ضروری ہے کہ مدعیہ کو بھی سر عدالت طلب کیا جائے پھر قادر مطلق جس طرح چاہے گا اپنے نام لیواؤں کی برأت فرمادے گا۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کو سن کر نجم الدین صغریٰ کے چہرے پر خوشی کے بادل گھر آئے اور اسے یقین ہو گیا کہ رقاصہ اس کے اثر رسوخ کی وجہ سے عدالت میں اپنے الزام سے نہیں پھرے گی اور نہ ہی ہچکچائے گی چنانچہ اس کے حکم پر رقاصہ گوہر بائی بڑی شان اور دلیری کے ساتھ عدالت میں پیش ہوئی مگر جب وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے پہنچی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نظر ڈالتے ہی اس نے اپنی گردن جھکالی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس رقاصہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہچانتی ہو؟ اُس رقاصہ نے سر جھکائے ہوئے کہا کہ جی حضور میں انہیں جانتی ہوں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس رقاصہ کو جلال بھرے انداز میں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میری طرف دیکھو۔ اُس رقاصہ نے ایک نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے کی طرف دیکھا اور ساتھ ہی گھبرا کر نظریں جھکا لیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غضبناک انداز میں فرمایا!



”اے فاحشہ! تجھے ایک مرد خدا پر یہ تہمت لگانے کی جرأت کیوں کر ہوئی اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے کوئی امر پوشیدہ نہیں سچ سچ بتا کہ حقیقت کیا ہے؟ ورنہ اپنے کئے کی ایسی سزا پائے گی کہ لوگ تجھے دیکھ کر عبرت حاصل کریں گے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان الفاظ کو سنتے ہی اُس رقاصہ پر بے انتہا ہیبت طاری ہو گئی۔ وہ سر سے پاؤں تک لرزنے لگی پھر اُس نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا کہ خدا شاہد ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے اور افترا پر وازی ہے میں نے ان مرد بزرگ کو اپنی زندگی میں آج پہلی بار دیکھا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ پھر تو یہ نے یہ ہنگامہ کیوں کھڑا کیا ہے۔ وہ رقاصہ بولی کے حضور! مجھے تو مشرف دوکاندار نے پانچ سواشریاں دی تھیں اور کہا تھا کہ میں حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اپنی آبروریزی کا الزام لگاؤں اور جب یہ الزام ثابت ہو جائے گا تو میں مزید پانچ سواشریاں دوں گا۔ میرے نزدیک یہ ایک کاروباری معاملہ تھا اس لئے میں اس بارے میں مزید کچھ نہیں جانتی ہوں۔

نجم الدین صغریٰ اُس رقاصہ کا یوں سچ بولتا دیکھ کر گھبرا گئے اور اپنی نشست سے کھڑے ہوتے ہوئے جلدی سے بولے کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ رقاصہ جھوٹی ہے اور سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے قصور ہیں اس لئے اس معاملے کو ختم کیا جائے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نجم الدین صغریٰ کی بات سن کر فرمایا کہ رقاصہ تو جھوٹی ثابت ہو چکی ہے مگر اُس مشرف دوکاندار کو حضرت شیخ سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا دشمنی ہے کہ اُس نے اتنا بڑا الزام اُن پر لگایا ہے۔ میں حکم دیتا ہوں کہ اُسے ابھی اور اسی وقت عدالت میں پیش کیا جائے۔

سلطان شمس الدین التمش نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اس مشرف دوکاندار کو عدالت میں پکڑ کر لائیں۔ چنانچہ سپاہی کچھ ہی دیر میں اس مشرف دوکاندار کو پکڑ کر جامع مسجد دہلی میں لے آئے اور عدالت کے سامنے پیش کر دیا۔ اس وقت اُس کا پورا جسم خوف سے لرز رہا تھا وہ آتے ہی سلطان شمس الدین التمش کے قدموں میں گر پڑا اور رو رہ کر کہنے لگا!

”سلطان عالی مقام! میں اس سلسلے میں بے قصور ہوں مجھے تو نجم الدین صغریٰ نے اس گھناؤنی سازش پر مجبور کیا تھا اگر میں ان کے حکم کی تعمیل نہ کرتا تو میری گردن اڑا دی جاتی۔“

اس بات کو سن کر نجم الدین صغریٰ کا چہرہ شدت خوف سے انتہائی زرد پڑ گیا اور اس کی آنکھیں بارندامت سے جھک گئیں۔ سلطان شمس الدین التمش نے انتہائی غضب ناک نظروں سے نجم الدین صغریٰ کی جانب دیکھا اور انتہائی قہر آلود لہجے میں ان سے مخاطب ہوا۔

”مولانا! آخر آپ نے یہ انتہائی گری ہوئی حرکت کیوں کی؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شیخ الاسلام کا منصب عطا فرمایا دولت و عزت بخشی پھر بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس قدر کفرانِ نعمت کیا کہ خدا کی پناہ! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر بھی بہتان تراش دیئے۔ بغض و حسد کا یہ کون سا انداز ہے؟“

نجم الدین صغریٰ کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہ تھا اور وہ عدالت میں سر جھکائے ندامت سے کھڑے رہے۔ سلطان شمس الدین التمش نے ان کی گردن اڑانے کا حکم دیا جس پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً مداخلت کی اور فرمایا!

”سلطان! آپ نجم الدین صغریٰ کی اس قبیح حرکت سے درگزر کریں اللہ تعالیٰ ان کی سزا خود تجویز کر دے گا۔“

نجم الدین صغریٰ کو اسی وقت شیخ الاسلام کے عہدے سے معزول کر دیا گیا اور اس عہدہ کے لئے سلطان شمس الدین التمش نے پیر و مرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ وہ اس منصب کو قبول فرمائیں۔  
قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آج رات تمام علماء اور مشائخ استخارہ کریں پھر جس شخص کے نام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمان جاری کریں گے وہ ہی شیخ الاسلام کے منصب کا حق دار ہوگا۔  
بہر حال نجم الدین صغریٰ نے جو سازش شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بدنام کرنے اور ذلیل و خوار کرنے کی بنائی تھی اس سازش کی نظر وہ خود ہو گیا اور آپ دونوں حضرات ہر لحاظ سے اس سازش سے محفوظ رہے۔

اس واقعہ کے چند یوم کے بعد نجم الدین صغریٰ شدید در و شکم میں مبتلا ہو گئے اور اس بیماری کے ہاتھوں رات دن بے چین رہ کر چند یوم میں انتہائی تکلیف دہ گزارے اور پھر اسی کرب کے عالم میں انتقال فرما گئے۔ جب حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے سامنے پرسوز لہجے میں فرمایا!

”شیخ نجم الدین صغریٰ دنیا سے رخصت ہو گئے۔“

بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی اور انتہائی رقت آمیز لہجے میں اس کے لئے دُعاۓ مغفرت فرمائی اور کہا!

”اے اللہ! میں نے شیخ نجم الدین صغریٰ کو معاف کر دیا تو بھی انہیں معاف فرما دے۔“





## شیخ الاسلام کا منصب

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب تمام مشائخ اور اولیاء کو فرمایا کہ وہ رات کو استخارہ کریں تو جب رات کو ان مشائخ اور علماء نے استخارہ کیا تو انہوں نے دیکھا کہ عرش الہی کے نیچے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دست بستہ کھڑے دیکھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب فرمایا اور ان کو شیخ الاسلام کا منصب عطا کرتے ہوئے خلعت سے نوازا۔

چنانچہ جب دوسرے دن تمام مشائخ اور علماء جامع مسجد دہلی میں بعد از نماز فجر جمع ہو گئے اور سلطان شمس الدین التمش اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گیا تو قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام مشائخ اور علماء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

”اب تو کسی کو اس بات میں تردد نہیں ہونا چاہئے کہ شیخ الاسلام کون ہے؟“

تمام مشائخ نے بیک زبان پکارا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ الاسلام کا منصب جسے عطا فرمایا ہو اس کی خوش بختی اور سعادت میں کسے کلام ہو سکتا ہے۔ سلطان شمس الدین التمش بھی خواب میں دیکھ چکا تھا۔ اُس نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس عہدے کی درخواست کی جسے

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلا تامل قبول فرمایا۔

عہدہ سنبھالنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان واپس تشریف لے گئے اور حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بدایوں تشریف لے گئے۔ جس کے بعد ان دونوں ہم عصر معاونین رفیق ساتھیوں اور بزرگوں میں کبھی ملاقات ظاہری نہ ہو سکی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی عمر عزیز کے آخری دم تک اس عہدہ پر فائز رہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ منصب سلطان ناصر الدین محمود کے دور تک حاوی رہا اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک نوے برس تھی۔



## تبلیغی سرگرمیاں

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس زمانہ میں ملتان واپس تشریف لائے تھے اُس وقت فتنہ قرامطی کے پیروکار ملتان اور اُس کے گرد و نواح میں موجود تھے۔ یہ فتنہ دراصل ایک شخص عبد اللہ میمون سے منسوب تھا جو دنیا و آخرت میں نیک اعمال کی جزا و سزا کا قائل نہ تھا اور اُس کے پیروکار احمد قرامطہ نے اُس کے ایسے باطل نظریات کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا جس کی وجہ سے یہ لوگ قرامطی مشہور ہوئے۔ سلطان محمد غوری نے ان قرامطیوں کا کسی حد تک خاتمہ کیا لیکن حاکم لاہور خسرو ملک کی پشت پناہی کی وجہ سے ان کا مکمل خاتمہ نہ ہو سکا۔ اس فتنہ میں شامل زیادہ تر لوگ جاہل تھے۔

قرامطی جس بات کی تبلیغ کرتے اُس میں سے چند ایک یہ تھیں کہ ان بھر میں دو نمازیں فرض ہیں ایک طلوع آفتاب کے وقت اور دوسری غروب آفتاب کے آفتاب۔ نمازوں کے لئے قبلہ کی سمت متعین کرنا ضروری نہیں۔ رمضان المبارک کے روزے فرض نہیں۔ خمر حلال ہے جبکہ شراب حرام ہے۔ غسل جنابت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔

قرامطیوں کا مرکز کوفہ تھا اور وہ محمد بن حنیفہ کو رسول اللہ کہتے تھے۔ حج کے لئے بیت المقدس جاتے اور انہوں نے اپنے دور میں شام کوفہ اور بصرہ میں بے حد لوٹ مار مچائی۔ انہوں نے اپنے گروہ میں ابوطاہر کو پیشوا بنا کر مکہ معظمہ پر قبضہ کیا اور ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر ڈالا۔ حجر اسود یہ لوگ لے کر چلے گئے جو کہ بیس سال تک ان کے قبضے میں رہا۔ قرامطیوں کی بیخ کنی سلطان محمد غوری اور اُس کے بعد اُس کے غلام بادشاہ قطب الدین ایبک نے کی



لیکن وہ ان کا مکمل اثر و رسوخ ختم کرنے میں ناکام رہے۔ قرامطیوں کے خاتمے میں ایک رکاوٹ کی ایک بڑی وجہ ناصر الدین قباچہ حاکم سندھ اور ملتان کی حد درجہ لاپرواہی بھی تھی۔ چنانچہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس باطل فتنہ کے خاتمے کا اعادہ کیا تا کہ ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو ختم کیا جائے۔

### علمی درس گاہ کی بنیاد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام کا منصب سنبھالنے کے فوراً بعد ہی قرامطی اثرات کے خاتمے اور تبلیغ اسلام کے اثرات بڑھانے کے لئے اپنی خانقاہ سے ملحق اراضی پر ایک علمی درس گاہ کی بنیاد رکھی اس کے دو شعبے قائم کئے گئے ایک شعبے میں علماء تربیت حاصل کرتے تھے جبکہ دوسرے شعبہ میں مبلغین حضرات کو تربیت دی جاتی تھی۔ مبلغین کے لئے یہ بات بہت لازم تھی کہ وہ جس ملک یا علاقے میں تبلیغ کے لئے جائیں تو ان کو وہاں کی زبان اور معاشرتی رسوم سے مکمل آگاہی ہونا چاہیے تاکہ ان لوگوں کی ان علاقوں میں اجنبیت نہ رہے اور وہ با آسانی اپنے آپ کو ان علاقوں کی تہذیب میں مدغم کر کے وہاں کے فضول اور غیر اسلامی رسوم کا قلع قمع کر سکیں اور اس کے لئے ملک سے ایک عالم و فاضل شخص کو ملتان بلا کر اپنی درس گاہ میں ملازم رکھا اور اسے معقول تنخواہ دی اور اس کی آرام و آسائش کا مکمل بندوبست کیا اس کے علاوہ متعدد بلند پایہ علماء کو بھی درس گاہ میں مناسب اور معقول معاوضوں پر اساتذہ مقرر کیا۔

جب تبلیغی شعبے کے طلباء تعلیم سے فارغ ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان سے دریافت کرتے کہ کیا تم فی سبیل اللہ تبلیغ کی خدمت انجام دینے کے لئے تیار ہو؟ اور ان میں سے جو طلباء مکمل طور پر اس بات کی حامی بھرتے اور اپنے آپ کو اس کارِ عظیم کے لئے پیش کر دیتے تو پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی منشاء کے مطابق ان کا تعین اس علاقے کے لئے فرماتے لیکن ایسے میں انہیں مزید دو سال

اس علاقے کی زبان اور ثقافت کی تعلیم حاصل کرنا پڑتی اور بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مبلغ کو پانچ ہزار اشرفیوں کا عطیہ دیتے اور فرماتے کہ اس ملک کے لئے شہر سے مفید اور ضروری سامان خرید کر جہاز میں رکھ دو۔

جب سارا سامان سفر تیار ہو جاتا تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی دعاؤں کے سائے میں اس جہاز کو روانہ کرتے اور ذیل کی ہدایات اُن کو فرماتے!

”سامان کم منافع پر فروخت کرنا، لین دین کے معاملے میں اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھنا ناقص چیزوں کو فروخت نہ کرنا بلکہ فقراء اور مساکین کو مفت دے دینا، خریداروں سے خندہ پیشانی سے پیش آنا اور سب سے ضروری ہدایت یہ ہوتی کہ جب تک لوگوں کا اعتماد حاصل نہ ہو جائے ان کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش نہ کرنا۔“

اس طرح یہ نوجوان مبلغین اسلام سودا گروں کے لباس میں جہازوں پر سامات تجارت لا کر ملتان سے انجانے مقامات پر چلے جاتے اور دور دراز کے ملکوں میں اپنے تجارتی مراکز کھول کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہدایات کے مطابق کاروبار شروع کرتے اور پھر وہاں کے لوگوں سے قربت حاصل کر کے وہاں کے لوگوں کو تعلیمات اسلامی سے روشناس کرواتے اور اپنے حسن و اخلاق، دینداری، خط ترسی، دیانت داری اور معاملات کی صفائی کی بدولت اسلام کی جانب راغب کرتے اور اس طرح اسلامی تبلیغ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرتے آج ہندوستان کے جنوب مشرق کی جانب واقع ممالک میں نظر آنے والے مسلمانوں کا اجتماع انہی تاجر پیشہ حضرات کی مساعی تبلیغ دین کا نتیجہ ہے اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لگایا ہوا یہ ننھا ننھا پودا بہت خوب چلا اور پھولا اور آج تک پھل پھول رہا ہے۔

اس کے علاوہ اس شعبہ تبلیغ کا ایک داخلی شعبہ بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم کیا جس کی نگرانی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ براہ راست کیا کرتے تھے اور اس شعبہ نے پورے

برصغیر میں اپنے مبلغین کے ذریعے مسلمانوں میں اسلام کے منافی نظریات کو نہ صرف زائل کیا بلکہ پورے برصغیر میں دور نزدیک علاقوں میں اسلام کی وسعت و گہرائی کو بڑھایا۔

داخلی محاذ پر جن لوگوں کو مختلف علاقوں کی تبلیغی جماعتوں کا سربراہ بنایا گیا تھا ان کے لئے لازم تھا کہ وہ سال میں ایک مرتبہ ضرور حاضری دیں اور وہاں کے چیدہ چیدہ نو مسلموں کی جماعتوں کو ساتھ لائیں تاکہ وہ یہاں کے سرسبز اور گھنے درختوں میں گھرے تبلیغی، علمی درس گاہ میں مزید تربیت پا کر اپنے اندر پیدا ہونے والے نقائص کے علاوہ تبلیغ دین کے مزید اصولوں سے روشناس اور ایس ہو کر ان علاقوں میں پہلے سے زیادہ زور شور کے ساتھ اپنا فریضہ انجام دے سکیں نیز ان کی سال بھر کی کارگزاریوں پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گہری نظر رہ سکے۔ دوسرے صوفیا کرام اور درویشان خدا نے اسلام کی تبلیغ اور وسعت میں اپنے اپنے انداز میں بے حد کام کیا لیکن اسے منظم طریقے سے جس طرح شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھیلایا اس کی مثالیں دوسرے درویشوں کے ہاں کم ملتی ہے۔

چونکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی عمر عزیز کا ایک بڑا حصہ حصول علم اور سخت ترین ریاضتوں میں بسر کیا پھر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرومرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر و کرم و شفقت نے انہیں ایک مثالی انسان بنا دیا تو انہیں ملتان جانے اور مخلوق خدا کی ہدایت اور انہیں صراط المستقیم کی جانب بلانے کا حکم دیا اگرچہ ظاہراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس دولت کے انبار بے شمار نظر آتے تھے لیکن درحقیقت ان کا مقصد ہی ان کاموں پر صرف ہونا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روضہ اقدس کے مشرق میں وہ چبوترہ موجود ہے جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیس برس تک وعظ فرمایا تھا۔ اس وعظ میں انہی ایام میں وقفہ آتا تھا جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تبلیغی دورے پر تشریف لے جاتے تھے۔ یہ وہ چبوترہ ہے جہاں سے علماء، مشائخ اور عام مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلمانوں نے بھی فیض حاصل کیا تھا



آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی عین اسلامی اصول پر استوار تھی۔ اگرچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کے عابد و زاہد تھے لیکن ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ پاک میں اپنے ارادت مندوں کو تزکیہ نفس اور تصوف کی تلقین فرمایا کرتے تھے تو مجمع عام میں عام لوگوں کو دین متین کی باتیں بتلا کر ان کے دلوں کو گرمایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں کثرت سے غیر مسلم لوگ اسلام قبول کرتے اور اپنی عاقبت سنوارتے بلکہ مسلمان اپنے ایمان کو تروتازہ کرتے تھے۔

### مغلوں کا فتنہ:

۱۵۵۵ھ میں کچھ مسلمان سرداروں کی سازش سے مغلوں نے اُچ اور ملتان پر حملہ کر دیا مغلوں کے لشکر نے برج اور مورچے گرا کر شہر کو غیر محفوظ کر دیا تھا اتنے میں یہ افواہ پھیلی کہ مغل لوٹ مار کا بازار گرم کرنا چاہتے ہیں۔ ملتان کے باشندے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مغلوں کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کے طالب ہوئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعد از مکاشفہ لوگوں سے اس طرح خطاب فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سن کر حاضرین کے چہرے خوف و دہشت سے سیاہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدرے توقف کے بعد اپنے خدمت گاروں سے فرمایا!

”ایک لاکھ درہم تھیلیوں میں بند کر دو“

خدام نے خزانے سے مطلوبہ رقم نکالی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک تھیلی میں بھر کر رکھ دی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کثیر رقم کو اٹھایا اور مغلوں کے لشکر میں بانبچے اور ان کے سردار سے مل کر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں جس شے کی تلاش ہے میں اسے اپنے ہمراہ لایا ہوں یہ ایک لاکھ درہم ہے اور بندگان خدا کو معاف کر دو۔ مغل سردار نے وہ رقم کثیر لے لی اور لوٹ مار کئے بغیر واپس چلا گیا۔



## متلاشیانِ حق کی خدمت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متلاشیانِ حق کے قیام کے لئے جو اقامت گاہ بنائی تھی اس قیام گاہ کے مختلف حصے تھے اور ہر حصے میں علیحدہ علیحدہ درجات کے طلباء قیام پذیر ہوتے تھے۔ اسی طرح اس اقامت گاہ میں علماء و مشائخ کے لئے بھی اس کا ایک علیحدہ حصہ مخصوص تھا۔ جہاں ہر طالب علم ہر عالم ہر مسافر کو کھانا بلا معاوضہ ملتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولات میں یہ بات لازم تھی کہ روزانہ اس قیام گاہ اور سرائے میں ضرورت شریف لے جاتے تھے اور مسافروں سے ملاقات فرماتے۔ ان مسافروں میں اکثر وہ عقیدت مند تھے جو دور دراز علاقے سے حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض اور برکت سے مستفید ہو کر واپس چلے جاتے تھے اس میں دعا اور دوا کے علاوہ مالی امداد بھی شامل ہوتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دور دراز سے آنے والے لوگوں کے لئے ایک علیحدہ سرائے بھی بنوا رکھی تھی جہاں ان کی تمام ضروریات بلا معاوضہ پوری کی جاتیں تھیں اور ان کی مکمل نگہداشت کا بھی بندوبست ہوتا تھا اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایت و سعادت کا سلسلہ مسلسل جاری رہتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان محمد تغلق نے دولہ ملتان کے دوران ایک سو دیہات نذر کئے لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز ان سب دیہات کی اراضی اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں میں تقسیم فرمادی۔



## حق گوئی اور بے باکی

شہاب الدین غوری نے جب ہندوستان کے تخت پر قبضہ کیا تو اُس نے مرتے وقت قطب الدین ایبک جو کہ اُس کا ایک زر خرید غلام تھا کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ قطب الدین ایبک کے دو داماد تھے جن میں ایک شمس الدین التمش اور دوسرا ناصر الدین قباچہ تھا۔ بوقت وفات قطب الدین ایبک نے شمس الدین التمش کو اپنا وارث مقرر کیا اور ناصر الدین قباچہ کو سندھ اور ملتان کی حکومت عطا کی۔ سلطان شمس الدین التمش خدا ترس انسان تھا اور وہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا جبکہ ناصر الدین قباچہ اولیاء اللہ سے عداوت رکھتا تھا۔

ناصر الدین قباچہ ہر وقت موقع کی تاک میں رہتا تھا کہ کب وہ سلطان شمس الدین التمش کو قتل کر کے خود ہندوستان کا بادشاہ بن جائے۔ جب وہ اس قابل ہو گیا تو اُس نے ایک خفیہ منصوبہ بنایا جس پر عمل کرنے کے لئے اُس نے مختلف لوگوں سے رابطے کرنے شروع کئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس منصوبے کی اطلاع مل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خط سلطان شمس الدین التمش کو لکھا جس میں ناصر الدین قباچہ کے منصوبے کے بارے میں انکشاف کیا۔ خط کا متن کچھ یوں تھا!

”یہ فقیر اس حقیقت سے باخبر ہے کہ سلطان کے شب و روز بندگانِ خدا کی خدمت میں صرف ہوتے ہیں اس لئے فقیر کا بھی یہ فرض ہے کہ



فرمانروائے ہند کے حق میں دُعا ئے خیر کرے اور سلطان کو بدخواہوں کی فتنہ انگیزیوں کی اطلاع دے پنجاب کے حاکم ناصر الدین قباچہ کی موجودہ سرگرمیاں سلطنت اسلامیہ کے حق میں نہیں ہیں وہ نادان شخص مرکز کے خلاف بغاوت کا منصوبہ بنا رہا ہے اس لئے سلطان کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال کی گرفت کریں اور مخلوق خدا کو تباہی و بربادی سے بچائیں۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خط اپنے ایک ذمہ دار خادم کے ہاتھ دار السلطنت دہلی کی طرف روانہ کیا۔ دوسری طرف سے اسی مضمون سے ملتا جلتا مضمون والا خط ملتان کے قاضی شرف الدین نے بھی سلطان التمش کو لکھا اور اپنے خط میں سلطان شمس الدین بے درخواست کی کہ وہ جلد از جلد باغیوں کا محاسبہ کریں ورنہ بڑی خون ریزی کا خدشہ ہے قاضی شرف الدین ایک باکمال حق گو دیانت دار عالم تھے اور کرسی عدالت پر بیٹھ کر ہمیشہ ہی حق گوئی اور عدل و انصاف سے کام لیتے تھے اور اسلامیان ہند میں اپنے فیصلوں کی وجہ سے بہت ہی مقبول و معروف تھے۔

ان دونوں بزرگان نے اپنا اپنا فرض اور ذمہ داری پوری کرنے کی سعی کی تھی مگر بد قسمتی سے یہ دونوں خطوط ناصر الدین قباچہ کے ہاتھ لگے کیونکہ اس کے جاسوس بہت زیادہ ہوشیار اور سرگرم عمل تھے اور انہوں نے ان دونوں تقاصدوں کو پنجاب کی سرحد پر گرفتار کر کے بلاتا خیر ناصر الدین قباچہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ناصر الدین قباچہ نے جیسے ہی ان دونوں خطوط کو پڑھا تو اس کا غیظ و غضب انتہائی عروج پر پہنچ گیا اُس نے چلاتے ہوئے کہا کہ میری مملکت میں رہتے ہیں میرا نمک کھاتے ہیں اور میرے ہی خلاف سلطان کو ورغلا تے ہیں۔

ناصر الدین قباچہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قاضی ملتان دونوں کو اس کے دربار میں فوراً پیش کریں۔

قاضی شرف الدین اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں بڑے بے نیازانہ انداز میں دربار میں داخل ہوئے۔ ناصر الدین قباچہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے دائیں جانب بٹھایا اور قاضی شرف الدین کو اپنے سامنے بٹھایا۔ یہ دونوں بزرگ اصل صورت حال سے بے خبر تھے اور وہ اس کو معمول کی کارروائی سمجھتے تھے کیونکہ انتظامی امور میں صلاح و مشورہ کے لئے یہ اکثر ناصر الدین قباچہ کے دربار میں آتے جاتے رہتے تھے اس لئے ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ناصر الدین قباچہ کے ارادے کیا ہیں؟ ناصر الدین قباچہ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے قاضی شرف الدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا!

”قاضی صاحب! آپ کو مجھ سے کوئی شکایت ہے؟“

قاضی شرف الدین نے عالمانہ وقار کے ساتھ جواب دیا کہ مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ ناصر الدین قباچہ نے غصیلے لہجے میں کہا!

”تم جھوٹ بولتے ہو۔“

قاضی شرف الدین نے کہا کہ اللہ حاضر و ناظر ہے میں جھوٹ نہیں بولتا۔ اگر میں جھوٹ بولوں گا تو عدالت کی آبرو کیسے برقرار رہے گی؟ ناصر الدین قباچہ نے قاضی شرف الدین کا لکھا ہوا خط نکالا اور غصے میں کہا کہ یہ کیا ہے؟ اس کے ساتھ ہی اس نے وہ خط قاضی شرف الدین کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ یہ شکایتی خط تم نے سلطان شمس الدین التمش کو لکھا ہے جس میں تم نے سلطان شمس الدین التمش کو میری سازش سے آگاہ کیا ہے۔ قاضی شرف الدین نے ناصر الدین قباچہ کی بات سن کر خاموشی اختیار کر لی۔

ناصر الدین قباچہ نے قاضی صاحب کی خاموشی کو اقرار جرم قرار دیا اور اسی وقت جلاد کو بلا کر اس نیک انسان کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہیں اپنے سامنے سر دربار میں ان کی گردن اڑادی تاکہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی اس کے اقتدار کی ہیبت طاری ہو جائے پھر جب قاضی شرف الدین کا جسم ٹپ کر ٹھنڈا ہو گیا تو ان کی لاش اٹھوا کر دربار کو ان کے خون سے صاف کروادیا۔

یہ واقعہ دیکھ کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر رنج و الم کے سائے نمایاں ہو گئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے مردِ حق کو ایک مردِ عادل کے اس طرح قتل ہو جانے کا سخت صدمہ پہنچا۔ ناصر الدین قباچہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے کے تاثرات سے یہ سمجھ لیا کہ اس کی تدبیر کارگر ثابت ہوئی ہے پھر اس نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی یہی سوال کیا جو اس سے قبل قاضی شرف الدین سے بھی کیا جا چکا تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میری اور تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ناصر الدین قباچہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط بھی ساہنے کر دیا اور بولا کہ پھر یہ کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نظر خط پر ڈالی اور فرمایا!

”ہاں! یہ میرا ہی مکتوب ہے اس کا ایک ایک لفظ میں نے اپنے ارادے سے نہیں بلکہ خدا کے حکم کے تحت لکھا ہے اس مالک کے حکم سے جو مالک الملک ہے اور جس کے آگے بڑے بڑے زور آور بدست و پا اور ناتواں ہیں یہ تحریر لکھنے پر مجبور تھا تم اسے پڑھنے پر مجبور ہو اس سے زائد کوئی بات نہیں۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس حق گوئی نے تمام اہل دربار پر لرزہ طاری کر دیا حتیٰ کہ ناصر الدین قباچہ پر بھی خاص لرزہ طاری ہو گیا تھا اور وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کوئی دم تک نہ مار سکا اور اس نے اپنا سر جھکا لیا اور انتہائی عاجزی کے لہجے میں کہنے لگا کہ شیخ میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو زحمت دی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر دربار قاضی شرف الدین کے حق میں دُعاے مغفرت کی اور اس کے دربار سے نکل کر اپنی خانقاہ کی جانب چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بے باکانہ جلالی حق گوئی اور بے باکی کا یہ واقعہ تاریخ ہند کے اوراق پر اس طرح ثبت ہو گیا ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوصف بھی یہ تحریر آفتاب کی سنہری کرنوں کی مانند روشن اور تاباں ہے۔



## سطح آب پر چلنا

ایک مرتبہ حضرت حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ شریک سفر تھے۔ سفر کے دوران ایک دریا پر پہنچے جہاں کشتی وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلا تامل آگے بڑھے اور سطح آب پر چلنے لگے لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دل سے فتویٰ لینے کے لئے رک گئے کہ کرامت کا اظہار کریں یا نہ کریں۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس تردّد کا پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا!

”بھائی صاحب! یہ مقام بے حد خطرناک ہے چوروں کا مسکن ہے

یہاں کرامت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں بلا تکلف چلے آئیے۔“

یہ سن کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی سطح آب پر قدم رکھا طریقتہ العین میں دریا عبور کر گئے۔



## نومسلم کمہار

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ معمول تھا کہ اگر کوئی غریب الحال سید آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی خوب آؤ بھگت کرتے اور اُسے خلعت عطا کرنے کے علاوہ اشرفیوں سے بھی نوازتے۔ ایک مرتبہ ملتان میں شدید قحط پڑ گیا اور لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہو گئے۔ ملتان شہر کے نواحی علاقے میں ایک نومسلم کمہار رہتا تھا۔ جب اُسے یہ علم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سادات کی اس قدر عزت کرتے ہیں تو اُس نے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فائدہ اٹھانے کا سوچا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ شیخ! میں ایک غریب سید ہوں اور روز روز کی فاقہ کشی سے تنگ آ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میری مدد فرما سکیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کمہار کی بات سن کر اپنے خادم کو بلایا اور حکم دیا کہ میرے اس مہمان کو دو خلعتیں عطا کرو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں موجود دیگر حضرات اس کمہار کی حقیقت سے واقف تھے۔ اُن میں سے ایک شخص نے با آواز بلند کہا!

”شیخ! اس کمہار کا تعلق فلاں گاؤں سے ہے اور وہ جھوٹ پول کر آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے شمار مال لے گیا ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اس کی حقیقت معلوم تھی۔

## حق تعالیٰ کا احسانِ عظیم

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوتے تھے اور اپنی دلی و مالی مرادیں پاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خزانہ ہر وقت غریبوں اور مسکینوں کے لئے کھلا رہتا تھا۔

ایک مرتبہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرہ مبارک میں عبادت میں مصروف تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہی چند درویش بھی زیر لب کچھ پڑھ رہے تھے یکا یک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اشرافیوں کی ایک تھیلی اٹھا کر باہر کی جانب تیز تیز قدموں سے چلے۔ تمام درویش حیران ہو کر ایک دوسرے کو تکتے لگے اور دوسرے ہی لمحے وہ بھی شیخ کے پیچھے چل پڑے انہوں نے یہ منظر دیکھا کہ ایک مفلوک الحال شخص کو کچھ قرض خواہ قرض کی وصولی کے لئے ذلیل کر رہے تھے اور اسے دھمکیوں پر دھمکیاں دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے!

”اگر آج تم نے ہمارا قرض ادا نہ کیا تو ہم جبراً وصول کر لیں گے۔“

جبکہ وہ مفلوک الحال شخص ان کی منت سماجت کر رہا تھا اور بار بار کہہ رہا تھا کہ میں اس وقت قرض ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں اور نہ ہی قرض کی ادائیگی سے انکاری ہوں براہ مہربانی مجھے کچھ دن کی مہلت اور دے دو۔ دوسری طرف قرض خواہ کسی بھی صورت مزید مہلت دینے پر تیار نہ تھے اور اس کو حد سے زیادہ ذلیل و خوار کر رہے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدھے ان قرض خواہوں کی جانب بڑھے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا!



”اگر تم اس مجبور شخص کو کچھ دن کی مہلت دے دیتے تو اس سے تمہیں فائدہ ہی ملتا اور اللہ تعالیٰ عزوجل تمہارے لئے کشادگی کے دروازے کھول دیتے مگر تم لوگوں نے اپنی کوتاہ نظریوں اور ناعاقبت اندیشی کی بناء پر یہ موقع گنوا دیا ہے۔“

قرض خواہ بجائے نرم ہونے کے نہایت درشتی سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ ہمیں ہمارا قرض چاہئے اور ہم اسے ہر حالت میں حاصل کر کے رہیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی وہ تھیلی قرض خواہوں کی جانب بڑھا دی اور فرمایا!

”تم اپنی مطلوبہ رقم اس میں سے لے لو۔“

جب وہ تھیلی قرض خواہوں کو ملی تو انہوں نے اس میں سے اپنی اپنی مطلوبہ رقم نکال لی۔ ان قرض خواہوں میں سے ایک شخص کی نیت خراب ہو گئی اور اس نے اپنی مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم تھیلی میں سے نکال لی۔ جب سب قرض خواہوں نے رقم نکال لی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”اب تو اس شخص کے ذمے تمہاری کوئی رقم واجب الادا نہیں ہے۔“

قرض خواہوں نے نفی میں سر ہلا دیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچی ہوئی رقم سمیٹی اور واپس اپنے حجرہ مبارک کی جانب بڑھے ابھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند قدم کا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا کہ عقب سے ایک قرض خواہ کے پیچھے چلانے کی آواز آنے لگی!

”یا شیخ! مجھے معاف فرمادیں میں نے اپنی مطلوبہ رقم سے زائد رقم لے

لی ہے اور قدرت نے میرے اس ہاتھ کو مفلوج کر دیا ہے جس سے

میں نے زائد رقم تھیلی میں سے نکالی تھی۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس

قرض خواہ کو مخاطب کر کے فرمایا!

”تم لوگ بددیانتی بھی کرتے ہو اور مخلوق خدا کی دل آزاری بھی، آخر

کب تک اپنے پیدا کرنے والے سے نہیں ڈرو گے؟“

یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے چل پڑے۔ وہ قرض خواہ تیزی سے

آگے بڑھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں سے لپٹ گیا اور گڑ گڑا کر التجا کرنے لگا

کہ شیخ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اگر مجھے معاف نہ کیا تو خدا بھی معاف نہ کرے گا۔

اُس کی گریہ وزاری پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رحم آ گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ نے اس بددیانت شخص کو معاف کر دیا ابھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے

معافی کے کلمات نکلے ہی تھے کہ قرض خواہ کا ہاتھ درست ہو گیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے

حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور مہمان درویشوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے!

”حق تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے مجھے اپنے ایک بندے کی

خدمت کے لئے بروقت بھیج دیا۔“



## خواجہ کمال الدین مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پکار

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید جن کا نام خواجہ کمال الدین مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا تجارت کرتے تھے اور جواہرات کے سوداگر تھے۔ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ بہت سی دولت تھی۔ ایک مرتبہ وہ اپنا مال تجارت لے کر اردن کی بندرگاہ سے عدن کے لئے روانہ ہوئے۔ ابھی جہاز نے آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ سمندر میں طوفان آگیا۔ طوفان کی شدت اتنی تھی کہ جہاز سمندر کی موجوں پر ڈولنے لگا۔ جہاز میں سوار تمام مسافر اپنی اپنی زندگیوں سے مایوس ہو گئے۔ ایسے میں خواجہ کمال الدین مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیرومرشد کو یاد کرتے ہوئے با آواز بلند پکارا!

”شیخ! وقت دعا ہے اللہ تعالیٰ سے ہم گناہ گاروں کے لئے عافیت کی دعا کیجئے۔“

ابھی یہ الفاظ خواجہ کمال الدین مسعود کی زبان پر ہی تھے کہ لوگوں نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جہاز کے عرشے پر نمودار ہوتے دیکھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہاتھ کے اشارہ سے سب کو پرسکون رہنے کی تلقین کی اور سمندر کی طرف ایک نگاہ اٹھائی۔ سمندر پرسکون ہو گیا۔ خواجہ کمال الدین مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر لوگوں نے دوبارہ جہاز کے عرشے کی جانب نظریں دوڑائیں تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی



رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں موجود نہیں تھے۔

لوگوں نے سمندری طوفان سے چھٹکارا پانے کی خوشی میں اپنے مال کا ایک تہائی خواجہ کمال الدین مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کر دیا اور کہا کہ یہ ہماری طرف سے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیج دیجئے گا۔

خواجہ کمال الدین مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کی اس نذر میں اپنی جانب سے بھی نصف جواہر شامل کر کے خواجہ فرید الدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ملتان بھیج دیئے۔ ملتان پہنچنے پر جب وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اسی لباس میں ملبوس دیکھا جس لباس میں انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جہاز کے عرشہ پر دیکھا تھا۔

خواجہ فرید الدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عقیدت و محبت میں بے پناہ اضافہ ہوا انہوں نے ستر لاکھ کی مالیت کے زرو جواہر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کئے جنہیں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیئے۔ یہ انداز سخاوت دیکھ کر خواجہ فرید الدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تمام مال و اسباب بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نذر کر دیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ غلامی میں داخل ہو گئے اور قلیل عرصہ میں منازل سلوک طے کر کے خرقہ خلافت پایا۔ خواجہ فرید الدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانچ سال شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے۔ بعد ازاں حج کے لئے روانہ ہوئے اور جدہ میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئے۔



## نگاہِ کیمیا کی حقیقت

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان شمس الدین التمش کے ساتھ دربار میں موجود تھے۔ اس دوران کچھ علماء نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ انسان کی نظر کیمیا کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے سوال کا جواب دینے کی بجائے مجھ سے فرمایا!

”فرید! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بازار جائیں اور جو غلام سب سے زیادہ مجہول نظر آئے اسے خرید لائیں۔“

اس کے ساتھ ہی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی جیب سے سونے کا ایک سکہ نکالا اور میرے حوالے کر دیا۔ میں حسب فرمان شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بازار گیا اور ایک ایسا غلام خرید کر لایا جو شکل و صورت کے اعتبار سے تمام غلاموں میں سب سے زیادہ احمق نظر آ رہا تھا اور عقیدے کے لحاظ سے غیر مسلم تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غلام کو اپنے سامنے بٹھایا اور کلمہ شہادت کی تلقین کی غلام نے باواز بلند توحید اور رسالت پر گواہی دی اور مسلمان ہو گیا۔ بعد از قبولیت اسلام آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے اسے فرمایا!

”یہ علماء تجھ سے جس قسم کے بھی سوال کریں تو انہیں جواب دے۔“

غلام نے نگاہ اٹھا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے مبارک پر نظر ڈالی اور نہایت ہی مودبانہ لہجہ میں عرض کرنے لگا کہ جو مخدوم کا حکم۔ سلطان شمس الدین التمش اور تمام علماء حیرانگی کے عالم میں اس غلام کی شکل دیکھنے لگے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”جو کوئی بھی سوال کرنا چاہے اس غلام سے کر لے۔“

علماء نے اوپر تلے بے شمار سوالات اُس غلام سے کئے مگر وہ بڑی روانی کے ساتھ اُن کے جواب دیتا رہا۔ علماء انتہائی حیرانگی کے عالم میں غرق ہو گئے کہ ایک ناخواندہ اور غیر مہذب غلام نے بڑے بڑے عقودوں کو حل کر دیا تھا جس نے علماء پر خاموشی طاری کر دی۔ پھر ایک مختصر سے توقف کے بعد غلام نے وہاں موجود سارے علماء سے ایک سوال کیا سلطان شمس الدین التمش سمجھتا تھا کہ یہ عالم فاضل لوگ ایک ہی لمحے میں اس کے سوال کا جواب دیں گے اور یہ غلام اپنا سامنہ لے کر رہ جائے گا مگر وہ اس وقت حیران رہ گیا جب تمام علماء حیرت سے غلام کا منہ تکتے ہوئے کہنے لگے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن علماء سے فرمایا!

”آپ حضرات نے اپنی آنکھوں سے ان بات کا مشاہدہ کر لیا کہ

انسان کی نظر اس طرح کیمیا کا اثر دکھاتی ہے“

تمام علماء متفق آواز میں بولے بے شک اسی کو نگاہ کیمیا کہتے ہیں۔ یہ غلام بعد میں کئی برس تک دہلی کے علماء کے سامنے نگاہ کیمیا کی حقیقت بیان کرتا رہا۔





## نگاہِ کرم

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعت کے معاملے میں بہت سخت تھے اور اس معاملے میں تھوڑی سی بھی کوتاہی کو برداشت نہ فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں علی کھیری نامی ایک شخص درویشوں سے بہت عداوت رکھتا تھا اور انہیں تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔ لوگ اُس سے دریافت کرتے کہ تجھے کس چیز کی تلاش ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو کسی درویش کو ڈھونڈتا ہوں اور اس سلسلے میں میں نے کئی خانقاہوں کے چکر لگائے ہیں لیکن کوئی درویش کامل نہیں ملا۔ جو ملتے ہیں وہ عابد اور زاہد تو ہوتے ہیں لیکن درویش نہیں ہوتے۔

جب لوگ علی کھیری سے سوال کرتے کہ تم درویش کس کو کہتے ہو تو وہ کہتا کہ درویش وہ کہلاتا ہے جس کے سینے میں دردِ عشق ہوتا ہے۔ جواب میں لوگ اُس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے کہ تمہیں ایسا درویش کہاں مل سکتا ہے؟

جب علی کھیری نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف سنی تو وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا۔ علی کھیری کی پرانی عادت تھی کہ جب وہ کسی درویش پر نظر ڈالتا تو ایک ہی نظر میں کہہ دیتا کہ یہ دردِ عشق سے خالی ہے۔ مگر جب اُس کی نظر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی تو فوراً پکارا اٹھا کہ یہ بزرگ تو سراپا عشق ہیں۔

علی کھیری نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ سے درخواست کی کہ مجھے حلقہ ارادت میں شامل کر لیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی کھیری کی درخواست قبول کرتے ہوئے اُسے اپنے مریدوں میں شامل کر لیا اور چند اوراد و وظائف پڑھنے کے لئے بتائے۔ علی کھیری شہر سے باہر جا کر ایک حجرے میں مقیم ہو گیا اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو گیا۔

کچھ دن کے بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اس مرید کی خبر گیری کے لئے اس کے حجرے کی جانب تشریف لے گئے۔ علی کھیری اپنے پیر و مرشد کی آمد پر بہت خوش ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بات چیت کے دوران اس نے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھایا اور زمین پر زور سے مارا جو دیکھتے ہی دیکھتے سونے کے ٹکڑے میں تبدیل ہو گیا۔ اس منظر کو دیکھتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں بند کر لیں اور بلند آواز سے تین مرتبہ **يَا غُفُورُ** پڑھا۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی کھیری سے کہا کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واپس تشریف لے گئے۔ علی کھیری نے اس وقت اپنے مرشد پاک کی تلخی کو قطعی محسوس نہ کیا اور بدستور اپنے مشغل میں مصروف رہا۔

کچھ دن بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ اپنے مرید سے ملنے کے لئے اس کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ شام کا وقت تھا علی کھیری نے چراغ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چراغ روشن ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کا یہ عمل دیکھ کر انتہائی دکھ ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی ناخوشگوار لہجہ میں فرمایا!

”علی! تو نے یہ کیا تماشا گار کھا ہے؟“

علی کھیری آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تنبیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا کہ شیخ! کیسا تماشا؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا!

”علی! تجھے نفس امارہ نے اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔“

اتنا فرمانے کے بعد انتہائی ناراضگی کے عالم میں واپس تشریف لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہاں سے جاتے ہی علی کھیری کو اس کے نفس امارہ نے بری طرح اپنے شکنجہ میں جکڑ لیا اور وہ مکروہات دنیا میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ”جوع البقر“ کا عارضہ لاحق ہو گیا جس سے مراد یہ ہے کہ انسان ہر وقت کھاتا رہتا ہے لیکن اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ اس بیماری نے اس پر اس قدر وحشت طاری کی کہ نماز مناجات اور ادو وظائف اور ذکر و فکر سب کچھ چھوٹ گیا۔ اگرچہ اس کی اس بیماری کا علاج اس کے مرشد پاک کے پاس ملتان میں ہی موجود تھا لیکن ادھر توجہ دینے کی بجائے وہ دوسرے بزرگوں کی خانقاہوں میں چکر لگانے لگا لیکن اسے کہیں سے بھی شفاء نہ ملی۔

اسی در بدری کے عالم میں بالآخر وہ بنگال حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا جو کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی تھے۔ اُن کی خدمت میں پہنچنے کے بعد اس نے ان کے سامنے رور و کر اپنا سارا ماجرا بیان کیا اور اپنے حق میں دُعا کی درخواست کی۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس راندہ درگاہ شیخ کا حال سن کر فرمایا!

”علی! میں تو بس تیری بد نصیبی اور کم عقلی پر ماتم ہی کر سکتا ہوں جس شخص کو اس کے مرشد کے قدموں میں پناہ نہ مل سکی اسے کسی غیر کے یہاں سائبان کیسے میسر آئے گا شیخ کی اک نگاہ کرم کے سوا تیرا کوئی علاج نہیں۔“

علی کھیری کی طبیعت پر اس وقت انتہا کا وحشت اور اضطراب طاری تھا اور وہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سمجھنے سے قاصر رہا اور بار بار اپنی التجا دھراتا رہا کہ شیخ میرے حق میں دُعا کے خیر فرما دیجئے ورنہ میں اسی طرح بھاگتے بھاگتے مر جاؤں گا۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو سمجھانے کی از حد کوشش کی اور کہا کہ جب تک حضرت شیخ الاسلام حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ



تعالیٰ علیہ اجازت نہیں دیں گے اس وقت تک میں تمہارے لئے دُعا نہیں کر سکتا۔  
حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات نے اسے سخت  
مایوس کر دیا اور وہ بے اختیار زار و قطار رونے لگا اس کی اس حالت کو دیکھ کر سید جلال الدین  
تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا!

”ابھی وقت ہے تم اپنے پیرومرشد سے اجازت لے آؤ پھر میں

تمہارے لئے حق تعالیٰ سے عافیت طلب کروں گا۔“

یہ بات سن کر اس کی وحشت میں مزید اضافہ ہو گیا اور رو کر کہنے لگا کہ شیخ! بنگال  
سے ملتان تک کا سفر اتنا آسان ہے اس قدر طویل اور دشوار گزار راستہ طے کرتے کرتے  
کہیں مجھے موت ہی نہ آجائے۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
فرمایا!

”اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے لئے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث

بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت طلب کر

لوں؟ یہ بھی صرف اس لئے ہے کہ تمہیں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث

بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک نسبت خاص

ہے۔“

حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر علی کھیری کی  
جان میں جان آئی اور رو کر کہنے لگا کہ شیخ! اگر ایسا ہو جائے تو میں زندگی بھر آپ رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ کا ممنون و احسان مند رہوں گا۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
نے ناخوشگوار لہجہ میں فرمایا!

”تم ممنون ہونے کی بات چھوڑ دو جب تم اس ذاتِ گرامی کے احسان

مند نہیں ہوئے جس نے تمہیں سب کچھ عنایت فرمایا تو پھر تم کسی

دوسرے کو کیا یاد رکھو گے۔ تم اپنی فکر کرو اور اس مہلت سے فائدہ

اٹھاؤ۔“

علی کھیری بڑی شدت کے ساتھ اپنی ندامت کا اظہار کرنے لگا۔ جس پر حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”اب یہ تمہاری قسمت ہے کہ تمہیں اجازت ملتی ہے یا دوبارہ اس بارگاہ کرم سے خالی ہاتھ لوٹا دیے جاتے ہو؟“

حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک کاغذ پر یہ عبارت درج کی یہ عبارت لکھ کر حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ کاغذ اپنے مصلے کے نیچے رکھ دیا اور خود نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے جبکہ دوسری طرف علی کھیری امید و بیم کی کیفیت میں مبتلا تھا۔ سلام پھیرنے کے بعد حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصلے کا کونا اٹھا کر دیکھا تو کاغذ پر حضرت شیخ جلال الدین تبریزی کی عبارت کے ساتھ یہ عبارت درج تھی!

”چونکہ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آیا ہے اس لئے میں اجازت دیتا ہوں اگر وہ شخص اس فعل سے توبہ کرے تو اس کے حق میں دُعا خیر فرمادیجئے۔“

حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی کھیری کی جانب دیکھا اور فرمایا!

”تمہیں مبارک ہو علی! پیرومرشد نے اجازت دے دی مگر اس شرط کے ساتھ کہ تم اپنے اس فعل سے تائب ہو جاؤ جس کے ذریعے تم نے درویشی کو تماشا بنا رکھا تھا۔“

علی کھیری نے روتے ہوئے کہا کہ شیخ! میں اپنے اس گناہ سے ہزار بار تائب ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں سے لپٹ گیا۔ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت رقت آمیز لہجے میں دُعا

فرمائی!

”یا غفور الرحیم! ہم گناہ گاروں کو اپنی ان صفات عالیہ کا صدقہ عطا فرما دے کہ ہدایت و نعمت آپ ہی کے قبضہ و اختیار میں ہے علی کے حسن ظن کی ابرور کھ لیجئے کہ وہ مجھے آپ کا بندہ سمجھ کر میرے پاس آیا ہے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائیے اور اس کے قلب و دماغ کی کدورتوں کو اپنی بارش کرم سے دھو دیجئے کہ آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں کوئی مشکل کشا نہیں۔“

ابھی حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے کلمات کی گونج فضاء میں باقی تھی کہ علی کھیری کو یوں محسوس ہوا کہ وہ بحر ظلمات سے نکل کر بحر نور میں داخل ہو گیا ہے اس کی وحشت زائل ہو گئی اور دل بے قرار کو سکون حاصل ہو گیا۔ جوع البقر کی بیماری ختم ہو گئی اور ایک گم کردہ سے راہ مستقیم پر لوٹ آیا۔ بعد ازاں حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاص نگاہ کرم اور توجہ سے وہی علی کھیری حضرت خواجہ علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے اور اعلیٰ مقام پایا۔





## اولیاء اللہ کی قدرت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحانی عظمتوں کا سارا زمانہ معترف تھا مگر ناصر الدین قباچہ اپنی فطرت سے مجبور ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات کا منکر تھا۔ ایک مرتبہ ناصر الدین قباچہ ماہ رمضان میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ شیخ! کرامت کسے کہتے ہیں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

جو بات عادت کے خلاف ہو اُسے تصوف کی زبان میں کرامت کہتے ہیں۔“

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”مثال کے طور پر آگ کی فطرت جلانا ہے اگر آگ آپ کی کسی شے کو خلاف فطرت جلانے سے قاصر رہے تو یہ اُس شخص کا روحانی تصرف ہوگا جس کی ریاضت کی تاثیر سے آگ کی فطرت تبدیل ہو گئی۔“

ناصر الدین قباچہ نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کسی شخص کے روحانی عمل سے آگ کا مزاج تبدیل ہو جائے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”انسانی ریاضت میں اس سے بھی زیادہ اثر ہے اس کائنات میں جو کچھ ہے حکم خداوندی سے ہے اس کے حکم سے آگ بھڑکتی ہے اور اسی کے حکم سے بجھ جاتی ہے۔ جب بندہ ریاضت کی مختلف منازل طے کر کے اپنے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے تو اسے بطور انعام قدرت کی جانب سے روحانی طاقت بخش دی جاتی ہے اور پھر یہی طاقت بھڑکتی ہوئی آگ بجھانے کے لئے پانی سے زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔“

ناصر الدین قباچہ اپنی فطرت سے مجبور تھا اس لئے اُس نے کہا کہ انسانی عقل یہ دلیل تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی میں اس دلیل کو مانتا ہوں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزید بحث سے گریز کرتے ہوئے فرمایا!

”میں کسی انسان کو مجبور نہیں کر سکتا مگر امر واقعہ یہی ہے۔“

ناصر الدین قباچہ نے گستاخانہ انداز میں کہا کہ پھر میں کسی ولی کی کرامت کا قائل نہیں ہوں یہ سب دو کانداری کی باتیں ہیں۔ پیر کبھی ہوا میں نہیں اڑ سکتے یہ تو اُن کے مرید انہیں ہواؤں میں اڑاتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی بات سن کر سکوت اختیار کیا۔ لیکن ناصر الدین قباچہ اولیاء اللہ کی شان میں اسی طرح بے سروپا باتیں کرتا رہے جس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اذیت ہونے لگی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا رنگ ابھر آیا۔ مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسم میزبانی نبھانے کی خاطر اس کے گستاخانہ طرز عمل کو برداشت کیا اور جب اس کی گستاخی حد سے بڑھ گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جلال آگیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اس گستاخ مہمان کو اس طرح مخاطب فرمایا!

”آج تم اور تمہارے تمام مصاحب ہمارے ساتھ روزہ افطار کریں گے۔“

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خدمت گاروں کو طلب کر کے فرمایا!

”پورے شہر میں منادی کرا دو کہ فقیر غوث بہاؤ الدین سب لوگوں کے ساتھ افطاری کرے گا اور تمام روزے دار اپنے اپنے گھروں میں مقیم رہیں۔“

ناصر الدین قباچہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سنی تو حیرانی سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا منہ دیکھنے لگا اور پوچھا کہ شیخ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو ہمارے ساتھ روزہ افطار کریں گے پھر اس اعلان کا مفہوم کیا ہے؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”وقت کا انتظار کرو حق تعالیٰ سب کچھ ظاہر کر دے گا۔“

افطار کے وقت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاکم ملتان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ حاکم ملتان اسی لمحے کا منتظر تھا۔ اُس نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تسخرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا کہ شیخ! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان روزہ داروں کو کس لئے دھوکہ میں رکھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلالی لہجے میں فرمایا!

”مردان خدا کسی کو فریب نہیں دیتے اب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ

کرامت کسے کہتے ہیں اور اولیاء اللہ کون ہیں؟“

اتنا فرمانے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ جب حاکم ملتان نے اس بارے میں تحقیق کرائی تو اس پر عجیب راز منکشف ہوا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان کے سینکڑوں مسلمانوں کے ساتھ روزہ افطار کیا تھا۔

اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ عز و جل کی جانب سے یہ قدرت دی جاتی ہے کہ وہ کمان سے چھوٹے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں۔



## سات سو قرآن مجید ختم کرنا

حضرت قاضی حمید اللہ حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایک بار خانہ کعبہ میں طواف کعبہ میں مصروف تھے ان کے آگے ایک اور بزرگ بھی طواف کر رہے تھے میں نے ان کی متابعت شروع کر دی جس جگہ وہ بزرگ قدم رکھتے تھے میں بھی اسی جگہ قدم رکھتا تھا تھوڑی دیر تک یہ عمل جاری رہا آخر ان مرد روشن ضمیر پر قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیت کا حال ظاہر ہو گیا اور وہ یوں گویا ہوئے۔

”اے مسافر عشق تو میرے ظاہری عمل کی متابعت کیوں کرتا ہے اس عمل کی تقلید کیوں نہیں کرتا جسے میں بطور خاص کیا کرتا ہوں؟“

قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ حضرت آخر وہ کونسا عمل ہے؟ اُن بزرگ نے فرمایا!

”میں سات سو قرآن شریف روزانہ ختم کرتا ہوں۔“

یہ سن کر قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہو گئے اور سوچنے لگے کہ وہ بزرگ قرآن شریف کے معانی پر غور کرتے ہوں گے ورنہ ترتیل کے ساتھ کلام الہی ایک دن میں سات سو مرتبہ پڑھنا انتہائی طاقت سے بعید تر ہے۔

سلطان المشائخ محبوب الہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔

## شعبدہ باز کا منصب ولایت پر فائز ہونا

ایک مرتبہ بلا دروم سے عبداللہ نامی ایک درویش ملتان آیا اور اُس کے چند روز کے قیام کے دوران ہی اُس کی کرامات کا دور دور تک شہرہ پھیل گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے اختیار فرمایا۔

”یہ شعبدہ باز کہاں سے آگیا؟“

اور پھر یہ نفس نفیس اس کی خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ عبداللہ رومی کی جیسے ہی نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی وہ مارے ہیبت کے کھڑا ہو گیا۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور خود بھی وہاں بیٹھ گئے قدرے رسمی گفتگو کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبداللہ رومی سے فرمایا!

”آپ کی کرامات کا بہت زیادہ شہرہ ہے میں نے خیال کیا کہ ایک

مردِ خدا کی دیدار کی سعادت حاصل کر لوں۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات سے عبداللہ رومی بہت خوش ہوئے قدرے

توقف کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی سے مخاطب ہوئے!

”میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ ایک مردِ خدا نماز کس

طرح ادا کرتا ہے؟“

عبداللہ رومی احساسِ تفاخر کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے آپ

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ عبداللہ رومی کے قدموں کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ ہے

جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زیر لب فرمایا!  
”مجھے اندازہ تھا کہ ایسا ہی ہوگا“ جس شخص کی کرامات کا شہرہ پورے  
ملتان میں ہے وہ صحیح طور پر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔“  
جب عبد اللہ رومی نماز ادا کر چکا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تنہائی میں اُس  
سے فرمایا!

”شیخ اہل نظر تمہیں دیکھیں گے تو کیا کہیں گے؟ نماز پڑھتے ہو مگر اس  
کی ترکیب ظاہری درست نہیں رکھتے۔“  
عبد اللہ نے حیرانگی کے عالم میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب دیکھا تو آپ  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بات کی وضاحت کی جس سے عبد اللہ رومی سخت نادام و شرمندہ  
ہوئے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”آپ کے حق میں بہتر یہی ہے کہ اوچ تشریف لے جائیں۔“  
پھر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
اُس پر اپنی نظر کی میا کی تو وہ ناقص کامل ہو گیا۔ یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کی میا کا اثر تھا  
کہ اُس نے اُچ شریف جا کر سلوک کی بڑی بڑی منازل طے کر کے منصب ولایت پر فائز  
ہو گیا۔





## مستجاب الدعوات

جن دنوں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا میں مقیم تھے ان دنوں یہ خوبصورت شہر شدید قحط کی زد میں آ گیا۔ اشیائے خورد و پی ناپید ہو گئیں۔ پہلے جانور بھوکے مرنے لگے پھر غریب انسانوں کی جان پر بن آئی۔ انہوں نے جنگلی پھل کھا کر گزارہ کرنے کی کوشش کی مگر ہر تہہ بیرنا کام ہو گئی۔ بارش نہ ہونے کے سبب درخت بھی سوکھ گئے۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ کھلنے کی کوئی شے لگتی تو وہ اسے اپنی اولاد سے بھی چھپا کر کھانے کی کوشش کرتا۔ بھوک کے خوف سے ماں باپ اپنے بچوں کو فروخت کرنے پر آمادہ ہو گئے مگر ان کو خریدنے کے لئے بھی کوئی تیار نہ تھا۔ صورت حال دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی تمام دریا، تالاب خشک ہو گئے اور پانی کا نام و نشان تک ختم ہونے لگا۔

علماء کی بار بار کوششوں سے کئی مرتبہ نماز استسقاء پڑھی گئی لیکن رحمت ایزدی جوش میں نہ آئی۔ نماز استسقاء سے یہ ضرور ہوتا کہ گہرے بادل گر کر آتے لیکن بن بر سے گزر جاتے اب ہر طرف موت کا سناٹا چھاتا جا رہا تھا۔ مقامی باشندوں نے علماء بخارا کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے دُعاؤں کی درخواست کرتے رہے۔ علماء بھی اس صورت حال سے عاجز و پریشان تھے۔ پھر کسی شخص نے علماء بخارا کو بتایا کہ یہاں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی مقیم ہیں ان سے دُعا کی درخواست کی جائے شاید ان کی دُعاؤں کی طفیل ہمیں اس عذاب سے نجات مل جائے۔ بالآخر بخارا کے شہریوں کی بہت بڑی تعداد علمائے بخارا کی زیر سرکردگی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت

میں حاضر ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس بارے میں داد فریاد کی جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”میں کس قابل ہوں جب آپ جیسے پرہیزگار انسانوں کی دعائیں بے اثر رہیں تو پھر مجھ جیسے ناکارہ انسان کی دعائیں کس طرح تاثیر ہو سکتی ہے۔“

لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کو انکساری اور دامن بچانے پر سہمول کیا اور کہا کہ شیخ! ہم نے سنا ہے کہ آپ مستجاب الدعوات ہیں پھر دعا کرنے سے کیوں گریزاں ہیں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”یہ تم لوگوں کا حسن ظن ہے ورنہ میں خوب جانتا ہوں کہ میں کون ہوں؟ یہ تو اس ذات کریم کی بخشش و عطا ہے کہ اس نے ایک ناقص بندے کو عزت کی سند پر بٹھا دیا ہے۔“

لوگوں کی اکثریت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر شدت کرب سے رونے لگی اور بلبلا کر غرض کرنے لگی کہ شیخ! اسی ذات کریم سے ہم گناہ گاروں کے لئے بھی عافیت طلب کیجئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت بہت متغیر ہوئی اور اہل بخارا کی اس وقت کی کیفیت سے اذیت و کرب کا رنگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے مبارک پر نمایاں تھا بہت دیر تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس غور و فکر میں ڈوبے رہے پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا!

”ہاں! اب ایک واسطہ ہی رہ گیا ہے اب میں اسی واسطے کو بارگاہ ذوالجلال میں پیش کرتا ہوں۔“

اتنا فرما کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا!

”آپ حضرات میرے ساتھ مسجد تشریف لے چلیں ہم سب مل کر

اپنے خالق کی جناب میں ایک عاجزانہ درخواست پیش کرتے ہیں۔“

اس کے ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علماء بخارا اور شہریوں کے ہمراہ جامع مسجد میں تشریف لے گئے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہدایت پر تمام لوگوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کلاہ سر سے اتاری اور آسمان کی جانب نگاہ کرتے ہوئے عرض کیا!

”یا الہی! اگر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کلاہ صدق اور اخلاص سے میرے سر پر رکھی ہے

اور میں نے بھی دین و دنیا کی سعادت سمجھ کر اسے اخلاص کے ساتھ

قبول کیا ہے تو اس کی برکت سے بارش برسا دے۔“

ابھی فضاء میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ بجلی کی تیز کڑک سنائی دی پھر دیکھتے ہی دیکھتے پورا آسمان

سیاہ بادلوں سے بھر گیا۔ لوگ جامع مسجد سے نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ تیز بارش ہو گئی بادل اس

قدر ٹوٹ کر بر سے کہ سات دن تک بخارا شہر پانی میں ڈوبا رہا۔ اس طرح شیخ الشیوخ

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلاہ مبارک کی برکت سے زمین

کی پیاس بھی بجھ گئی اور وہ خوفناک قحط بھی ختم ہو گیا جس کے باعث ہزاروں بندگان خدا کے

ہلاک ہو جانے کا خدشہ لاحق ہو گیا تھا۔





## اللہ تعالیٰ کی قدرتِ لازوال کے مظاہر

بغداد سے کچھ لوگ بغرضِ زیارت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان کی جانب روانہ ہوئے۔ اتفاق سے وہ راستہ بھول گئے اور ایک صحرا میں پہنچ گئے جہاں نہ ہی کوئی سایہ دار درخت تھا اور نہ ہی کوئی پانی کا چشمہ موجود تھا۔ یہ لوگ مسلسل سفر کرتے رہے لیکن انہیں اس صحرا سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملا حتیٰ کہ یہ لوگ گرمی اور پیاس سے نڈھال ہو گئے اور اُن کی زبانیں خشک ہو گئیں۔ اس عالم میں انہوں نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائیں اور زار و قطار روتے ہوئے عرض کی کہ الہی! ہم تو تیرے نیک بندے کی زیارت کے لئے نکلے تھے اور اس مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ الہی! تو اپنے نیک بندے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں ہماری مصیبت دور فرما دے۔ ابھی وہ گریہ و زاری کر رہی رہے تھے کہ اچانک ایک درویش ظاہر ہوا جس کے ہاتھ میں پانی کا برتن تھا۔ اُن پیاسوں نے جی بھر کر پانی پیا جب ان کے ہوش و حواس بحال ہوئے تو درویش سے پوچھنے لگے!

”اے مرد خدا! تم کون ہو اور تمہیں ہمارے حال کی خبر کیسے ہوئی؟“

درویش نے ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا پانی کا کوزہ زمین پر رکھا اور ایک جانب روانہ ہو گیا۔ وہ لوگ اُس درویش کے پیچھے دوڑے مگر درویش کچھ دور جا کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ لوگ پریشان ہو کر سوچ میں پڑ گئے کہ یہ سب کچھ کیا تھا کہ اچانک اُن کی نظر اس راستے پر پڑی جہاں تک درویش کا تعاقب کیا تھا یہ راستہ سیدھا شہری

آبادی کی جانب جاتا تھا اس بات سے ان کی حیرانگی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔  
پھر یہ لوگ جب ملتان پہنچے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا  
ملتان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُن کو دیکھتے ہی اُن پر حیرتوں کے  
پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ کبھی انہیں پانی پلانے والے درویش کا خیال آیا اور کبھی شیخ الاسلام حضرت  
شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالتے۔ شیخ  
الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کو تذبذب کا  
شکار ہوتے دیکھا تو با آواز بلند فرمایا!

”اللہ تعالیٰ کی قدرتِ لازوال کے بے شمار مظاہر ہیں اگر کبھی کوئی  
شخص ظاہری آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو مجسم ہوتے دیکھ لے تو  
اس پر لازم ہے کہ وہ اس راز کو اپنے سینے میں پوشیدہ رکھے۔“

وہ ارادت مند اس راز کو سمجھ گئے مگر جس درویش نے انہیں بے آب و گیاہ صحرا  
میں پانی پلایا تھا وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ  
تھے۔ ان لوگوں نے بہ ہدایت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتان رحمتہ اللہ  
تعالیٰ علیہ اپنی زبانیں بند رکھیں اور بعد از حصول فیض بغداد واپس پہنچ کر اس راز کو آشکار کیا۔



## جذام جیسے خوفناک مرض کا رفع ہونا

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سیر و سیاحت کے دوران سمرقند پہنچے تو وہاں جذامیوں کا ایک گروہ انسانی آبادی سے الگ تھلگ ایک غار میں رہتا تھا۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس غار کی جانب جانکلے۔ جذام کے خوفناک مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شہری آبادی کے لوگ ان کے نزدیک نہیں جاتے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس غار میں پہنچے تو وہ لوگ حیران ہو کر غار سے باہر آ گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جمع ہو گئے۔ انہیں یقین تھا کہ یہ کوئی عام انسان نہیں ہیں ورنہ ان کے نزدیک نہ آتے۔ چنانچہ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر رو دیئے اور عرض کی!

”ہمیں اہل دنیا نے چھوڑ دیا نہ وہ ہماری طرف آتے ہیں اور نہ ہی وہ

اپنی طرف آنے دیتے ہیں۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

فرمایا!

”تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“

وہ جذامی روتے ہوئے بولے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاؤں کے

طالب ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

...



”تم خود اپنے حق میں دُعا کیوں نہیں کرتے۔ تم خود اُس کی رحمت سے مایوس ہو کر ایک غار میں آن پڑے ہو۔“

وہ جذامی روتے ہوئے بولے کہ ہم نے بہت سی فریادیں کیں مگر ہماری داد رسی نہیں ہوئی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی بات سن کر نزدیکی تالاب کے کنارے جا کر وضو کیا اور اُن جذامیوں کے حق میں دعائے خیر فرماتے ہوئے بارگاہِ الہی میں عرض کی!

”اے میرے پروردگار! تیری بارگاہ کے سوا یہاں کون سی بارگاہ ہے اگر میں ان لوگوں کا معاملہ تیرے دربار میں پیش نہ کروں تو یہ مجبور و مقہور کس کے دروازے پر جائیں گے۔ یہ کتنے ہی معتبوب سہی مگر تیری رحمت ہمیشہ تیرے قہر پر غالب رہتی ہے اپنی اس رحمت کے بے پناہ صدقے میں انہیں معاف کر دے۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دُعا قبول ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جذامیوں سے فرمایا!

”تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس تالاب میں غسل کرو۔ انشاء اللہ تمہیں شفاءِ کاملہ جاصل ہوگی۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات سے قبل وہ جذامی اسی تالاب میں نہاتے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دُعا سے وہی پانی ان کے لئے آبِ شفاء بن گیا اور تمام جذامیوں کا جسم اس طرح صاف و شفاف ہو گیا جیسے وہ کبھی اس خوفناک مرض میں مبتلا نہ ہوئے تھے۔



## وارداتِ عشق

حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق ایک سرد علاقے سے تھا۔ اس کے برعکس جب وہ ملتان شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے تو ملتان کی شدید گرمی کو بھی خوش دلی سے برداشت کرتے رہے۔ ایک دن ہوا بالکل بند تھی اور موسم جنس زدہ تھا۔ حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے چینی کی حالت میں ایک سرد آہ نکلی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسمان کی طرف نظر کرتے ہوئے فرمایا!

”آہ! بخار اور جنس حرارت کجایا بم۔“

اُس وقت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی خانقاہ میں قیام فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لائے اور خدمت گاروں کو صفیں لپیٹنے اور جھاڑو دینے کا حکم دیا۔ تمام خدام آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گئے اس سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی بھی دوپہر کے اس وقت صفیں لپیٹنے اور جھاڑو دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔ الغرض خدام شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم میں مصروف ہو گئے۔ اُس وقت نیلے آسمان پر سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ یکا یک مشرق کی سمت سے ایک ٹکڑا آبر آیا اور خانقاہ کے اوپر سایہ فلکس ڈال دیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس سیاہ بادل نے گرجنا شروع کر دیا اور بجلی پوری کڑک کے ساتھ گرجنے

لگی۔ کچھ دیر بعد بارش شروع ہو گئی اور مرغی کے انڈے برابر اولے برسا شروع ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں مسجد کا صحن آسمانی برف سے بھر گیا۔ گرمی کی شدت سے سبھی لوگ پریشان تھے مگر رحمت الہی کے اس منظر نے تمام خدام اور درویشوں کو شاداں و فرحاں کر دیا۔ قرب و جوار کے لوگ بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کی جانب دوڑے۔ سب سے حیران کن بات یہ تھی کہ پورے ملتان پر تیز ترین دھوپ پھیلی ہوئی تھی جبکہ سیاہ بادل صرف خانقاہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر برس رہا تھا۔ مقامی باشندے ان اولوں کو تبرک سمجھ کر اپنے ہمراہ لے گئے۔ خانقاہ کے درویشوں اور خادموں نے بھی اولوں کا مزا چکھا جبکہ حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کھانے پینے کے برتن ان اولوں سے بھر لئے۔

نماز ظہر سے قبل بارش رک گئی اور سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ دوبارہ نمودار ہو گیا۔ خدمت گاروں نے دوبارہ صفیں بچھائیں اور مؤذن نے نہایت خوش الحانی سے اذان دی۔ جماعت سے قدرے قبل شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگلی صف میں سر جھکائے بیٹھے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور کہا! ”سید جلال! دریں حال ڈالہ ملتان بہتر است یا بخارا۔“

حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیرو مرشد کے احترام میں کھڑے ہو گئے اور نہایت عقیدت مندانہ لہجے میں عرض کیا! ”سیدی! ڈالہ ملتان از بخارا بہتر اور اعلیٰ ہیں۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراہٹ سے کام لیا اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ اسی کا نام وارداتِ عشق ہے اور اسی روز شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سید جلال الدین بخاری سرخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔



## درویشی کا مرتبہ

سلطان المشائخ محبوب الہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

”شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درویشی کے ستر ہزار مراتب طے کئے اور ان تمام مرتبوں پر اپنے عمل کو کمال تک پہنچایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اتنی روحانی قوت حاصل ہو چکی تھی کہ اگر آسمان کی جانب نظر اٹھاتے تھے تو بے حجاب مشاہدہ فرماتے اور اگر زمین پر نظر ڈالتے تو تحت الثریٰ تک کی تمام چیزیں دکھائی دینے لگتی تھیں۔ ان سب کے باوجود شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ درویشی کا مرتبہ اس سے بھی اعلیٰ ہے اور یہ تو درویشی کا ایک ادنیٰ درجہ ہے۔“



## عشق اور شیخ الاسلام

سلطان المشائخ محبوب الہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ملتانی بزرگ کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حالت عشق کے غلبہ کے زیر اثر تھے اور بار بار سجدہ فرما رہے تھے۔ سجدہ کے دوران ذیل کے کلمات اُن کی زبان سے جاری تھے!

”عشق اندر آیا۔ پھر اس نے اپنے سوا باقی سب کو نکال دیا۔ یہاں

تک کہ ہمارا نشان بھی مٹا دیا۔“

ان بزرگ کے قول کے مطابق جب میں نے ان سجدوں کو شمار کیا تو وہ ٹھیک سو بار

سجدے میں گئے تھے اور انہوں نے ہر بار سجدے میں یہ فقرات دہرائے۔

### عشق کے تجربات:

حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں

کہ ایک مرتبہ جامع مسجد دمشق میں اللہ تعالیٰ علیہ کے ولیوں کی ایک مجلس آراستہ تھی۔ اس

مجلس میں عشق کے موضوع پر گفتگو جاری تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس

مجلس میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود

تھے اور میں اُن کے نزدیک ہی تشریف فرما تھا۔ اس محفل میں ہر شخص اپنے عشق کی کیفیت کو بیان کر رہا تھا۔ جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی باری آئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عشق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا!

”دوستو! عشق میں ہر شخص کے تجربات دوسرے سے جدا ہوتے ہیں مگر عشق حقیقی وہی ہے کہ عارف حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھے۔ جنت، دوزخ، عذاب، ثواب، مال، متاع، واصلین حق کے نزدیک.....“

ابھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قدر ہی کہہ پائے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حیرت غلبہ عشق طاری ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے ذیل کی رباعی جاری ہو گئی اور اسی حالت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑے ہوئے!

آں کس کہ شناخت جاں راچہ کند  
فرزند و عیال و خانماں راچہ کند  
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بدہی  
دیوانہ تو ہر دو جہاں راچہ کند

”جو تجھے پہچان گیا ہے وہ اس جان کا کیا کرے گا۔ بیوی بچوں اور گھر کا کیا کرے گا۔ تو نے اسے اپنا دیوانہ بنا کر دونوں جہان بخش دیے مگر تیرا دیوانہ دونوں جہان کا کیا کرے گا؟“

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ رباعی بار بار پڑھتے جاتے تھے اور بے تابانہ رقص کرتے جاتے تھے اس سے اہل محفل کا یہ حال ہوا کہ ان سب کے سینوں میں دہلی چنگاری عشق تیز ہو کر لو پکڑ گئی اور وہ بھی بے تابانہ رقص کرنے لگے۔

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی



رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر جذبہ عشق الہی کس قدر موجزن تھا۔ یہ جذبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رگ و ریشہ میں اس طرح سمایا ہوا تھا کہ جب اس کا غلبہ طاری ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت اکثر متغیر ہو جاتی اور حال سے بے حال ہو جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس بات کا ذرا برابر خیال نہ رہتا کہ اس محفل میں موجود لوگوں کی کیا کیفیت اور حالت زار ہے۔

### دوست کی یاد میں مدہوشی:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ بغداد کی ایک مسجد میں موجود تھا۔ اس دوران کچھ اور بزرگ بھی مسجد میں موجود تھے۔ باتوں باتوں میں عشق کا موضوع چل پڑا اور ہر بزرگ نے عشق کے بارے میں بیان کرنا شروع کیا۔ دورانِ گفتگو ایک بزرگ نے فرمایا!

”عشق ایک سلطنت ہے جس کا دار الحکومت ”شوق“ ہے۔ تخت کے اوپر ”رضا“ کے ہاتھ میں زگس وصال کی ایک شاخ ہے۔ جس پر تیغ ہجر اور خنجر فراق کا پنہرہ ہے۔ اگر کوئی عاشق ادھر کا رخ کرتا ہے تو اس پر خنجر اور تلوار کے وار شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی کو ایک لمحہ بھی وصال کا میسر آ جائے تو ان تلواروں اور خنجروں سے سینکڑوں اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ پس اے دوستو! جسے دولت عشق حاصل ہے ہزار بار اس کی گردن کاٹی جائے وہ اُف تک نہیں کرے گا۔“

اُن بزرگ کا یہ فرمان سننا تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سرد آہ کھینچی اور انتہائی رقت آمیز لہجے میں یہ رباعی پڑھی!

در یاد اے دوست چناں مدہوشم  
صد تیغ اگر زنی سر نہ خرد شم!

آہے کہ زغم بیاد تو وقت سحر  
گر ہر دو جہاں دہند واللہ نہ فز و شتم

”اے دوست! میں تیری یاد میں اس قدر مدہوش ہوں۔ اگر مجھ پر  
سینکڑوں تلواریں بھی کھینچی جائیں تب بھی میں سر نہ اٹھاؤں گا۔ میں صبح  
کے وقت تیری یاد میں جو آہ بھرتا ہوں۔ اگر اس کے بدلے میں مجھے  
دونوں جہاں بھی دے دیئے جائیں تو میں اسے فروخت نہ کروں۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جیسے ہی  
یہ رباعی پڑھی حاضرین مجلس کی حالت غیر ہو گئی بعض صاحبان دل بکل کی طرح تڑپنے لگے  
جیسے نادیدہ عشق نے ان کے جسموں کو زخموں سے بھر دیا ہے۔ باور رہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ ایک ایسے عاشق تھے جس کا اندازہ لگانا ہر ایک کے بس کی بات نہ تھی۔ کوچہ عشق میں جو بھی  
قدم رکھتا ہے وہ اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتا اور عشق کا غم ایک ایسا غم ہے جو انسان کو کسی  
دوسرے کام کا نہیں رہنے دیتا۔ اس کی تپش ہی سوز مسلسل اور گریہ پیہم ہے۔ عشق میں عاشق اس  
وقت تک آسودہ حال نہیں ہو سکتا جب تک محبوب عاشق کو دائمی قربت کا اعزاز نہ بخش دے۔  
اطمینان و آسودگی کا یہ اصول عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں پر صادق آتا ہے۔ چونکہ عشق حقیقی  
میں محبوب کا دیدار اور قربت روز محشر سے مشروط ہے اس لئے اس راستے کا مسافر زندگی بھر تڑپتا  
ہی رہتا ہے اور اس تڑپ کا اندازہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ کے حال ظاہری سے بخوبی ہوتا تھا۔ ایک طرف آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محل جیسے  
عالیشان مکان میں رہتے تھے جبکہ دوسری طرف عشق کی آگ میں اس طرح خاموشی سے جل  
اور تڑپ رہے تھے جیسے کہ پروانہ شمع کے اوپر قربان ہونے کو ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

کیفیت جذب و سکر:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ  
میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس موجود

تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب و سکر طاری ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کیفیت میں فرمایا!

عاشقاں پر جادو جہاں بے بیک جو نخرند  
ہر زمان خستہ دلاں تیر بلدرا سپرند  
شرف آفروز کہ غوغا بقیامت باشد  
عاشقاں پروردگارہ تماشا نگرند  
”دوستو! جب عاشق حقیقی کے دل سے آہ نکلتی ہے تو آتش عشق سے  
تمام دنیا جل کر خاکستر ہو جاتی ہے کیونکہ کوئی آگ آتش محبت سے  
زیادہ جلانے والی نہیں۔“

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ  
اللہ تعالیٰ علیہ اس رباعی کو پڑھتے رہتے اور اس کے ساتھ ہی حیرت کے سمندر میں کھوئے  
رہتے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ کیفیت ایک ماہ تک جاری رہی۔  
دلی مقصد کا پورا ہونا:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ  
شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر عشق کی کیفیت  
طاری تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کیفیت میں فرما رہے تھے!

”قیامت کے روز بعض عاشقوں کی گردن میں نوری زنجیر ڈال کر  
فرشتے بہشت کی جانب کھینچیں گے مگر وہ لوگ زنجیر کو ہاتھ سے ہٹاتے  
ہوئے عرش کے نیچے کھسک جائیں گے کہ دیدار الہی سے دل کو ٹھنڈا  
کریں پھر حکم ہوگا کہ نور کی اور زنجیریں انہیں پہنائی جائیں چنانچہ ان  
کی گردن میں اسی ہزار زنجیریں اور ڈالی جائیں گی مگر جب ان کو کھینچا  
جائے گا یہ شور مچائیں گے اس وقت ندا آئے گی کہ دیدار کا وعدہ تو



بہشت میں تھا اسی وقت یہ لوگ بہشت میں داخل ہو کر دلی مقصد سے  
شاد کام ہو گئے۔“

### محبت کے سمندر میں غوطہ زنی:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ  
میں اور حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ  
غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اُس وقت شیخ  
الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالم مکاشفہ میں تھے اور  
محبت کے سمندر میں غوطہ زن تھے۔ اسی حالت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!  
”اے میرے رب مجھے تمام جہان میں خیر و عافیت عطا فرما۔“

غیب سے ندا آئی!

”انت قطب العالمین۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا!

”زدنی یا رب۔“

غیب سے ندا آئی!

”انت غوث العالمین۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا!

”زدنی یا رب۔“

غیب سے ندا آئی!

”بعد هذا درجته الانبياء ويست الرسالة بعد ختم

الانبياء والمرسلين من محمد المصطفى صلى الله تعالى

عليه وآله وسلم ولكن اعطيتك اسماء من اسمائي انت

شيخ الكبير المنير والله الاسماء والحسنى فادعوه بها۔“

## احوالِ عالم کے علم و اطلاق کی کیفیت

صاحبِ مرآۃ المناقب بیان کرتے ہیں!

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ عالم مکاشفہ میں تھے۔ احوالِ عالم کے علم و اطلاق کی کیفیت کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر خوف طاری ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھے اور اپنے حجرے میں چلے گئے۔ دروازہ بند کر لیا اور گریہ زارنی کرنا شروع کر دی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اتنا روئے کہ مصلیٰ آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

کئی دن اس حالت میں گزر گئے اور حجرے کا دروازہ نہ کھلا۔ صاحبِ جزا دگان ارادت مندوں اور خادمین نے ہر چند کوشش کی کہ دروازہ کھول دیں لیکن اُن کی درخواست قبول نہ ہوئی۔ بالآخر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین مرتبہ زور سے پکارا!

”دادا جان! دروازہ کھولئے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرطِ محبت سے دروازہ کھول دیا اور پوتے کو پیار کرتے ہوئے حجرے میں لے گئے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ خدا شناس آنکھیں کثرتِ گریہ زاری سے سوج چکی ہیں اور اُن میں اب آنسوؤں کی بجائے خون ٹپک رہا ہے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دادا سے اس گریہ وزاری کی وجہ دریافت کی تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”بیٹا! میں نے عالم مکاشفہ میں دیکھا کہ ایک شخص جس کا نام بہاؤ الدین تھا اور جو زہد و تقویٰ میں یگانہ روزگار تھا فوت ہو گیا۔ اُس کی عبادت و اطاعت اُس کے کسی کام نہ آئی اور اُس کے تمام اعمال اُس کے منہ پر دے مارے گئے اور ایمان کو سلب کر لیا گیا۔ یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ خدا جانے اس فقیر کے ساتھ کیا سلوک ہو گا؟

دوسرا یہ کہ روزِ میثاق جب تمام ارواح اللہ عز و جل کی بارگاہ میں پیش ہوئیں تو ارشاد ہوا کہ الست بربکم جواب عرض ہوا بلیٰ۔ حکم ہوا کہ میں تمہارا معبود ہوں مجھے سجدہ کرو۔ پہلے حکم پر کئی سجدے میں چلے گئے اور کئی کھڑے رہے۔ دوسری مرتبہ اور بھی کئی لوگ سجدے میں چلے گئے اور مخلصین کہلائے۔ اول مسعود اور آخر محمود لیکن جنہوں نے سجدہ نہ کیا تھا وہ خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق بنادیئے گئے۔ اللہ جانے یہ ناچیز کس گروہ میں تھا؟“

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ اُس وقت کم سن تھے لیکن مادر زاد ولی اور قطبیت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی!

”دادا جان! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دونوں امور کے متعلق تسلی فرمائیں کیونکہ حضور کی روح مخلصین کے اُس گروہ سے ہے جس نے ہر دو مرتبہ خلوص دل سے سجدہ کیا اور اپنے مالک حقیقی کو واحدانیت اور



یگانگت میں پہچانا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح غوثیت کی صفت میں تھی اور میں اقطاب کی صف میں کھڑا تھا۔ میں نے چاہا کہ انبیاء علیہم السلام کی صف میں کھڑا ہو جاؤں لیکن جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ رکن الدین کو اس صف سے ہٹا دو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک پر لگایا جس سے میرا پیر زخمی ہو گیا اور میں اقطاب کی صف میں واپس لوٹ آیا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح غوثیت کی صف میں کھڑی رب العزت کی حمد و ثناء کر رہی ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب پوتے کی یہ بات سنی تو سجدے میں سرعہ دکھ دیا اور رب العزت کی کبریائی بیان کرتے ہوئے شکر ادا کیا۔ بعد ازاں باہر آکر سب کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔



## استغناء اور بے نیازی

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کا بہت اہتمام کرتے تھے اور پانچ وقت کی فرض نمازوں کے علاوہ دیگر نفلی نمازوں کی پابندی بھی کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشغول ترین مسئلہ نماز تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کو رضائے الہی تصور کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات بھر نوافل اور سجود میں مشغول رہتے تھے اور دو رکعت نفل میں مکمل قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔ اکثر اوقات سجدہ کی یہ کیفیت ہوتی کہ سجدہ بہت ہی طویل ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ”میرے پاس جو کچھ ہے وہ نماز کا صدقہ ہے اور مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ نماز کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غروب آفتاب سے پہلے ملتان کے مضافات میں ہوا خواری کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خدام خاص اور مرید بھی ہمراہ ہوتے۔

مغرب کے وقت واپسی ہوتی اور باجماعت نماز ادا کی جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی خانقاہ میں تشریف لے جاتے اور پھر عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے۔

بعد از نماز عشاء ڈیڑھ پہر رات تک عبادت میں مصروف رہتے اور اذکار سے فراغت کے بعد دولت خانہ میں تشریف لے جاتے اور غذا تناول فرما کر کچھ دیر استراحت

فرماتے۔ کچھ دیر کے بعد پھر بیدار ہوتے اور تہجد کی نماز ادا فرماتے۔ علاوہ ازیں اذکار ختم کرتے۔ اس کے بعد صبح کی نماز تک حجرہ شریف سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی آواز آتی اور کسی کسی وقت ایک آہ کی آواز بھی سنائی دیتی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استغنا اور بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دن اپنے خادم سے فرمایا!

”جاؤ فلاں صندوقچے میں پانچ ہزار دینار رکھے ہیں وہ لے آؤ۔“

خادم نے وہ صندوقچہ تلاش کرنا شروع کیا مگر اُسے نہ ملا۔ اُس خادم نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آکر بتایا کہ وہ صندوقچہ نہیں مل رہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم کی بات سنی تو فرمایا!

”الحمد للہ۔“

کچھ دیر بعد اُس خادم نے دوبارہ صندوقچہ کو تلاش کرنا شروع کیا تو اُسے صندوقچہ مل گیا۔ اُس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آکر اطلاع دی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم کی بات سن کر فرمایا!

”الحمد للہ۔“

خادم نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دونوں حالتوں میں ”الحمد للہ“ کہنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”فقیروں کے لئے دنیا کا وجود اور عدم وجود دونوں برابر ہیں انہیں کسی شے کے ملنے پر نہ تو خوشی ہوتی ہے اور نہ ہی کسی شے کے جانے کا غم ہوتا ہے۔“

یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ پانچ ہزار دینار فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیئے۔





## وصال

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار صاحب طریقت و شریعت، واقف اسرار و رموز الہی، سالک راہ طریقت اور تابعدار و زگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ہندوستان کے سیاسی حالات کو بدلتے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں بہت سی نئی حکومتیں بنیں۔ بہت سے اولیاء اللہ کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام کے عہدے پر تادم مرگ فائز رہے اور متعدد بار اس عہدے کی وجہ سے دہلی کا سفر بھی کیا۔

جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک چھیانوے (۹۶) برس ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گوشہ نشین ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زیادہ تر وقت گوشہ نشینی میں بسر ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص بھی حجرہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک مرتبہ شام کو جب خادم خاص چراغ جلانے کی غرض سے حجرہ میں داخل ہونے لگا تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس خادم سے فرمایا کہ جب حجرہ انوار الہی سے جگمگا رہا ہے تو چراغ جلانے کی کیا ضرورت ہے؟ خادم خاص نے اصرار کیا کہ مجھے حکم کیا گیا ہے اس لئے میں حجرہ میں جاؤں گا۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم اُس نور کی تاب نہیں لا سکتے اور بے ہوش ہو جاؤ گے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے سمجھانے کے باوجود وہ خادم حجرہ مبارک میں داخل ہوا تو حجرہ نوز سے منور تھا۔ وہ خادم اس نور کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گیا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند اکبر عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وقت وصال اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا!

”برخوردار! اُج شریف میں ایک درویش رہتا ہے جو جو ہر لطیف رکھتا ہے اور صاحب استعداد ہے۔ اُس نے اب تک درویش کا دامن نہیں پکڑا۔ اُس نے ہمارے خانوادہ سے پورا نصیبہ حاصل کرنا ہے۔ اگرچہ وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکا لیکن میرے وصال کے بعد وہ تمہاری طرف متوجہ ہوگا اور خرقہ کی درخواست کرے گا۔ اس وقت جذب حق نے اُس پر مجذوبانہ کیفیت طاری رکھی ہے۔ جب وہ تمہاری خدمت میں حاضر ہو تو پہلے دن اسے ملاقات کا موقع نہ دینا بلکہ تین دن تک تخلیہ میں بٹھا کر قرآن مجید کی تلاوت کرانا تاکہ وہ جذبہ وستی کے غلبہ سے باہر آجائے اور شعور کے ساتھ آداب صحبت بجالانے کے قابل ہو سکے۔ اس کے بعد طلب کر کے اس کو اپنی ارادت میں داخل کر لینا شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خرقہ مبارک کے سوا تمام تبرکات جو لباس پر مشتمل ہیں برابر اسے بانٹ دینا اور کہنا کہ نصف لی و نصف لک۔“

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند اکبر بھی تھے اور خلیفہ اکبر بھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رشتہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ



تعالیٰ علیہ سے محبوبیت کا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طرزِ عمل میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رنگ جھلکتا تھا۔ جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ نشین ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرض نمازوں کے علاوہ ہمہ وقت حجرہ مبارک کے باہر ہی تشریف فرما رہتے تھے۔

بوقت وصال ایک بزرگ خانقاہ کے دروازے پر نمودار ہوئے اور انہوں نے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا۔ پھر جب عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو ان بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف ایک خط بڑھایا کہ یہ اپنے بابا جان کو دے دینا بہت ضروری خط ہے۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لفافے پر لکھا ہوا عنوان دیکھا تو حیران ہوئے مگر بزرگ سے کچھ نہ پوچھا اور والد محترم شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ لفافہ اُن کو پیش کر دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ لفافہ ملتے ہی فوراً حجرے سے باہر نکلے اور اُن بزرگ کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن اُن کا دور دور تک کچھ پتہ نہ چلا۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن بزرگ کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ فضاء میں آواز گونجی!

”دوست بہ دوست رسید۔“

یعنی دوست دوست کے پاس پہنچ گیا۔

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر اکابرین نے جب نزدیک جا کر دیکھا تو دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۶۶۱ھ میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ فرزند اکبر عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی اور آپ



رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پاک آج بھی ملتان شہر میں مرجع گاہِ خلافت خاص و عام ہے۔

جس روز شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اُس وقت حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاک پتن میں موجود تھے اور اُن پر کیفیتِ جذب و سکر طاری تھی۔ دفعۃً اس دوران حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی طاری ہو گئی۔ خدام نے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ اب خدام کو سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ اس دوران ایک خادم نے حجرہ شریف میں موجود قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ مبارک اٹھا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوپر ڈال دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

”آج برادرِ بہاؤ الدین کا وصال ہو گیا۔ میں نے ابھی عالمِ مکاشفہ میں دیکھا ہے کہ ایک ہزار فرشتے اُن کے آگے ہیں اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کو اپنے ہمراہ لے کر جا رہے ہیں۔“

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تمام مریدوں کے ہمراہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی۔



## فرزندگان

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو نکاح کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا نکاح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چچا زاد حضرت بی بی کمال خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوا جن کے بطن سے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ علاؤ الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دوسرا نکاح حضرت بی بی شہربانو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوا جن کے بطن سے شیخ قدوة الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ شمس الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تمام اولادیں سوائے شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب اولاد ہوئے اور ان کی نسلوں میں کئی نامور اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔ حضرت بی بی شہربانو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بطن سے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دو بیٹیاں بھی تولد ہوئیں جن میں سے ایک بیٹی کا نام نور بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اور دوسری بیٹی کا نام سلطان بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہے۔

حضرت نور بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نکاح حضرت سید فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوا جن سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے حضرت سید کبیر الدین عراقی

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔ حضرت نور بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا وصال شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری صاحبزادی حضرت سلطان بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نکاح حضرت حمید الدین سلطان التارکین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہوا جن سے حضرت شیخ نور الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام صاحبزادگان نے تعلیم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ بعد از وصال والد بزرگوار شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

بقول مصنف سیر العارفین!

”شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تمام اسباب و نقد ترکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزندوں میں تقسیم ہوا۔ صرف عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دوسرے تمام اسباب کے علاوہ سات لاکھ تین سو نقد ورثہ میں ملے جن کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی دن تمام درویشوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا ایک درہم یا دینار بھی اپنے پاس نہ رکھا اور اس طرح مقام فقر میں اعلیٰ مقام پایا۔ عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے بیٹے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم ظاہری و باطنی کی تربیت حاصل کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد سلسلہ سہروردیہ میں اعلیٰ ترین مقام حاصل کیا۔



## فرمودات

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم و حکمت کا ایک خزانہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پاک لوگوں کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال و افعال سے منزل حقیقی کی جانب راہنمائی ملتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند فرمودات ذیل میں تحریر کئے جا رہے ہیں!

مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے روزگار کی حفاظت کرتا رہے تاکہ رزقِ حلال سے پریشانیوں سے محفوظ رہ سکے۔

مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے کو اپنے دل سے دور کر دے۔ دنیا کے لوگوں کی صحبت کو اپنے اوپر حرام کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا کرے۔

جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے اور روح کی سلامتی ترکِ گناہ میں ہے۔ دین کی سلامتی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے ہے۔

جس کام میں اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل نہ ہو وہ کام کرنا فضول ہے۔

حق بندگی اسی وقت ہی ادا ہو سکتا ہے جب تک انکساری اور نفس کشی کے عوامل انسان میں پیدا نہ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو متقی اور پرہیزگار بنائے اور اپنا ہر قدم احتیاط سے اٹھائے۔

یادِ الہی سے ہی طالبِ محبت تک پہنچتا ہے۔ محبت ایسی شے ہے جو تمام میل کو دھو ڈالتی ہے۔ جب محبت راسخ ہو جاتی ہے تو مذکور کے مشاہدے کے ساتھ ذکر حقیقی ہوتا ہے۔

دنیا میں کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں اللہ موجود نہ ہو۔

انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے احوال کو درست اور اقوال و افعال میں ہمہ وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔

انسان کو چاہئے کہ بلا ضرورت گفتگو سے پرہیز کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے اُس کے قول و فعل میں تضاد ہو۔

بزرگوں کی صحبت سے دونوں جہانوں کی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔

جھوٹ بولنے سے عزت خاک میں مل جاتی ہے اور بندہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

حقیقی علم انسان کے فکری اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے کا نام ہے۔

اہل و عیال کو حلال رزق کھلاؤ۔ اگر حرام رزق کھلاؤ گے تو اُن کے اندر حرام کاری کی تاثیر پیدا ہو جائے گی۔

سچائی اور اخلاص کا راستہ ہی سب سے بہترین ہے۔

بندہ کو چاہئے کہ وہ عبادتِ الہی میں اس طرح مصروف ہو کہ اُس سے غیر اللہ کی نفی ہو اور نفس کی خرابیوں سے نجات ملے۔

اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہو کیونکہ وہ مالک الملک ہے اور ہر شے اُس کے آگے بے دست و پا ہے۔



## حضرت شیخ فخر الدین عراقیؒ اور شیخ الاسلام

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی بھانجے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور داماد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عراق کے شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے ذہین و فطین تھے اس لئے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن پاس اس سوز و گداز سے پڑھتے تھے کہ جو بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قرأت سنتا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت صرف سترہ برس کی عمر میں مکمل کی اور مدرس مقرر ہوئے۔ طالب علم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت کا سن کر دور دور سے اپنی قلبی پیاس بجھانے کے لئے آتے۔

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک باکمال شاعر بھی تھے۔ جو شخص بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام سنتا اس پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

### قلندروں کی جماعت:

ایک دن حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدرسہ میں طالب علموں کو درس قرآن دینے میں مصروف تھے کہ قلندروں کی ایک جماعت مدرسہ میں داخل ہوئی۔ قلندروں نے حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھتے ہی غزل پڑھنی شروع کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طالب علموں کو رخصت کر دیا اور حیرانگی کے عالم میں ان



قلندروں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس دوران ایک قلندر نے ذیل کا یہ شعر پڑھا جس کو سنتے ہی حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب و سکر طاری ہو گئی۔

ما زخت ز مسجد بہ خرافات کشیدم

خط بزور قی زہد و کرامات کشیدم

”میں نے مسجد سے اپنا سامان اٹھایا اور میخانے چلا گیا پھر میں نے

پرہیز گاری اور کرامات کے دونوں ورق پر خط تہنیخ کھینچ دیا۔“

اُس قلندر نے جیسے ہی غزل کے مزید اشعار پڑھنے شروع کئے حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت خراب ہونا شروع ہو گئی۔ جب غزل ختم ہوئی تو حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قلندروں کی جماعت میں ایک حسین لڑکے کو دیکھا۔ اُس کے حسن نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں عشق کی چنگاری پیدا کر دی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہوش و حواس نکھو بیٹھے۔ قلندروں کی یہ جماعت تین دن مدرسے میں مقیم رہی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تین دن تک مسلسل اُس لڑکے کو دیکھتے رہے۔

پھر جب قلندروں کی جماعت ہمدان سے روانہ ہو گئی تو حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حالت عشق اور فراق لڑکے میں بڑی طرح تڑپنے لگے بار بار یہ خیال آتا کہ لوگ اُس بارے میں سنیں گے تو کیا کہیں گے کہ عراقی تم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو؟ اور تمہارا علمی مقام کیا ہے؟ اس شش و پنج میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تین روز تک اپنے نفس سے جنگ کرتے رہے مگر اس پر قابو پانے میں ناکام رہے۔ بالآخر ایک روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس لڑکے کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے قلندروں کی یہ جماعت نہ جانے کہاں جا چکی تھی؟ مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے قراری اور بے حد تڑپ نے ان کے درمیان فاصلے مٹا دیے اور یہ ان قلندروں کے ساتھ جا ملے جنہوں نے ہمدان کے اس عالم کی بے تابی کو بڑی حیرانگی کے عالم میں دیکھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر عجیب سی وحشت طاری تھی آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ نے اُن قلندروں سے عاجزانہ درخواست کی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ اُن میں سے ایک قلندر نے کہا کہ تم اپنا خاندانی پس منظر دیکھو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اضطرابی کیفیت طاری تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے کہا کہ آج سے میری خاندانی حیثیت کچھ نہیں ہے مجھے تم لوگ اپنے گروہ میں شامل کر لو کیونکہ یہ میری نسبت اور میری پہچان ہے۔ قلندروں نے ہر ممکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ٹالنے کی کوشش کی لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ارادے سے پیچھے نہ ہٹے۔ قلندروں نے بالآخر ایک شرط پیش کی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالم دین ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور ہمارا ساتھ ایک شرط پر ہو سکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی ابرو مونچھیں اور داڑھی کے بال مونڈھ دیں۔

قلندروں کی جماعت کا خیال تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی یہ شرط قبول نہیں فرمائیں گے۔ مگر وہ ساری جماعت یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئی کہ حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی دستار اتار پھینکی۔ اپنا پیراہن چاک کیا اور پھر سب کے سامنے شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ بھانجا جو کہ ہمدان کا بہت بڑا عالم اور فارسی زبان کا شاعر تھانے اپنی ابرو و صاف کیں مونچھیں اور داڑھی کے بال مونڈھ ڈالے اور قلندروں کی جماعت کے ساتھ شہر بہ شہر گھومنے لگا۔

### قلندروں کی جماعت ملتان میں:

قلندروں کی یہ جماعت ہمدان سے خراسان اور خراسان سے ملتان پہنچی اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرائے میں آن ٹھہری۔ ایک روز جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرائے میں تشریف لائے تو وہاں قلندروں کے ساتھ اپنے پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے کو دیکھ کر اسے پہچان گئے لیکن ان پر اپنا آپ ظاہر نہ کیا مگر ان کے عجیب و غریب حلیے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شدید حیرانگی و پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی



رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جانے کے بعد حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے قلندرساتھیوں سے کہا فوراً کسی دوسری جگہ کوچ کر جاؤ۔ قلندروں نے حیران ہو کر وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پریشانی کے عالم میں فرمایا کہ میں اپنے لئے ملتان میں بڑا خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر قلندر چونکے اور دریافت کیا کہ کیا خطرہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف غور سے نہیں دیکھا ان کی نظروں میں ایسی کشش تھی جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میں یہاں قید ہو کر رہ جاؤں گا۔ چنانچہ ہمیں فوراً یہاں سے کوچ کر کے دہلی کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ راتوں رات یہ جماعت ملتان سے دہلی کی جانب روانہ ہو گئی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری رات انتہائی دکھ کے ساتھ گزاری کہ میرے پیرومرشد کی نشانی ان گمراہیوں میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اگلے دن صبح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم کو سرائے بھیج دیا کہ وہ قلندروں کی اس جماعت کو خانقاہ میں لے آئے۔ خادم نے جب سرائے میں جا کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اُس نے واپس آ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ساری بات بیان فرمادی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ خادم کی بات سن کر متغیر ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلالی لہجے میں فرمایا کہ فخر الدین کہاں جاسکتا ہے؟ اُسے ہر حال میں واپس آنا ہوگا۔

قلندروں کی یہ جماعت ملتان سے دہلی پہنچی کچھ دن یہاں گزار کر یہ جماعت سومات کی جانب روانہ ہوئی۔ ابھی یہ قلندروں کی جماعت راستے ہی میں تھی کہ اچانک انتہائی خوفناک آندھی آئی جس نے زمین اور فضا کو زیر زبر کر دیا۔ بڑے سے بڑے تناور درخت زمین بوس ہو گئے۔ کسی کو کسی کا ہوش نہ رہا۔ تاریکی اور گرد و غبار کے اس عالم میں ہر ایک پھٹ گیا اور ہر ایک مختلف سمت کی جانب گم ہو گیا۔ جب فضا میں آندھی کا زور ختم ہوا تو



حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آپ کو ایک ویرانے میں کھڑا دیکھا۔ نہ وہ قلندروں کی جماعت رہی اور نہ ہی وہ حسین جمیل لڑکا جس کی خاطر انہوں نے اپنا سب کچھ گنوا دیا تھا۔ اب حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تنہا جس طرف کو روانہ ہوئے وہ راستہ ملتان کی جانب جاتا تھا۔

اہل نظر جانتے ہیں کہ یہ حادثہ اتفاقیہ نہ تھا بلکہ قدرت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے کو بچانا چاہتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ ملتان کی راہ پر گامزن ہو گئے تھے۔ آخر سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان پہنچے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ شرم و ندامت کے مارے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں اندر جانے کی ہمت نہ تھی اس لئے سر جھکائے باہر ہی کھڑے رہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت درس دے رہے تھے اچانک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریر روک دی اور ایک خدمت گار کو مخاطب کر کے فرمایا!

”عراقی دروازے پر کھڑا ہے اسے اندر بلا لو۔“

حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سر جھکائے اندر آئے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی گہری نظر سے عراقی کی جانب دیکھا اور بڑے عجیب لہجے میں فرمایا!

”مجھ سے بھاگنا چاہتا ہے عراقی تو بھاگ جا۔“

اتنا سننا تھا کہ عراقی کی حالت خیر ہو گئی بے اختیار آگے بڑھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں سے لپٹ کر رونے لگے۔ حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی پرسوز لہجہ میں اپنی دلی کیفیت یوں بیان کی!

”میرا دل ایک لمحہ کے لئے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گریزاں

نہیں رہا آخر ایک جسم روح کے بغیر کس طرح رہ سکتا ہے۔“

یہ بات سن کر حاضرین مجلس از حد متاثر ہوئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث

بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگالیا۔

حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے ہی شیخ الاسلام

حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سینے سے اپنا سینہ لگایا

دل و جان میں ایک عجیب سی روشنی پھیل گئی۔ خوب روڑ کے کا خیال جس نے میری زندگی کو

مسلل عذاب میں ڈال رکھا تھا اس طرح محو ہو گیا جیسے کبھی اس کا وجود تھا ہی نہیں۔ پھر جب

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا لباس خاص

پہنایا تو میرے دل میں عشق حقیقی کی آگ بھڑک اٹھی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت

فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی واپسی پر بے حد خوش ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے پیرومرشد کا ایک حقیقی بھانجا ایک بہت بڑی تباہی سے محفوظ ہو گیا تھا۔ یہ تو کوئی بھی نہ

جانتا تھا کہ حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کس گرداب میں پھنس چکے تھے اور ان کا

سفینہ حیات کس طرح عافیت کے ساحل پر پہنچا تھا۔ بعد میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مکمل

تربیت عرفان پا کر بلند مرتبے پر پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے داماد بھی بنے۔ آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی صاحبزادی حضرت نور بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا عقد ہوا۔ حضرت فخر الدین عراقی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ اکثر ذیل کا شعر بڑی بے تابانی اور سوز کے عالم میں پڑھا کرتے تھے!

بہ عالم ہر کجا رنج و ملامت

بہم پر وفد عشقش نام کردند



## حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء میں سرفہرست نام حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۹۵ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد سید علی ابوالموید بن جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار میں ہوتا تھا۔

### سعادت بیعت و خلافت:

حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ ۶۳۵ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ ملتان آ گئے اور ملتان آنے کے بعد دونوں حضرات شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیر نگرانی رہ کر سلوک کی منازل طے کیں اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خرقہ خلافت حاصل کرنے کے بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے آج شریف تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آج شریف جانے کے بعد



اکثر و بیشتر ملتان مرشد پاک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے رہتے تھے۔ بعد از وصال شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آتے رہتے۔

### وصال:

حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۶۹۰ھ میں پچانوے (۹۵) برس کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اُچ شریف میں مرجع گاہ خلاق خاص و عام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتوں میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مخدوم راجن قتال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی نابغہ روزگار ہستیاں شامل ہیں۔



## عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۶۲۱ھ کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ظاہری و باطنی تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد بزرگوار شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت اور سجادگی سے سرفراز ہوئے۔

### دنیا غالب آنے کا خوف:

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد جو کچھ ترکہ میں ملا وہ سب کچھ ایک ہی دن میں فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا تاکہ کہیں دنیا غالب نہ ہو جائے۔

### فقیرانہ زندگی:

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت تقدیس کی بڑی نشانی یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم باطنی میں کمال حاصل کیا۔ علوم ظاہری اور معقولات و منقولات سے بھی شغف رکھتے تھے۔ مدرسہ میں درس بھی دیتے تھے اور جمعہ کو وعظ بھی فرماتے تھے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے اور اپنے گناہوں سے توبہ

کر کے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید بنے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات گرامی فیض کا چشمہ تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاندان سہروردی کی عظمت تقدیس کو ہندوستان کے اندر اپنی پوری شان کے ساتھ قائم رکھا مگر ساری زندگی فقیرانہ گزاری۔

### کھیر کا کھانا اور قرآن مجید کا حفظ ہونا:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دفعہ عالم رویا میں حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ عمر ضائع ہو گئی اور کچھ حاصل نہ کر سکا۔ دعا فرمائیے کہ قرآن مجید حفظ کر لوں۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ کھیر کھاؤ اور سورۃ یوسف پڑھا کر دو۔ شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھیر کا پیالہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے لے کر کھا لیا۔ جب بیدار ہوئے تو بہت جلد سورۃ یوسف حفظ ہو گئی اور اس کے بعد جلد ہی حافظ قرآن بن گئے۔ یوں حضرت شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیضان معرفت عام ہوا۔

### سبق یاد ہونا:

ایک روز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند حضرت رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ وضو کرنے کے بعد نماز پڑھی اور بچے کو قرآن پاک پڑھانا شروع کر دیا۔ یہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندہ کرامت تھی کہ ایک ہی دفعہ میں کئی پارے پڑھا دیئے۔ حضرت رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صرف چار مرتبہ سبق دہراتے تھے اور حفظ ہو جاتا تھا لیکن اُس وقت خلاف معمول اُن کو سبق یاد نہ ہو سکا۔ پتہ لگا کہ ہرنوں کی ایک ڈار سامنے سے گزر رہی تھی جس کی وجہ سے ذہن رجوع نہیں رکھ پا رہا۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر جھکایا ہی تھا کہ اُس ڈار میں سے ایک ہرنی اپنے بچے کو لئے ہوئے دوڑی آئی اور سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ حضرت رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچے کو گود میں لے لیا اور



اُسی وقت سبق از بر ہو گیا۔

## قلب کی موافقت:

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

”اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو بندہ سعید لکھ دیتا ہے اور اُسے زبان کے ذکر کے ساتھ قلب کی موافقت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور زبان کے ذکر سے قلب کے ذکر کی جانب ترقی دیتا ہے یہاں تک کہ اگر اُس کی زبان ذکر سے خاموش ہوتی ہے تو اُس کے قلب سے ذکر جاری رہتا ہے۔“

## وصال:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۳ ذی الحج ۶۸۴ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آپ کے والد محترم کے پہلو میں موجود ہے اور مرجع گاہِ خلافت خاص و عام ہے۔

## فرمودات:

- جو کوئی بغیر ذکر کے سانس لیتا ہے وہ اپنا حال ضائع کرتا ہے۔
- اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو جاننا اور اُس کی کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو۔
- ذکر زبان سے قلب کی موافقت پیدا کرو۔
- ایمان کے استقامت کی علامت یہ ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ اور اُس کا محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عزیز ہوں۔



## حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قطب الاقطاب ابو الفتح حضرت شیخ رکن الدین الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم کے دست حق پر بیعت ہوئے اور اُن کی نگرانی میں سلوک کی  
منازل طے کیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے تقویٰ کی بدولت یکتائے روزگار شمار ہوتے  
ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت و ریاضت کی بدولت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطب  
الاقطاب کے لقب سے مشہور ہوئے۔

### خاندان کا چراغ:

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی والدہ کے بطن میں ہی تھے  
کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے خسر حضرت  
شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئیں۔  
حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کو دیکھا تو تعظیماً کھڑے ہو  
گئے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے تعجب کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس  
وقت تیرے بطن میں جو بچہ ہے وہ جوان ہو کر میرے خاندان کا چراغ ہوگا۔

### جتنی اور دوزخی:

بچپن میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا حضرت شیخ

غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد کے باہر ہی تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنتی اور دوزخی نمازیوں کے جوتے علیحدہ علیحدہ قطار میں لگا رہے تھے۔ عام لوگوں نے تو اسے بچے کا کھیل سمجھا لیکن جو صاحب نظر تھے وہ یہ منظر دیکھ کر رو پڑے۔ حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلدی سے سارے جوتے غلط کر دیئے اور حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا اور مسجد سے لے کر باہر نکل گئے اور پیار سے سمجھانا شروع کیا کہ بیٹا! اللہ کے راز فاش کرنا گناہ ہے۔

### محبت حقیقی:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آتش عشق اور محبت حقیقی سے اس قدر حرارت رکھتے تھے گویا ہر وقت تپ محرقہ کی سی کیفیت رہتی تھی اور یہ گرمی کبھی مزاج اقدس سے علیحدہ نہ ہوتی۔

### دنیا ایک سرائے ہے:

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ارادت مندوں کے ایک ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا!

”دوستو! یہ دنیا ایک سرائے ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں مسافروں کی طرح رہتے ہیں اور اس کی کسی چیز سے دل نہیں لگاتے تو جب داعی اجل سے بلاوا آتا ہے تو وہ خوشی سے اپنے اصلی ملک کا سفر کرتے ہیں اور انہیں اس دنیا کو چھوڑنے کا ذرہ برابر بھی ملال نہیں ہوتا لیکن



جو لوگ اس دنیا کو اپنا مسکن بنا لیتے ہیں انہیں اس دنیا کو چھوڑتے وقت ضرور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ دوستو! میں تم ہی میں پیدا ہوا اور تم ہی جوان ہوا اور تم ہی میں رہ کر بڑھاپے کی منزلیں طے کر رہا ہوں۔ آج میں اُس مقام پر پہنچ چکا ہوں جہاں سے انسان اپنے ملک کی طرف بڑھ جائے جہاں پر اُس کا ابدی سکون موجود ہے۔ ممکن ہے کہ آج کے بعد ہم پھر ایک دوسرے سے نہ مل بیٹھیں اس لئے اگر کسی نے مجھ سے کچھ لینا ہو تو وہ مانگ لے اور اگر کسی کو مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ اسی دنیا میں ہی اپنا بدلہ چکا لے۔“

### وصال:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھپاسی برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان شہر میں واقع ہے اور فنی تعمیر کا ایک بہترین نمونہ ہے۔

### فرمودات:

تزکیہ نفس حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ اللہ عز و جل سے التجا کرتا رہے۔

بطل وہ لوگ ہیں جو طالبِ حق نہیں۔

فرشتوں جیسے خصال یہ ہیں کہ انسان میں ظلم کی بجائے عفو، غضب کی بجائے حلم، کبر کی بجائے تواضع، بخل کی بجائے سخاوت، حرص کی بجائے ایثار کی خوبیاں پیدا ہو جائیں۔

جس نے اچھے کام نفس کے لئے کئے اور بُرے کام بھی کئے تو وہ بھی نفس کے لئے ہوتے ہیں۔

دنیا کے بھیدوں میں پھنسے رہنے والے کبھی بھی رحمتِ حق کے لائق نہیں ہوتے۔

## حضرت سید میر حسینی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہرات کے بہت بڑے سوداگر سید نجم الدین کے صاحب زادے تھے بچپن میں باپ کے ہمراہ تجارت کی غرض سے ملتان آئے تھے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے بعد ازاں ہرات پہنچ کر نو جوانی میں شاہی فوج میں شرکت کر لی۔ ایک دن شکار کرتے ہوئے ایک جنگل میں پہنچے اور ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتے ہوئے اسے ایک تیر سے شکار کرنا چاہتا تھا تو اچانک کانوں میں غیبی آواز سنائی دی۔

”اے سید! حق تعالیٰ نے تجھے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے پیدا کیا ہے تیرا کام خدائے واحد کی اطاعت و عبادت کرنا ہے نہ کہ شکار جو کہ بیکاروں کا مشغلہ ہے تیری یہ حالت ہے تو اپنا تمام کام چھوڑ کر میرے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے۔“

اس آواز کا سننا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوپر حیرانگی کا شدید دورہ پڑا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ بات ہرن نے کہی ہے یا کسی غیبی آواز نے ایسے میں ہرن نظروں سے اوجھل ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذہنی کشمکش میں مبتلا واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچے اور سارا سامان راہ خدا میں لٹا کر خود ایک تجارتی قافلے کے ہمراہ ملتان آکر سرائے شاہی میں قیام فرمایا۔ اسی رات شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ رسالت مآب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

”بہاؤ الدین! میرا ایک فرزند تجارتی قافلے کے ساتھ سفر کر رہا ہے

اسے وہاں سے نکالو اور خدا شناسی کا راستہ دکھاؤ۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھلی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دیدار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد خوش ہوئے صبح ہوتے ہی ایک خادم کے ذریعے سید میر حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سرائے سے بلوایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب خانقاہ میں پہنچ کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے!

”شیخ! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیدار کی سعادت تو ایک بار پہلے

بھی حاصل کر چکا ہوں مگر میری کم نصیبی مجھے در بدر پھراتی رہی۔“

یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلال روحانی سے ان پر اس قدر ہمت طاری ہوئی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدم لڑکھڑا گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرش پر گر گئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر گلے لگالیا اور فرمایا!

”فرزند! اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اب تم

منزل مقصود کی طرف آگئے ہو انشاء اللہ تعالیٰ! سارے بگڑے ہوئے

کام سنور جائیں گے۔“

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لے کر اپنی خانقاہ میں داخل ہو کر بیعت سے

مشرف ہوئے اور تین سال تک سخت ریاضتیں کر کے منصب ولایت پر فائز ہوئے۔ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے شاعر اور ادیب بھی تھے اور کئی بلند پایہ کتب

تصنیف بھی کیں۔



## خواجہ حسن افغان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حسن افغان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید خاص تھے۔ ان کے متعلق شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے!

”اگر قیامت کے دن مجھ سے پوچھا گیا کہ تم دنیا سے کیا تحفہ لائے

ہو؟ تو میں عرض کروں گا کہ خواجہ حسن کا صدق اور اعتقاد راست لایا

ہوں۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ ان پڑھ تھے لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت سے بے حد علم لدنی پایا تھا۔ لوح محفوظ نے ان کے آئینہ دل پر اپنا عکس ڈال رکھا تھا۔ اگر کوئی بھی ان کو آزمانے کے لئے آیات بینات، حدیث شریف اور اقوال المشائخ لکھ کر آپس میں ملا جلا کر پیش کرتے تو یہ ایک لمحے میں ان کو علیحدہ علیحدہ کر دیتے اس ضمن میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ

”میں ان عبارتوں کو اچھی طرح پہچانتا ہوں جو خدا تعالیٰ کا کلام ہوتا

ہے اس کا نور عرش اعلیٰ تک دکھائی دیتا ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک کا نور ساتویں آسمان تک اور اقوال

مشائخ کا نور زمین سے آسمان تک مشاہدہ کرتا ہوں۔“



## ہماری چند دیگر مطبوعات



الکبریا

Whatsapp: 03139319528

Madni Library

Talib-e-Dua: M Awais Sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528